تحریکِ ختمِ نبوّت

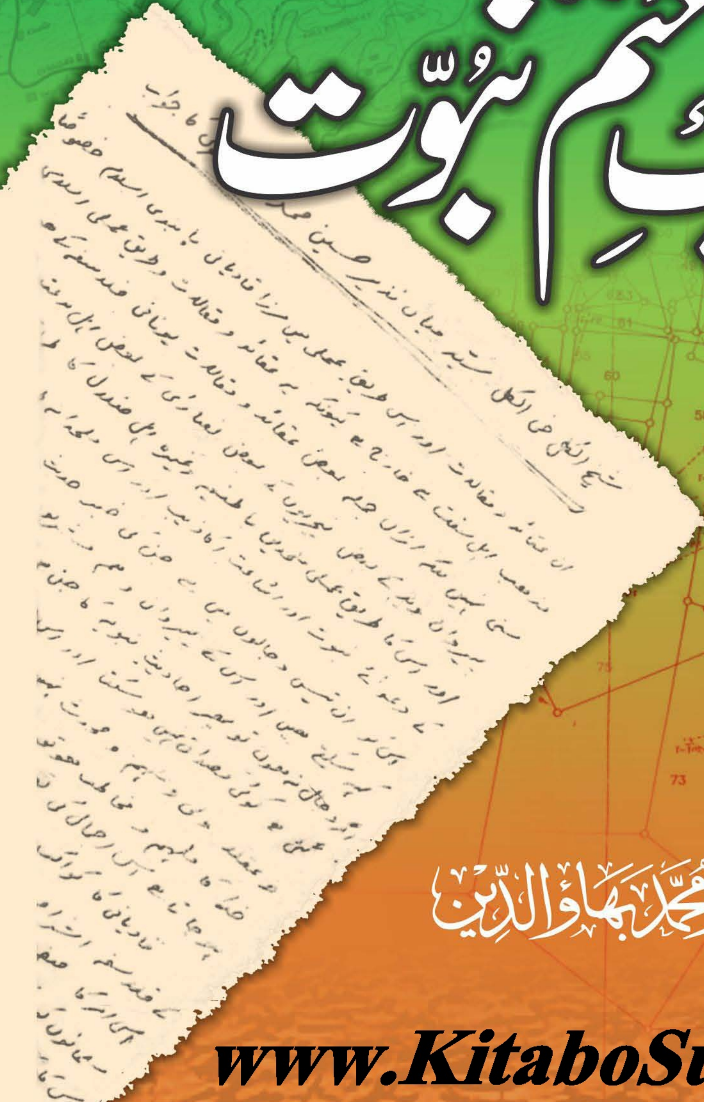

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ شصت و پنجم (٦٥)

زار قادیان ۔ نکات مرزا۔ علم کلام مرزا

قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۹ء (۲۴)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ شصت وپنجم (٦٥)
	زار قادیان ۔ نکات مرزا ۔ علم کلام مرزا
	قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۹ء (۲۴)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۰۴
سال اشاعت	۲۰۲۰ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۶
زارِ قادیان	۷
مرزا صاحب کا زار حال زار	۷
قادیان میں زار، حال زار	۱۴
زار حالتِ زار	۲۴
زار کا حال زار	۲۶
لاہور میں زار کا حال زار	۳۳
زار کا حال زار	۳۸
زار کی نوحہ خوانی	۴۱
وہی زار کا رونا	۴۲
زار کا حال زار اور تقسیم بنگال	۴۵
نکات مرزا	۴۷
علم کلام مرزا	۸۰
اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۹ء سے	۱۶۲
براہین احمدیہ کی حقیقت	۱۶۲
خلیفہ قادیانی کا خطبہ اور شیخ چلی کا خواب	۱۶۵
کھلی چٹھی بنام بابو عمر الدین جالندھری	۱۶۷
آخری فیصلہ پر مباحثہ کی درخواست	۱۶۸
امیر پیغام کا مغالطہ آمیز خطبہ	۱۷۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی مثلث	۱۷۲
مرزا صاحب کا پسر موعود	۱۷۳
یادگار مرزا	۱۷۶
مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ	۱۸۳
دوسرا خر دجال قادیان میں	۱۸۸
نبوت مرزا غلط ہے	۱۸۹
مسلمانوں کے ارتداد کی وجہ	۱۹۱
خاتم النبیین۔۱۱	۱۹۳
مامور اور مصلح اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے	۱۹۵
خاتم النبیین۔۱۲	۱۹۷
کیا مرزا نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا؟	۲۰۱
مرزا صاحب کی کامیاب وفات	۲۰۳
مرزا صاحب کی اسلامی خدمات	۲۰۴
مرزا کا اعجاز، بذریعہ طاعون	۲۱۰
کیا مرزا صاحب عام علماء کی طرح تھے	۲۱۱
قادیان سے مرزا قادیانی کے ابطال کی آواز	۲۱۴
مناظرہ حیات مسیح دہلوی اور مرزائی غلط بیانی	۲۱۸
قادیانی مسیح۔ دجال اور ڈاکٹر بشارت احمد	۲۲۱
خاتم النبیین ۔۱۳	۲۲۳
طاعون کا دفعیہ، مرزا کا نشان	۲۲۸
علمائے اسلام سے مرزائیوں کے سوال	۲۳۱
قادیان کی عظمت	۲۳۴
قادیان پاک لوگوں کا مقام ہے	۲۳۵
مرزا قادیانی کی عمر کا الہام	۲۳۵
عیسائیت اور قادیانیت	۲۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت راشدہ قادیان میں؟	۲۴۳
مرزا کی تکذیب اس کے پوتے کے قلم سے	۲۴۶
امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟	۲۵۲
جماعت احمدیہ میدان جنگ میں	۲۵۶
قادیانی اور بہائی: دو اسپہ گاڑی	۲۵۷
موجودہ جنگ ہندوستان میں بھی ہوگی	۲۶۳
جنگ یورپ دنیا کے لئے عذاب ہے	۲۶۶
طاعون سے قادیان خصوصاً دار مرزا کی حفاظت کا الہام	۲۶۷
علمائے قادیانیہ سے ایک مذہبی سوال	۲۶۸
مرزا کی بعثت کے بعد دنیا میں ذہنی انقلاب	۲۶۹
مرزا قادیانی جیسا ناکام کوئی مدعی نہیں رہا	۲۷۱
قادیانی تحریف	۲۷۵
کیا بہاء اللہ ایرانی نبی تھے	۲۷۷
مرزا صاحب کا نکاح آسمانی	۲۸۳
ہمارا سوال ہے یا ہمالہ پہاڑ	۲۸۸
آخری فیصلہ	۲۹۰
قادیانی کا فیل ہونا خلیفہ قادیان نے تسلیم کر لیا	۲۹۹
پیغام صلح غور سے سنے	۳۰۲
قادیان میں جوبلی کا جلسہ	۳۰۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الکتا ب

الحمد لله و الصلوة و السلام علی سید الا نبیاء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد پچپنویں (اور قادیانی مشن کی جلد۲۴) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں مولانا ثناءاللہ امرتسری کا رسائل : زارِقادیان، نکات مرزا ، علم کلام مرزا نقل کئے جارہے ہیں۔ازاں بعد ۱۹۳۹ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دست یاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری، ملک ابو یحیی امام خان نوشہروی کی نگارشات نقل ہوئی ہیں ۔ نیز الفضل قادیان اور پیغام صلح لاہور سے بھی چند تحریریں شامل اشاعت ہیں۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں ۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی محمد بهاء الدین ۔ ٤ ۔ اپر یل ٢٠١٩ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

زارِ قادیان

(احتساب قادیانیت جلد ۸ میں صفحہ ۴۳۸ سے ۴۴۲ پر ،زار قادیان، کے عنوان سے حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری کا ایک مختصر سا رسالہ شائع ہوا ہے۔ یہ رسالہ اصلاً اہلحدیث امرتسر ۲۹ جون۔ ۶ جولائی ۱۹۱۷ء مطابق ۸۔۱۵ رمضان ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۴۔۳۵۔ میں صفحہ ۶۔۷ پر: قادیان میں زار، حال زار، کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی جس پیش گوئی کی تکذیب میں یہ رسالہ ہے اسی سلسلے میں حضرت مولانا ثناءاللہ کے کئی ایک مضامین بھی اخبار اہل حدیث امرتسر کی فائلوں سے مل گئے ہیں، اس لئے میں ان سب دست یاب مضامین کو اس عنوان کے تحت ذیل میں نقل کر رہا ہوں۔

حضرت مولانا امرتسریؒ کے مضامین کی نقل سے پہلے قادیانی اخبار میں شائع ہونے والی بعض تحریریں باریک خط میں کی جارہی ہیں تاکہ ناظرین کے سامنے قادیانیوں کا نقطہ نظر بھی آجائے۔ بہاء)

الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۱۷ء میں یہ مضمون شائع ہوا:

حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

موجودہ عالمگیر جنگ اپنے واقعات واثرات کے لحاظ سے جس صفائی کے ساتھ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی صداقت کی شہادت دے رہی ہے، وہ ہر ایک ایسے انسان کے کے لئے جس نے حضرت مسیح موعود کی وہ پیش گوئی جو آج سے کئی سال پہلے شائع ہو چکی ہے پڑھی ہو، اور موجودہ جنگ کے حالات سے آگاہی رکھتا ہو حضرت مسیح موعود کے منجانب اللہ ہونے کا ایک ایسا زبردست ثبوت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جس کا کسی طرح انکار نہیں ہو سکتا۔

اس وقت تک اس پیش گوئی کے مختلف پہلو بڑی وضاحت کے ساتھ پورے ہو رہے تھے اور اپنی صداقت کا اعتراف ہر ایک صداقت شعار اور راستی پسند انسان سے کرا رہے تھے۔ لیکن ایک پہلو ایسا بھی تھا جس کے پورا ہونے کے متعلق فی الحال کوئی انسانی دماغ اور کوئی انسانی عقل امید نہیں رکھ سکتی تھی۔ لیکن اب دنیا دیکھ چکی ہے کہ وہ پہلو بھی کس صفائی کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ وہ پیش گوئی جس میں موجودہ جنگ کا ہو بہو نقشہ کھینچا گیا ہے اور جس کے ایک ایک لفظ کی بڑی صفائی کے ساتھ واقعات نے تصدیق کر دی ہے یہ ہے:

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
آئے گا قہر خدا سے ملک پر اک انقلاب
(مرزا قادیانی نے لفظ خلق استعمال کیا ہے۔ ملک نہیں۔ بہاء)
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمین ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بے خود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جنّ و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اوس وقت باحال زار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مرزا نے لفظ: وقت نہیں ، گھڑی ، لکھا ہے ۔ بہاء)

اک نمونہ قہر کا ہو گا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ نا شناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

یہ اشعار صاف اور واضح طور پر بتلا رہے ہیں کہ ان میں رونما ہونے والے واقعات کی جو خبر دی گئی ہے وہ کوئی خیالی یا شاعرانہ طریق سے نہیں بلکہ خدا تعالی کی کسی وحی اور الہام کے ماتحت پیش گوئی کے طور پر ہے اور وہ پیش گوئی کوئی معمولی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اس کے متعلق فرماتے ہیں:

اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

گویا اس پیش گوئی کے پورا ہونے پر ہی آپ کی صداقت اور سچائی کا دار و مدار ہے۔ اس قدر اہمیت اور عظمت اس پیش گوئی کو کیوں دی گئی اور کیوں اس پر آپ کی سچائی کا سبھی دار و مدار رکھا گیا۔ اس لئے کہ اس پیش گوئی نے ایسے واضح اور کھلے طور پر پورا ہونا تھا کہ کسی کو بھی اس سے انکار کرنے کی گنجائش باقی نہ رہنی تھی اور نہ ہی کوئی حق پسند اور صداقت جو انسان اس کے صحیح اور درست ہونے میں شک لا سکتا تھا۔ چنانچہ اب جب کہ اس کے پورا ہونے کا وقت آ گیا تو دنیا نے دیکھ لیا کہ کس طرح حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ ناظرین ان اشعار کے ایک ایک لفظ کو پڑھیں اور دیکھیں کہ واقعات کس صفائی سے ان کی تصدیق کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات شہر و مرغزار

یہ شعر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو کہا گیا اور اسی زمانہ میں چھپ کر شائع ہو گیا۔ اب دیکھ لو کہ وہ آنے والا نشان آیا ہے یا نہیں ۔اور اگر آیا ہے تو اس سے دیہات اور شہر اور مرغزار گردش کھا گئے ہیں یا نہیں ۔اس بات کی تصدیق واقعات جنگ سے نہایت آسانی کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ جاؤ جا کر یورپ میں دیکھ لو کہ ان ممالک میں جہاں نار حرب شعلہ زن ہے، دیہات و شہر اور مرغزار کی کیا حالت ہے ۔ بے شمار ایسے دیہات اور شہر ہیں جہاں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے۔ اور لا تعداد ایسے مرغزار (جنگل) ہیں جہاں راکھ کے ڈھیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ڈھیر پڑے زبان حال سے اس شعر کی تصدیق کر رہے ہیں اور دیکھنے اور سننے والوں کے دل دہلا رہے ہیں۔ان تمام مقامات کو جانے دو جہاں تباہی اور ہلاکت نے اپنا دامن پھیلایا ہوا ہے،صرف ایک صوبہ کی حالت پر نظر کرو جو اخبار سیلون آبزرور مورخہ ۹ستمبر ۱۹۱۵ء میں اسکے ایک نامہ نگار نے اس طرح بیان کی کہ:

> ہم بلا کسی قسم کے مبالغہ کے کہہ سکتے ہیں کہ پولینڈ سارے کا سارا اور صوبجات بالٹک اور بعض دیگر روسی اضلاع جل کر خاک سیاہ ہو گئے ہیں تاریخ میں لکھا ہے کہ نپولین کے زمانہ میں شہر ماسکو جلا دیا گیا تھا مگر جو قربانی اس وقت روسیوں نے کی تھی اس کی نسبت موجودہ قربانی صدہا درجہ زیادہ ہے ....رات کے وقت دیہات وشہر اور جنگلات (مرغزار) کے جلنے سے آسمان روشن ہو جاتا ہے۔

ان الفاظ کو پڑھنے کے بعد کیا کسی کو حضرت مسیح موعود (مرزا) کے مندرجہ بالا مصرع کے لفظ لفظ کی تصدیق کئے بغیر چارہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر صفائی کے ساتھ کسی پیش گوئی کا پورا ہونا ممکن ہی نہیں۔آپ نے ۱۹۰۵ء میں دیہات اور شہر اور مرغزار کی تباہی کی خبر دی ہے جس کی تصدیق ایک نامہ نگار اپنی چشم دید شہادت کی بنا پر ۱۹۱۵ء میں دس سال بعد ان الفاظ میں کرتا ہے:

> رات کے وقت دیہات وشہر اور جنگلات (مرغزار) کے جلنے سے آسمان روشن ہو جاتا ہے۔

پس پیش گوئی کے پورا ہونے میں اس سے بڑھ کر صفائی اور وضاحت اور کیا ہوسکتی ہے۔ اسی پیش گوئی میں حضرت مسیح موعود کا ایک شعر ہے

خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار

یہ شعر بھی جس وضاحت کے ساتھ پورا ہو رہا ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔تاہم ایک روسی نامہ نگار ہنری سین نے جو نقشہ کھینچا ہے اس میں سے چند الفاظ ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں:

> جنگ نے اپنے آہنی قدم سے پولینڈ کو کچل دیا ہے جو بہادر البرٹ (شاہ بلجئیم) کے ملک سے سات گنا بڑا ہے تلوار نے اس بدقسمت ملک کے دریاؤں کو خون سے بھر دیا ہے

کیا ان الفاظ کے پڑھنے کے بعد بھی کسی کو اس پیش گوئی کی صداقت میں شبہ ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔اسی طرح ہم اس پیش گوئی کے ہر ایک شعر کے مطابق موجودہ جنگ کے حالات و واقعات بتا سکتے ہیں لیکن ہمیں امید ہے کہ واقعات اس صفائی کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں اور پیش گوئی کے ایک ایک لفظ پر ایسے منطبق ہو رہے ہیں کہ ان لوگوں کے علاوہ جو خود میدان جنگ میں مشغول پیکار ہیں ہر ایک وہ انسان بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو جنگ کی اخبار پڑھتا یا سنتا ہے ان کی تصدیق کرنے پر آمادہ اور تیار ہوگا۔ اس لئے ہم ایسے لوگوں کی خدمت میں صرف اس قدر التماس کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ حق اور صداقت کی خاطر جنگ کے واقعات اس پیش گوئی کو سامنے رکھ کر پڑھیں اور سچے دل سے اس کی تصدیق کرتے ہوئے خدا تعالی کے اس برگزیدہ انسان کو قبول کرلیں جس کی سچائی کا خدا تعالی نے اس پیش گوئی کے پورا ہونے پر مدار رکھا تھا۔......

(الفضل قادیان ۲۷ مارچ ۱۹۱۷ء ص ۳-۴)

ادھر مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کہتے ہیں:

....ابھی خدا تعالی نے ایک تازہ نشان دکھایا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ انبیاء کے کلام بھی کیسے عظیم الشان نشان ہوتے ہیں اور ان کی باتیں خواہ وہ الہام بھی نہ ہوں تو بھی جو انکی زبان اور قلم پر جاری ہو جاوے وہ خدا تعالی ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک نظم لکھی تھی اس میں نہایت درد ناک طریق سے موجودہ جنگ کا نقشہ کھینچتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا کہ:

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی با حال زار

زار، روس کا بادشاہ تھا۔ اس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ ایک سخت مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ یہ پیش گوئی جس وقت کی گئی اسی وقت اس شعر پر کہ

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے لکھ دیا تھا کہ:

خدا تعالی کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہو گا۔ بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیے جس کی طرف اذا زلزلت الارض زلزالھا اشارہ کرتی ہے لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو، جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو، اور جانوروں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت میں صاف طور پر آپ نے بتلایا ہے کہ یہ وحی کے ماتحت پیش گوئی ہے اگر چہ آپ نے وہ وحی نہیں بتلائی لیکن اس کی تفصیل ان اشعار میں نہایت واضح طور پر کر دی تھی جو حرف بحرف پوری ہو رہی ہے (الفضل ـ ۲۷ مارچ ۱۹۱۷ء ص ۸ مرزا محمود کا خطبہ جمعہ ۲۳ مارچ ۱۹۱۷ء)

الفضل قادیان ۲۸ـ اپریل ۱۹۱۷ء، عذرات نامعقول صفحہ ۳ـ۴ پر لکھا ہے:

....مولوی ثناء اللہ جس کا دن رات کا کام ہی یہی ہے کہ اپنی پوری طاقت اور ہمت سلسلہ احمدیہ کے خلاف صرف کر دے وہ اس کے خلاف ایک کالم سے زیادہ کچھ نہیں لکھ سکا حالانکہ وہ ہر اخبار میں کم از کم ایک دو صفحے ضرور ہمارے متعلق لکھنے کی کوشش کرتا ہے خواہ وہ کیسے ہی نامعقولیت سے پر کیوں نہ ہوں۔ اور اس ایک کالم میں بھی جو کچھ اس نے لکھا ہے اس کا لب لباب اسی کے الفاظ میں یہ ہے کہ:

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

یہ شعر اور اس کے آگے پیچھے کے شعر صاف بتلا رہے ہیں کہ وہ وقت جس میں زار کی حالت کا یہ نقشہ دکھایا ہے وہ زلزلہ (بھونچال) کا ہوگا جو ابھی تک نہیں آیا اور زار اپنی زاریت کے عہدہ سے ہمیشہ کے لئے برطرف ہوگیا بلکہ روس میں ہمیشہ کے لئے یہ عہدہ معدوم ہوگیا۔ اس سے اگر ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ قادیانی نبی کی پیش گوئی غلط ہوگئی کیونکہ اس (زلزلہ) کے آنے سے پہلے ہی زار معدوم ہوگیا۔

مطلب یہ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے زلزلہ، کے آنے کی پیش گوئی کی تھی جو ابھی تک نہیں آیا اس لئے گو: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار، والی بات پوری ہوگئی ہے تو بھی پیش گوئی غلط ہوگئی۔ گویا اگر، زلزلہ، کا لفظ نہ ہوتا تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اس کے پورا ہونے میں کوئی شک و شبہ نہ تھا۔ لیکن چونکہ زلزلہ ابھی تک آیا نہیں جو زار کی حالت زار میں ہونے سے پہلے آنا چاہیے تھا اس لئے وہ اس پیش گوئی کو درست قرار دینے کے لئے تیار نہیں۔

اس کے متعلق اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا زلزلہ سے مراد بھونچال ہی ہوتا ہے یا کچھ اور بھی۔ قرآن کریم سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ لڑائی اور جنگ کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے هنا لك ابتلی المو منو ن و زلزلوا زلزا لاً شد یداً اس جگہ مومنوں کو آزمایا گیا اور بڑی سختی کے ساتھ ہلائے گئے۔ یہ جنگ احزاب کے متعلق ہے۔ اب کیا کوئی شخص جو قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ زلزلہ بھونچال ہی کو کہتے ہیں۔ اور باوجود اس عظیم الشان جنگ کو دیکھنے کے کہتا ہو کہ ابھی تک وہ زلزلہ نہیں آیا، جس کی خبر، قادیانی نبی، نے دی تھی۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ وہ قرآن کریم کے سمجھنے سے ہی عاری ہے تو پھر کیا اس نے اسی شعر کے متعلق اسی صفحہ پر جہاں یہ شعر درج ہے حضرت مسیح موعود کا یہ نوٹ نہیں پڑھا کہ: خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیے جس کی طرف سورہ اذا زلزلت الارض زلزالھا اشارہ کرتی ہے لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانے نے نہ دیکھی ہو اور جانوروں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔

اس عبارت کے ہوتے ہوئے زلزلہ سے مراد بھونچال لینا اگر دل اور کان اور آنکھوں پر پردہ پڑنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اور کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ ایسا کہنے والے کے پاس سوائے ایک بیہودہ بات پیش کر دینے کے اور کوئی ایسی وجہ نہیں ہے جس سے زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار کے پورا ہونے کا انکار کر سکے

یہ اس شخص کا حال ہے جسکا دن رات کام ہی یہی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف عوام الناس کو دھوکہ دینے اور غلط فہمیوں میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا رہے۔

اس کے علاوہ سراج الاخبار نے بھی یہی بات پیش کی ہے کہ اس پیش گوئی میں زلزلہ کی خبر دی ہے جو ابھی تک نہیں آیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ:

موجودہ جنگ کی نسبت ان اشعار کو چسپاں کرنے سے زار روس کا حال زار بتانا گویا اتحادیوں کی کمزوری دکھانا ہے جنکے حلفاء میں سے زار روس بھی ہے حالانکہ برطانوی رعایا میں داخل ہو کر ایسا خیال کرنا حکومت وقت کی بدخواہی میں داخل ہے اور یہ تاویل کہ یہ زار روس کی شخصیت کے متعلق ہے سلطنت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، ایک بے ہودہ تاویل ہے کیونکہ اس صورت میں اس کو زار کے لقب سے تعبیر کرنا جائز نہیں ہوسکتا بلکہ نکولس ثانی سے تعبیر کرنا چاہیے تھا۔ زار کا لقب ساتھ رکھ کر اس کی حالت زار بتانا گویا سلطنت روس کی کمزوری بیان کرنا ہے جو واقعات اور ہمارے خیالات کے منافی ہے۔

یہ بات جس قدر لغو اور بے ہودہ ہے اس کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں...)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا زار حال زار

اور بنگال کا حال پرملال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں کے اخبار مرزا صاحب قادیانی کی ایک جدید پیشگوئی پر بحث کر رہے ہے اور خوشیاں منا رہے ہیں کہ پوری ہوگئی۔ قادیانی پارٹی تو صرف زار روس کے متعلق ہی پیشگوئی نکالتی ہے مگر لاہوری پارٹی نے لگے ہاتھ بنگالہ کی دلجوئی کا تذکرہ بھی چھیڑ دیا ہے۔ چنانچہ ایک چورقہ اشتہار مرقومہ مولوی محمد علی صاحب رئیس لاہوری پارٹی شائع ہوا ہے جس میں ان دونوں پیشگوئیوں پر اظہار مسرت کر کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اور پیشگوئیوں پر بھی بڑی فراخدلی سے بحث کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس لئے ہم بھی حسب منشاء مولوی محمد علی صاحب لاہوری اس اشتہار کا جواب دیتے ہیں۔

زار روس کے معزول ہونے کی نسبت جو پیشگوئی مرزا غلام احمد صاحب کی بیان کی جاتی ہے، ہمارا خیال ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو خود اس کا خیال نہ ہوگا کیوں کہ اون کے وہ اشعار جن میں یہ پیشگوئی درج ہے، اگر سب یکجا کر کے پڑھے جاویں تو مضمون اون کا بالکل صاف ہے۔

اشعار مذکورہ کے دکھانے سے پہلے ہم ایک علمی (لٹریری، ادبی) قاعدہ بتلانا چاہتے ہیں، جو مطول وغیرہ میں مذکور ہے۔

علماء فن بلاغت کہتے ہیں۔ کہ سارے قصیدے میں اگر نسبت زمانہ یا آسمان کی طرف ہو، مگر اخیر میں کہیں خدا کا نام آجائے تو سب نسبتیں مجازی ہوجاتی ہیں۔ مثلاً یہ قصیدہ جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

اشاب الصغیر و افنی الکبیر
کر الغداۃ و مر العشی!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں ساری نسبتیں غیر اللہ کی طرف ہیں۔ صاحب مطول لکھتا ہے۔ اگر اس کے اخیر میں یہ مصرعہ نہ ہوتا۔

وقیل الله للشمس اطلعی

تو یہ قصیدہ کسی دہریئے کا سمجھا جاتا ہے کیونکہ سب نسبتیں غیر اللہ کی طرف ہیں کہ زمانہ نے یہ کردیا، رات دن کی گردش نے یہ کیا وہ کیا۔ مگر چونکہ اس کے آخری مصرعہ میں شاعر نے خدا کا نام لیا ہے، اس سے اوسکی تمام نسبتیں جو غیر اللہ کی طرف تھیں مبدل ہوگئیں۔ یہ ہے کہ ایک ادبی، علمی اصول۔

اس کے مطابق ہم مرزا صاحب قادیانی کے اشعار کو جانچتے ہیں، تو ہمیں اون میں ایک شعر ایسا ملتا ہے جو اِس بات کا فیصلہ کرنے کو کافی ہے کہ مصنف کا اِن اشعار لکھنے سے کیا مقصود تھا۔ پس ناظرین اون اشعار کو غور سے سنیں۔

اِک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات وشہر ومرغزار
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیگی
کیا بشر اور کیا شجر اورکیا حجر اور کیا بحار
مضمحل ہوجائینگے اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اوس گھڑی باحالِ زار

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:۱۲۰)

ناظرین غور فرماویں کہ تیسرے شعر میں صاف زلزلہ کا لفظ ہے جسکو ہندی میں بھونچال کہتے ہیں۔ کیا دنیا میں ایسا بھونچال آیا ہے جسکا نقشہ ان اشعار میں دکھایا گیا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اسی نظم بلکہ اِسی تیسرے شعر پر جو حاشیہ لکھتے ہیں، وہ ہمارے اور مرزائیوں کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار ہا لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اوسکو کہنا چاہئے۔ جس کی طرف سورہ اذا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

زلزلت الارض زلزالها اشارہ کرتی ہے۔لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی ویقین کے ساتھ ظاہر پر جمانہیں سکتا۔ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہو۔ بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو۔ جو قیامت کا نظارہ دکھائے۔جس کی نظیر کبھی اس زمانے نہ دیکھی ہو۔اور جانوں اورعمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو۔اورلوگ کھلےطور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں۔تو اس صورت میں میں کاذب ٹھیرونگا۔'' (حاشیہ صفحہ مذکور)

اِس عبارت کے دو حصے ہیں۔اصل الہامی الفاظ اورمرزا صاحب قادیانی کا امکانی خیال۔الہامی الفاظ کی بابت تو مرزا صاحب قادیانی بھی مانتے ہیں کہ ان میں زلزلہ (بھونچال) ہی مذکور ہے۔ باقی امکانی طور پر لکھتے ہیں کہ اورکوئی مصیبت بھی ہوتو ممکن ہے۔اس لئے اب ہمیں اصول روایت کے مطابق اس اختلاف میں تطبیق دینا چاہئے جو ہمارے اورمرزا صاحب قادیانی کا مسلمہ ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کا اصول تھا کہ اصل موقع الہامی الفاظ حجت ہیں۔ میری اجتہادی تفسیر حجت یا دلیل نہیں ہوسکتی۔چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

''میرے الہام کے الفاظ پرغور کرنا چاہئے اگر میں نے کسی اشتہار میں کوئی کلمہ اجتہادی طور پر لکھا ہو،اوراپنا خیال ظاہر کیا ہوتو وہ حجت نہیں ہوسکتا۔''

(تریاق القلوب حاشیہ،ص:۷۲)

مطلب اس عبارت کا صاف ہے کہ ملہم کے الہامی الفاظ سند ہوتے ہیں، اپنا خیال یا اجتہاد حجت نہیں ہوتا۔ یہی ٹھیک ہے۔ احادیث سے واقعات نبویہ بھی اسی کی تائید کرتی ہیں مگر ہمارے مرزائی دوست خاص کر لاہوری پارٹی باوجود معقول پسند کہلانے کے مرزا صاحب قادیانی کے اصلی الہامی الفاظ کونہیں دیکھتے اور محض اجتہادی کلمات کو لیتے ہیں۔سو ایسے لوگوں کے حق میں جومرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامی الفاظ کوچھوڑ کر اجتہادی کلمات کو لیتے ہیں، مرزا صاحب مندرجہ ذیل الفاظ میں فتویٰ لگاتے ہیں۔فرماتے ہیں:''جو اس پر (یعنی اجتہادی کلمات لینے میں) ضد کروگے، تو تمہیں تمام نبیوں سے انکار کرنا پڑیگا۔اور بجز مرتد اور دہریہ ہوجانے کے کہیں تمہارا ٹھکانہ نہ ہوگا۔'' (تریاق القلوب۔صفحہ مذکور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی دوستو! مرزا جی کے الفاظ کو چھوڑ کر اور اجتہادی کلمات کو لے کر کیوں اون کے فتویٰ ارتداد اور دہریت کے نیچے آتے ہو۔ پس مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کا الہامی حصہ ہمارے ہاتھ میں ہے اور اجتہادی کلمات مرزائیوں کے پاس ہیں۔ پھر مرتد اور دہریہ کون ہوا۔

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

باقی رہی بنگال والی پیشگوئی سو اس کی تفصیل یہ ہے کہ جن دنوں تقسیم بنگالہ ہوئی تھی۔ تو بنگالیوں نے اس پر بہت شورش کی مرزا صاحب نے ہوا کا رُخ دیکھ کر ایک پیشگوئی شائع کی۔ جس کے الفاظ یہ تھے ''بنگالیوں کی دلجوئی کی جاویگی۔'' مرزا صاحب کے انتقال کے بعد دربار دہلی کے موقعہ پر تقسیم بنگالہ کی منسوخی کا اعلان ہوا تو مرزائی دوستوں نے مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کو اس پر چسپاں کرنے کی کوشش کی۔ جس کا جواب اوسی زمانہ اہلحدیث میں مفصل دیا گیا تھا۔

آج مولوی محمد علی صاحب رئیس لاہوری پارٹی نے پھر یہ آواز اٹھائی ہے۔ مولوی صاحب کو اس کا ذکر کرتے ہوئے اپنا پچھلا حساب کتاب دیکھ لینا چاہئے تھا کہ بنگالیوں کی دلجوئی والی پیشگوئی کو تقسیم بنگالہ کی منسوخی پر چسپاں کرنا گویا سابقہ تحریروں کو ردی کے ٹوکرے میں پھینکنا بلکہ اون سب کی تردید کرنا ہے۔

خدا کا شکر ہے ہمارے پاس مرزائی سامان کافی ہے، ورنہ خطرہ تھا کہ یہ لوگ مسلمانوں کو خدا جانے کیا کیا دھوکے دیتے۔ جن دنوں مولوی محمد علی خود قادیان میں رسالہ ''ریویو'' کے اڈیٹر تھے اونہی دنوں خود اڈیٹر کا لکھا ہوا مضمون چھپا تھا جو دراصل مرزا صاحب کا طرف سے ایک حکایت تھا۔ پس اوسے غور سے سنئے۔ لکھا ہے!

''۱۱- فروری ۱۹۰۶ء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس امر کا اعلان کیا کہ اس حکم کے متعلق جو ہو چکا ہے۔ اب گورنمنٹ صرف ایسا طریق اختیار کریگی کہ جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہو۔ جس کا صاف صاف مفہوم ہے کہ جو خیال لوگوں کے دلوں میں ہیں۔ وہ دونوں پورے نہیں ہوگے بلکہ ایسا طریق اختیار کیا جائے گا۔ جس سے تقسیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنگالہ بھی منسوخ نہ ہوگی۔ اور اہل بنگال کی دلجوئی بھی ہوجائے۔ وہ یہ کہ سرفلر لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگالہ کا استعفا منظور کیا گیا۔'' (ریویو۱۹۰۶ء،ص:۳۴۷)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اور کوئی اِس مضمون پر لکھتا تو لکھتا ،مولوی محمد علی صاحب کو اس پر لکھنا موزوں نہ تھا کیوں کہ اون کے اپنے رسالہ میں شائع ہوچکا ہے کہ بنگالیوں کی دلجوئی میں تقسیم بنگالہ منسوخ نہوگی بلکہ سرفلر کا استعفا منظور ہونا مراد ہے۔

رہی یہ بات کہ یہ تحریر اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز کی ہے مرزا صاحب قادیانی کی نہیں۔ سو اس کا فیصلہ آسان ہے۔ مولوی محمد علی صاحب قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ مضمون قبل ازطبع یا بعد طبع مرزا صاحب قادیانی کے انتقال تک اون کے گوش گذار نہیں ہوا۔ اور اگر ہوا تو اونہوں نے اوس کو ناپسند کیا۔

اِس حلفیہ بیان کے بعد ہم بھی اِس پر غور کرینگے اور جواب کی صورت دوسری پیش کریں گے۔ جو مرزا صاحب قادیانی کا پسندیدہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ۴ رجب ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۷۔ اپریل ۱۹۱۷ء ص:۳۔۴)

قادیان میں زار، حال زار

آج کل پنجاب میں قادیانی مذاکرہ کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی اس پیش گوئی کا بہت چرچہ ہے جس میں ایک مصرع یہ ہے:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

اس پیش گوئی کو مرزا صاحب قادیانی کی امت موجودہ جنگ اور موجودہ جنگ میں زار روس کی تخت سے معزولی پر چسپاں کر رہے ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ مرزائی امت کی دونوں پارٹیاں ایک دوسرے سے بڑھ کر اس کام میں حصہ لے رہی ہیں اور خوشیاں منا رہی ہیں۔ جو لوگ اس خیال میں ہیں کہ لاہوری پارٹی والے مرزائیت میں نرم ہیں، انہیں اس واقعہ پر غور کرنا چاہیے کہ اگر نرم ہوتے تو ایسے موقعہ پر خاموش رہتے۔ ان کی نرمی مرزائیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیر ہم تو ان دونوں پارٹیوں کو ان معنی سے شاباش کہتے ہیں کہ باوجود باہمی سخت اختلاف کے ایک مشترک کام میں ایک دوسرے سے بڑھ کر سبقت کر رہے ہیں۔ سارے مسلمان بھائیوں کو اس سے سبق حاصل کر کے مشترک کاموں میں ہمیشہ مل جانا چاہیے۔

قادیان اور لاہور کے اخباروں کے علاوہ دونوں پارٹیوں کے سرگروہوں کی طرف سے ٹریکٹ (چھوٹے چھوٹے رسالے) بھی شائع ہوئے ہیں جن میں بڑے زور سے دعوی شائع کئے گئے ہیں کہ ہمارے حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کی یہ پیش گوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔

اخبار اہل حدیث امرتسر میں آج سے پہلے بھی متعدد دفعہ اس پر مضمون لکھے گئے ہیں جن میں کافی طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ پیش گوئی موجودہ جنگ اور زار روس کے متعلق نہیں۔ مگر قادیانی مشن کی دونوں پارٹیاں اپنی عادت کے اخبار اہل حدیث کے اعتراضات کی طرف تو رخ نہیں کرتیں، اپنی ہی کہے جاتی ہیں۔ اس لئے آج ہم ذرہ تفصیل سے لکھتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کی یہ پیش گوئی سب سے پہلے ...اپریل ۱۹۰۵ء کو شائع ہوئی۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو پنجاب میں زلزلہ عظیمہ آیا تو مرزا صاحب نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء میں اس زلزلہ کو اپنا نشان بنایا اور لوگوں کو اپنی طرف بلایا۔ اس کے بعد آپ نے ایک اشتہار مورخہ ۲۰۔ اپریل کو شائع کیا جس کا نام تھا النّداء من وحی السّماء۔ یعنی زلزلہ عظیمہ کی نسبت بار دوم وحی۔ اس کے شروع میں لکھا:

> ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالی نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔

پھر ایک اشتہار دیا جس کا نام ہے ، زلزلہ کی خبر بار سوم۔ اس کے شروع میں مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

> آج ۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالی نے مجھے دوسری مرتبہ زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے.. درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اسی ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنا اور نہ کسی دل میں گذرا۔

یہ اقتباسات صاف بتلا رہے ہیں کہ وہ زلزلہ عظیمہ یہی ہے جس کو اردو میں بھونچال کہتے ہیں یہی مرزا صاحب اور ان کے الہام کنندہ کی مراد تھی۔

اسی مضمون کو مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بصورت نظم شائع کیا جس کے چند ابیات یہ ہیں

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات شہر و مرغزار
آئے گا قہر خدا سے ملک پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سن جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اوس وقت باحال زار

(براہین احمدیہ۔ جلد پنجم۔ ص ۱۲۰)

پہلے شعر میں جو لفظ: آج، ہے اس کے نیچے لکھا ہے،
تاریخ امروزہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔،

اس سے ثابت ہوا کہ یہ پیش گوئی وہی ہے جو زلزلہ عظیمہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے ارد گرد آپ نے کی تھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی عادت مبارکہ تھی کہ اپنی الہامی پیش گوئیوں کو ادھر اودھر گھمایا کرتے تھے۔ اس لئے دانش مند لوگوں نے اعتراض کیا کہ یہ پیش گوئی گول مول ہے اس کو صاف کرنا چاہیے تاکہ اس کے وقوعہ پر کسی قسم کا اختلاف نہ ہو۔ جواب میں مرزا صاحب قادیانی نے لکھا:

آپ خود سوچ لیں کہ یہ پیش گوئی گول مول کیسے ہوئی جب کہ صریح اس میں زلزلہ کا نام بھی موجود ہے، اور یہ بھی موجود ہے کہ اس میں ایک حصہ ملک کا نابود ہو جائے گا۔ اور یہ بھی موجود ہے کہ وہ میری زندگی میں آئے گا۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ یہ بھی پیش گوئی ہے کہ وہ ان کے لئے نمونہ قیامت ہوگا جن پر یہ زلزلہ آئیگا۔ اگر یہ گول مول ہے تو پھر کھلی کھلی پیش گوئی کس کو کہتے ہیں ۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم ۔ص ۹۰)

یہ اقتباس اپنا مضمون صاف بتلا رہا ہے کہ وہ زلزلہ موعودہ بھونچال ہوگا اور ہمارے ملک پنجاب میں ہوگا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں ہوگا (بہت خوب) اسی مضمون کو اور واضح کرنے کے لئے مرزا صاحب قادیانی اسی کتاب کے صفحہ ۹۷ پر یوں رقم طراز ہیں:

اب ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی، یہ خیال سراسر غلط ہے جو محض قلت تدبر اور کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں، اور میرے ہی ملک میں، اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی۔،

یہ اقتباس بھی اپنا مضمون بتلانے میں صاف ہے۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ عظیمہ پنجاب میں بڑا دہشت ناک تھا اس کے بعد ہی مرزا صاحب نے ایک اور سخت زلزلہ کی پیش گوئی جڑ دی تو اخباروں میں مرزا صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی کہ ان کی ایسی پیش گوئیوں سے لوگوں میں وحشت اور دہشت پیدا ہوتی ہے اس کے دفعیہ کے لئے مرزا صاحب قادیانی نے ایک مضمون لکھا جس کا نام ہے:

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ ۔،

اس میں آپ نے اس الزام کا جواب دیا۔ انصاف سے ماننا پڑتا ہے کہ معقول جوابدیا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

جس آنے والے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا اس سے پہلے میں آپ ڈرا، اور اب تک قریباً ایک ماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں۔ میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنے والا ہے۔ میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی نصیحت کی کہ جس کی قدرت ہو اسے ضروری ہے کہ خیموں میں باہر جنگل میں رہے اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا ہمیں اس بلا سے بچاوے۔ پس میری نیک نیتی پر اس زیادہ گواہ کون ہوسکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل وعیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں۔

اس حوالہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ اس پیش گوئی سے مرزا صاحب قادیانی کی مراد یہی تھی کہ سخت بھونچال آئے گا جس سے مکانات گر جائیں گے اور تمام ملک برباد اور تباہ ہو جائے گا۔

اسی کی تائید مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مندرجہ ذیل عبارت سے بھی ہوتی ہے آپ رسالہ الوصیت میں لکھتے ہیں:

(خدا نے) پھر فرمایا بھونچال آیا، اور شدت سے آیا، زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔ (ص۱۴)

پھر ایک مقام پر اس زلزلہ عظیمہ موعودہ کا زمانہ بھی مقرر کرنے کو فرمایا:

خدا تعالیٰ کا ایک الہام یہ بھی ہے۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار (یعنی موسم بہار) کے دن ہوں گے اور جیسا کہ بعض الہامات سے سمجھا جاتا ہے غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا اس کے قریب۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص ۹۷)

ان سارے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ وہ زلزلہ عظیمہ جو کبھی کسی نے نہ دیکھا، نہ سنا، نہ کسی کے دل پر گذرا جس کی شان اور کیفیت یہ ہوگی:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

وہ واقعی بھونچال ہوگا اور اسی ملک پنجاب میں ہوگا اور مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کے لئے ان کی زندگی میں ہوگا۔

اب ہم بتلاتے ہیں کہ یہ پیش گوئی کوئی قابل خوف و ہراس نہیں کیونکہ یہ زلزلہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں ہو چکا ہے جس کو مرزا صاحب نے بھی مان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیا تھا کہ ہاں یہی ہے۔غور سے سنئے:

۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے قریب ایک زلزلہ آیا تھا جس میں ایک قسم کی ضرب اور گونج بھی تھی جس سے معمولی نیند والے بیدار بھی ہو گئے ہونگے۔ غرض وہ ایسا تھا کہ آج کسی کو شائد یاد بھی نہ ہو۔مرزا صاحب نے کمال دوراندیشی سے سوچا کہ آئندہ کو خدا جانے اتنا بھی نہ ہو، اس لئے اسی پر فیصلہ کرنا مناسب ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک اشتہار دیا جس کی سرخی تھی، زلزلہ کی پیش گوئی، اس کے شروع میں لکھا:

> اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خداتعالی نے اپنے الہام میں فرمایا تھا، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ سوالحمد للہ والمنتہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔۲ مارچ ۱۹۰۶ء

یہ اقتباس بھی صاف بتلاتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا موعودہ زلزلہ عظیمہ جس کی بابت یہ مصرع تھا:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

یہ اونہی کی زندگی میں ہوکا۔اب اس کا انتظار یا خوف کرنا، یا کسی اور واقعہ پر اس کو چسپاں کرنا خود مرزا صاحب قادیانی کے منشاء کے خلاف ہے۔ ہاں یہ امر بے شک قابل غور ہے کہ ایسا زلزلہ عظیمہ شدیدہ ہائلہ وغیرہ وغیرہ ایک معمولی زلزلہ کی صورت میں کیوں نمودار ہوا جس کی بابت یہ کہنا چاہیے کہ: کوہ کندن وکاہ برآوردن

سو اس کا جواب بہت آسان ہے کہ یہ بھی مرزا صاحب قادیانی کی برکت ہے کہ اتنا بڑا عذاب ایک جھٹکے میں دنیا سے ٹل گیا:

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

نوٹ: جن لوگوں کو قادیانی مباحث کا مذاق ہے اور وہ اس پیش گوئی کے متعلق قادیانی تحریروں سے لوگوں کو غلطی میں گرنے کا خطرہ محسوس کریں تو وہ اس مضمون کو اشتہار کی صورت میں چھاپ کر اجر عظیم کے مستحق ہوں۔ شکر اللہ سعیھم

(اہلحدیث امرتسر ۲۹ جون۔ ۶ جولائی ۱۹۱۷ء۔ ۸۔۱۵ رمضان ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۴۔۳۵۔ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زار حالتِ زار

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۷ء میں ہم نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس پیش گوئی پر مفصل بحث کی گئی ہے جس میں ایک مصرع یہ ہے:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

بحوالہ جات مرزا صاحب قادیانی، ہم نے ثابت کر دیا تھا کہ جس پیش گوئی پر زور دیا جاتا ہے اس سے مراد بھونچال ہے اور مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے سامنے آنے والا تھا۔ بلکہ بحوالہ مرزا صاحب قادیانی وہ (بھونچال) آ بھی چکا۔

اس مضمون میں ہم نے کسی قسم کے دھوکے یا فریب یا غلط بیانی سے کام نہیں لیا، بلکہ مرزا صاحب قادیانی کے اصلی الفاظ سامنے رکھے تھے جیسی ہماری عادت ہے ۔کیونکہ ہمارا خیال ہے جس کا ثبوت بھی ہم رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے کسی بیرونی دلیل نہیں ضرورت نہیں خود ان کی تحریرات ہی کافی ہیں۔

اس مضمون کا جواب قادیانی اخباروں نے کچھ نہ دیا (شائد سوچتے ہوں) (اس مضمون کے لکھنے کے بعد الفضل قادیان ۳۱ جولائی کو پہنچا جس میں جواب ہے جس کا جواب الجواب آئندہ دیا جائے گا۔انشاء اللہ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) لاہوری بہادر پیغام صلح آ گے آیا۔اس نے پہلے تو حسب عادت ہم کو پانی پی پی کر کوسا۔ خیر اس میں تو ہم ان کو معذور جانتے ہیں کیونکہ جس نبی کے وہ امتی ہیں اس کی سنت یہی ہے کہ وہ مخالفوں کے جواب سے جب تنگ آتا تھا تو کوسنے لگ جاتا تھا۔ اور زبان فیض ترجمان سے اور قلم فیض رقم سے ان کے یہ نکلا کرتا تھا: اے بدذات فرقہ مولویاں (انجام آتھم۔ص ۲۱)

اس لئے کوئی امتی اپنے نبی کی سنت پر عمل کرے تو ہمیں اس پر گلہ کرنے کی کیا ضرورت، مگر وہ یہ جان لیں

دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد
مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمد للہ! پیغام صلح نے ہمارے مضمون کو بالاختصار چار فقروں میں نقل کیا ہے چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

۱۔ پیش گوئی میں زلزلہ عظیم کا ذکر ہے اور وہ زلزلہ عظیم وہی ہے جس کو اردو میں بھونچال کہتے ہیں یہی مرزا صاحب اور ان کے الہام کنندہ کی مراد تھی۔

۲۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ زلزلہ عظیم ان کی زندگی میں آئے گا۔

۳۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ وہ پیش گوئی میری (زندگی میں) میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔

۴۔ خود حضرت مسیح موعود نے اس زلزلہ عظیم کو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء والا زلزلہ قرار دیکر اپنی پیش گوئی کے پورا ہونے کا اپنی زندگی ہی میں اعلان کر دیا۔

(پیغام صلح لاہور ۱۵ جولائی۔ ص ۵ کالم ۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بے شک ہمارے مضمون کے یہی چار حصے ہیں۔ ان کے جواب میں جو پیغام صلح نے لکھا ہے، اس کے صرف دو حصے ہیں۔

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حصر نہیں کیا تھا کہ اس پیش گوئی سے مراد صرف بھونچال ہے بلکہ ممکن ہے کچھ اور آفت بھی ہو۔

۲۔ پیش گوئی کی پوری ماہیت قبل از وقوع کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ ہر ایک نبی نے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ ہاں جب پیش گوئی وقوع پذیر ہو جائے تو وہی اس کی حقیقت ہوتی ہے۔ چنانچہ زار کی حالت زار نے پیش گوئی کی اصلیت کھول دی۔

مولانا امرتسری لکھتے ہیں: بہت خوب! ہمیں منظور اور تصدیق۔ اب ہم اسی مضمون کی تائید میں ایک حوالہ نقل کرتے ہیں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی کسی کا حق ہے جو اس کے مخالف کہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۷)

یہ ہم اپنے سابقہ مضمون میں بحوالجات مرزا صاحب صاف الفاظ میں بتلا چکے ہیں کہ اس پیش گوئی سے مراد زلزلہ ہے اور وہ زلزلہ موعودہ ۲۸ فروی ۱۹۰۶ء کی شب کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آچکا ہے۔اب ایک طرف صاحب الہام مرزا صاحب کی شہادت ہے، دوسری طرف اڈیٹر پیغام صلح یا ان کے کسی سرگروہ کی۔ ارباب دانش فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان دونوں شہادتوں میں سے کس کی شہادت پر فیصلہ ہونا چاہیے۔

مختصر یہ کہ، زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار، والی پیش گوئی ایک زلزلہ یعنی بھونچال کے متعلق تھی جو بقول مرزا صاحب پنجاب میں آنے والا تھا، جو بقول مدعی الہام ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آچکا۔ اس کو زار کی حالت زار سے کوئی تعلق نہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شہادت کے مقابلہ میں کسی امتی کا حق نہیں کہ مخالف شہادت دے۔ دے گا تو مرزا صاحب قادیانی کی امت سے خارج ہوگا۔ بس اس بات کو سمجھ کر لب کشائی کرو:

عالم بمنت یک طرف آن شوخ تنہا یک طرف

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۱۷ء۔ ۲۱ شوال ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۴۰ ص ۵۔۶)

زار کا حال زار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک زلزلہ کی بابت پیش گوئی کی ہوئی ہے جس کو ان کی امت آج کل موجودہ جنگ پر لگاتی ہے۔ اس میں ایک مصرعہ یہ ہے:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

اس مصرعہ کو زار روس کی تخت سے معزولی پر لگایا جاتا ہے۔ اس پیش گوئی کے متعلق ہم نے کئی ایک دفعہ مفصل لکھا۔ خصوصاً ٦ جولائی ۱۹۱۷ء کے پرچہ میں اس کی ایسی تفصیل دکھائی کہ مرزائی کیمپ میں سخت بے چینی پیدا ہوگئی۔ جس طرح ایک ڈاکٹر یا طبیب کسی مرکب دوا کے اجزاء کو بطریق علم کیمسٹری (کیمیا) الگ الگ کر کے سب کی تاثیرات دکھا دیتا ہے، اسی طرح ہمیں خدا نے قادیانی مشن کے متعلق یہ ملکہ عطا کیا ہوا ہے کہ ہم ان کی پیش گوئیوں کے تار تار الگ کر کے دکھا دیتے ہیں۔ چنانچہ ٦ جولائی (۱۵ رمضان) کے پرچہ میں ہم نے مرزا صاحب قادیانی کی اس پیش گوئی (زار بھی ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توہوگا اس گھڑی با حال زار) کے اجزا الگ الگ کر کے رکھ دیئے ہیں جن کا خلاصہ حسب ضرورتِ جواب الجواب درج ذیل ہے:

ا: یہ پیش گوئی زلزلہ کے متعلق ہےاور زلزلہ سے مراد بھونچال ہے۔

۲: یہ پیش گوئی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں اوران کے ملک (پنجاب) ہی میں آنے کا وعدہ تھا۔

۳: یہ پیش گوئی بصورت بھونچال مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں ۲۸ فروری ۱۹۰۶ءکو واقع ہوچکی ہے۔

ان تینوں اجزاء کوکھول کھول کرہم نے بحوالہ جات مرزا غلام احمد صاحب صاف کر کے ایسا دکھادیا تھا کہ اس مضمون سے اپنی تصدیق کی گویا آواز آتی تھی۔

دونوں مرزائی اخباروں (پیغام صلح لاہور، اورالفضل قادیان) نے مجبوراً اس پرتوجہ کی اور جواب دیئے۔مگر سچ تو یہ ہے کہ جواب نہ دنیا، بہ نسبت دینے کو، انہیں اور قادیانی مشن کو بہت مفید ہوتا۔جواب دے کرانہوں نے جواپنی بےبسی دکھائی ہے وہ نہ دینے کی صورت میں مخفی رہتی۔

ہم اپنی عادت میں مجبور ہیں کہ ہم کوئی دعوی ایسانہ کریں گےجس پر جناب مرزاصاحب قادیانی کےاقوال سےسند نہ لاویں۔اس لئے ہم اپنے دعوے کے اجزاء ثلاثہ پرعلاوہ سابقہ بحث کےآج نئےسرے سے بحث کرتے ہیں۔

اس وقت ہمارا روئےسخن الفضل مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۱۷ءکی طرف ہےجس میں ایک مضمون بقاپوری نامہ نگار کا نکلا ہے۔پہلے ہم اس مضمون کا خلاصہ سناتے ہیں۔

بقاپوری نامہ نگار نے حسب اتباع سنت مرزا ہم پر بہت سے ذاتی حملے کر کے جو کچھ لکھا ہےاسکےاجزاءمندرجہ ذیل ہیں:

ا: مرزا صاحب کی پیش گوئی میں زلزلہ سے مرادموجودہ جنگ ہے۔

۲: ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلہ والے اشتہار سے مولوی ثناءاللہ امرتسری نے پوری عبارت نقل نہیں کی۔

ہمارے خیال میں جوشخص ہمارے مضمون مندرجہ اہل حدیث ۶ جولائی ۱۹۱۷ءکو اوراس جواب کویعنی دونوں کوایک وقت میں پڑھے گا (بشرط انصاف) وہ کبھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون کو اسکا جواب نہیں کہے گا۔ باوجود اس کے نامہ نگار مذکور کو دعویٰ ہے کہ اس نے مکمل جواب دے دیا ہے۔ اس لئے ہم اس کی حقیقت کھولتے ہیں۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ مرزائی مباحث کے متعلق ہمارا اصول ہے کہ ہم مرزا صاحب ہی کی اقوال سے ان کی تردید یا بالفاظ دیگر تشریح کیا کرتے ہیں، کسی بیرونی دلیل کی ہم کو حاجت نہیں ہوتی۔ اس لئے ہم اپنے منصب کے لحاظ سے کسی بیرونی کلام کی طرف توجہ نہ کریں تو حق بجانب ہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ مرزائی یہ نہ کہیں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور آپ مرزا قادیانی کے اقوال پیش کرتے ہیں، ہمارے قرآن کا جواب کیوں نہیں دیتے، اس لئے آج ہم ان کی قرآن دانی کا ذکر بھی قدرے کردیں گے۔ ہم نے اپنے مضمون کے پہلے جزو (زلزلہ سے مراد بھونچال ہے) کے ثبوت میں مرزا صاحب قادیانی کا قول ان کے رسالہ الوصیت سے نقل کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

> خدا نے فرمایا، بھونچال آیا اور شدت سے آیا، زمین تہ و بالا کردی یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا۔ (ص۱۴)

اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدا کے فرمودہ کو بھونچال کے لفظ سے بتلایا ہے پھر اس کی تشریح زلزلہ سے کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ زلزلہ اور بھونچال ایک ہی چیز ہے اور بھونچال کا آنا ہی مراد ہے۔

حیرت انگیز چالاکی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس صاف اور صریح عبارت کا تو کچھ جواب نہ دیا اور نہ دے سکتے ہیں، جو ان کو دینا چاہیے۔ برخلاف اس کے کہتے ہیں، قرآن سے ثابت ہے کہ زلزلہ سے مراد جنگ ہوتا ہے چنانچہ آیت ہے: زلزلوا زلزالاً شدیداً، جو جنگ خندق کے متعلق ہے۔

اس آیت میں (بقول ان کے) ذکر ہے کہ مسلمان جنگ میں مبتلا ہوئے۔

حالانکہ اس میں ان کی دو غلطیاں ہیں۔

۱۔ ایک تو یہ کہ آیت میں جنگ مراد نہیں، بلکہ بے چینی اور اضطراب ہے جو تکلیف میں ہوا کرتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس موقع پر مسلمانوں اور کافروں کے مابین جنگی کاروائی بالکل معمولی ہوئی۔ چند روز کفار ٹھہر کر خود بخود بھاگ گئے تھے۔ قرآن مجید کو غور سے پڑھو جہاں اس واقعہ کا ذکر ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و ردّ الله الذین کفروا بغیظھم لم ینا لوا خیرا، وکفی الله المؤ منین القتال۔ و کا ن الله قو یاً عز یزاً (الا حزاب: ۲۵)
(یعنی خدانے کافروں کو نا کام واپس کیا اور مسلمانوں کو جنگ کی تکلیف سے بچالیا)۔

قرآن مجید تو جنگ کی نفی کرتا ہے، مگر مرزائی جماعت اس لفظ زلزلوا کے معنی ہی جنگ کرتے ہیں۔ یاللعجب

۲۔ دوسری غلطی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پیش گوئی اردو میں ہے، اس لئے اردو زبان میں دیکھنا چاہیے کہ زلزلہ کبھی جنگ پر بولا جاتا ہے؟

اگر دعویٰ ہے تو لاؤ کوئی مثال بتلاؤ۔ کس قدر تعصب یا بے سمجھی ہے کہ اردو کے الفاظ کو عربی استعمال (وہ بھی اپنے مزعومہ) کی طرف لے جاتے ہیں حالانکہ بہت سے عربی الفاظ اردو میں خاص صورت اور معنی اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً عزیز کا لفظ ہے جس کے معنی عربی میں غالب کے ہیں، لیکن اردو میں اس کے معنی پیارے کے ہیں، یا غریب کا لفظ ہے۔ اردو میں اس کے معنی مفلس کے ہیں، حالانکہ عربی میں اس کے معنی مسافر کے ہیں۔ علی ہذا القیاس اور بھی کئی ایک مثالیں ہیں۔ جب یہ فرق ہے تو مدعی کا فرض ہے کہ زلزلہ کے معنی اردو استعمال میں جنگ کے بتلاوے ودونہ خرط القتاد

مختصر یہ کہ ہم نے اپنا دعویٰ کہ اس پیش گوئی میں زلزلہ سے مراد بھونچال ہے اردو استعمال کے علاوہ خود مرزا غلام احمد صاحب کی صاف عبارت سے ثابت کر دیا ہے جس کا جواب بقاپوری نامہ نگار نے نہیں دیا، حالانکہ ان کا فرض تھا۔

ہمارے مضمون کا دوسرا جزو یہ تھا کہ (بقول مرزا غلام احمد قادیانی) یہ پیش گوئی ان کے ملک میں اور ان کی زندگی میں آنے کا وعدہ تھا، حالانکہ موجودہ جنگ مرزا صاحب قادیانی کے بعد شروع ہوئی ہے۔ اس دعویٰ پر ہم نے مرزا صاحب کی تصنیف ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ کی عبارت سے دیا تھا جس کے الفاظ پھر دہرائے جاتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

اب ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی، یہ خیال سراسر کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے، کیونکہ بار بار وحی الٰہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کیلئے ظہور میں آئے گی۔

اس اقتباس سے مرزا صاحب قادیانی کی موعودہ پیش گوئی کی حقیقت عیاں ہے کہ وہ ان کی زندگی میں ان کے ملک (پنجاب) میں ظہور پذیر ہوگی۔

افسوس ہے بقاپوری نامہ نگار مذکور نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا حالانکہ ان کا فرض تھا

ہمارے بیان کا تیسرا جزو یہ تھا کہ یہ زلزلہ موعودہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو ہو چکا ہے۔ چنانچہ ان کے ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کے قادیانی اشتہار سے ہم نے یہ دعویٰ ثابت کیا تھا جس کی عبارت یہ ہے:

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی بابت خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں فرمایا تھا،

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

سوالحمدللہ والمنتہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔

یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ جس زلزلہ کی بابت بہاری الہام ہے یعنی یہ فقرہ، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔، ۲۸ فروری والا زلزلہ وہی تھا۔

رہا یہ امر کہ بہاری الہام کس زلزلہ کی بابت ہے، سو اس کی تحقیق کے لئے ہم نے مندرجہ ذیل عبارت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نقل کی تھی۔ آپ زلزلہ موعودہ کا ذکر فرما کر لکھتے ہیں کہ وہ میری ہی زندگی میں آئے گا۔ نیچے حاشیہ میں مندرجہ ذیل نوٹ بھی لکھتے ہیں:

خدا تعالیٰ کا الہام ایک یہ بھی ہے، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار (موجودہ جنگ موسم بہار میں شروع نہیں ہوئی بلکہ ۳۱ جولائی کو ہوئی تھی جو سخت گرمی کا موسم ہے حالانکہ موعودہ زلزلہ بہار میں آنا چاہیے تھا۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) کے دن ہوں گے اور جیسا کہ بعض الہامات سے سمجھا جاتا ہے وہ صبح کا وقت ہوگا یا اس کے قریب۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ۔ ج ۵۔ ص ۹۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اقتباس سے دو امر ثابت ہوتے ہیں۔ایک یہ کہ زلزلہ موعودہ بہار کے موسم میں آئے گا۔ دوم، اس کے آنے کا وقت صبح کا ہوگا۔

اس سے ساری بحث کا خاتمہ ہو جاتا ہے کیونکہ موجودہ جنگ کا سارا زمانہ دیکھیں تو کئی سال ہے۔شروع زمانہ دیکھیں، تو اخیر جولائی ہے جو کسی طرح اور کسی ملک میں بہار کا موسم نہیں۔

ہمارے دعویٰ کے ثبوت کے لئے عبارت مرقومہ کافی ہے، مگر معترض کہتے ہیں تم نے عبارت میں خیانت کی ہے کیونکہ جس اشتہار (۲ مارچ والے) سے یہ عبارت نقل کی ہے اس میں اور کچھ بھی لکھا ہے جس کو انہی کے الفاظ میں ہم اپنے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کی مزید آگاہی کیلئے اپنی منقولہ اور ان کی نقل کردہ مع زائد حصہ کے مسلسل ایک جا اصلی شکل میں دکھا دیں۔آپ کا جو ہم پر خیانت کا الزام ہے اس کی تحقیق بھی ہو جائے۔تاسیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔

مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ا: اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

چنانچہ میں نے یہ پیش گوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳، ۴، ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کر دی تھی سو الحمد للہ والمنۃ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔

۲۔لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے الفاظ یہ ہیں:

زلزلہ آنے کو ہے، اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے، اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیش گوئی کے مطابق پورا ہوا کیونکہ جیسا کہ میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳۔۴ میں قبل از وقت لکھا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیش گوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی،۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۳۔سو یہ وہ زلزلہ تھا جسکا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا سو آگیا اور ممکن ہے کہ موعودہ زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار ہی میں آوے۔

اس عبارت میں ہم نے جو نمبر لگائے ہیں وہ اس غرض سے ہیں کہ پہلے نمبر کی عبارت ہم نے سابقہ مضمون میں نقل کی تھی،دوسرے کی نامہ نگار نے نقل کی ہے، تیسرے کی اب زیادہ ہم نے ملائی ہے،تاکہ ناظرین کو اشتہار مذکور کا مطلب بخوبی ذہن نشین ہو جائے۔

یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ جس زلزلہ کی بابت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بہاری الہام ہوا تھا جس کی بابت ۱۵۔اپریل ۱۹۰۵ء والی پیش گوئی ہے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۵ء کو ہوا تھا، وہ تو یقیناً ۲۸ فروری کو آچکا اور جس الہام کی تاریخ یکم مارچ ۱۹۰۶ء ہے وہ آئندہ کو آنے والا ہے۔

پس اب دونوں عبارتوں کا مطلب صاف ہے۔چنانچہ منقولہ عبارت کا نمبر سوم ہمارے مدعا کو صاف ثابت کرتا ہے کیونکہ اس میں مرزا غلام احمد صاحب کے یہ الفاظ صاف ہیں کہ:

جس کا موسم بہار میں آنا ضروری تھا سو آگیا۔

باقی رہا یکم مارچ والا آئندہ زلزلہ سو جب وہ آئے گا دیکھا جائے گا کہ،کوہ کندن وکاہ برآوردن، سے زیادہ ہوتا ہے یا کم۔

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا موعودہ زلزلہ جس کی بابت لکھا ہے: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار، یہ زلزلہ بصورت بھونچال مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں آنا تھا جو (بقول مرزا قادیانی) ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آگیا ۔ اس کو موجودہ جنگ پر لگانا ،نہ صرف انصاف کے خلاف ہے بلکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات اور عبارات کے بھی مخالف ہے۔

باوجود اس تشریح کے بقاپوری نامہ نگار یا کسی اور مرزائی کو مزید تحقیق کرنا منظور ہو، تو وہ ہم سے بالمشافہ بھی تقریری گفتگو کر سکتے ہیں۔ بیشک جب چاہیں دفتر اہلحدیث میں ایک روز قبل اطلاع دے کر آسکتے ہیں۔ہم ایک روز میں دو گھنٹے ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نذر کرنے کو تیار ہیں۔

بقا پوری نامہ نگار نے بطور فخر کے لکھا ہے کہ مولوی محمد عالم صاحب مدرس اسلامیہ سکول امرتسر نے اس پیش گوئی کی تصدیق کی ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے جب یہ عبارت دیکھی تو انہوں نے ہم کو ایک خط لکھا:

مجھے افسوس ہے کہ الفضل میں میری تحریر شائع کرنے میں صرف بے اعتنائی اور مطلب پرستی سے ہی کام نہیں لیا گیا، نہ ہی دوراندیشی کی گئی ہے کہ آخر اس تحریر کا اصل مدعا کیا ہوگا بلکہ غضب یہ ڈھایا ہے کہ میری پوری تحریر لفظ بلفظ نقل نہیں کی، نہ ہی اس کے سارے فقرے نقل کئے ہیں

جعلوا القرآن عضین

مطلب کے فقرے اٹھا لئے اصل فقرے پھینک دیئے

تبدوا وراء ظھورکم۔

اس الزام کی صفائی کرنا بھی نامہ نگار صاحب کا فرض ہے۔ سچ ہے:

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۷۔اگست ۱۹۱۷ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۴۱۔ص ۳۔۵)

لاہور میں زار کا حال زار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا صاحب قادیانی نے زار کی بابت پیش گوئی کیا کی، قادیانی امت کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ پہلے تو وہ بڑی خوشی سے پھیلاتے تھے کہ دیکھو زار روس کی بابت جو پیش گوئی کی تھی کیسی سچی نکلی۔ مگر جب اخبار اہل حدیث امرتسر نے علم کیمسٹری (کیمیائی) سے اس پیش گوئی کے اجزاء الگ الگ کر کے سامنے رکھ دیئے تو قادیانی کیمپ پر پریشانی چھا رہی ہے۔ کوئی سراسیمہ ہو کر مشرق کو جاتا ہے، تو کوئی مغرب کو۔ بات منہ سے نکل چکی ہے اب وہ بنتی نہیں۔ بنے بھی کیسے اور کس کے سامنے؟ جس کو لوگ فاتح قادیان کہتے ہیں:

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاہوری اخبار پیغام صلح کا جواب اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۰۔اگست میں دیا گیا تھا اس کے بعد قادیانی الفضل آگے ہوا۔اس پر بھی ایک کاری حربہ رسید ہوا، تو اتنے میں اسکا لاہوری برادر پیغام صلح پھر آیا، تاکہ اپنے قادیانی برادر کو مدد دے۔خیر

ستعلم لیلی ای دین تداینت
و ای غریم فی التقاضی غریمها

گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ہم نے لکھا ہے کہ ہمارے مضمون مندرجہ پرچہ ۶ جولائی کے تین حصے تھے:

۱۔مرزائی پیش گوئی میں جو زلزلہ ہے اس سے مراد بھونچال ہے۔
۲۔یہ بھونچال مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے ملک میں آنے والا تھا۔
۳۔یہ بھونچال ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آچکا۔

لاہوری بہادر (اخبار پیغام صلح) کے ساتھ ۱۰۔اگست کے پرچہ (اہل حدیث امرتسر) میں پہلے دو نمبروں کے متعلق گفتگو ہو چکی ہے آج تیسرے کی باری ہے کہ یہ بھونچال ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آچکا ہے۔

پیغام صلح لاہور نے اس حصہ کے متعلق بہت بڑا لمبا چوڑا مضمون لکھا ہے جو سارا ہی مزیدار ہے۔میرا خیال ہے کہ وہ مضمون ایسا دلچسپ ہے کہ اہل حدیث امرتسر کو اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں۔سچ تو یہ ہے کہ اہل حدیث بھی باوجود قادر الکلامی کے ایسی ان کی بے بسی نہیں دکھا سکتا۔

میں سچ کہتا ہوں کہ پیغام صلح کے مضمون سے مجھے ایک خاص لذت حاصل ہوتی ہے۔اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ناظرین بھی اس لذت میں شریک ہوں۔لہذا میں اس کو سارا نقل کر کے ناظرین سے سفارش کرتا ہوں کہ اس کو بغور پڑھیں اور لطف پائیں۔پیغام لکھتا ہے:

> چوتھا اور آخری اعتراض مولوی ثناء اللہ نے کیا وہ یہ ہے کہ جس زلزلہ کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ۹۔اپریل ۱۹۰۵ء کو کی تھی (۹۔اپریل تاریخ نہیں، ۱۵۔اپریل تھی۔ناظرین یہ تاریخ ۹۔اپریل ۱۹۰۵ء یاد رکھئے۔اڈیٹر اہلحدیث) اس کے متعلق آپ خود ہی اپنی زندگی میں فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہی زلزلہ تھا جو ۲۸

www.KitaboSunnat.com

فروری ۱۹۰۶ء کو آیا۔ چنانچہ آپ اپنے اشتہار مجریہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں:

اے عزیزو! آپ نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالی نے اپنے الہام میں فرمایا تھا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی سو الحمد للہ و المنتہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔،

حضرت اقدس کے ان الفاظ سے مولوی ثناء اللہ نے یہ نتیجہ نکالا ہے:

یہ پیش گوئی کوئی قابل خوف و ہراس نہیں کیونکہ یہ زلزلہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہو چکا۔،

یوں تو مولوی فاضل کے لئے جس کو خدا پر ایمان تو ایک طرف آفات ارضی وسماوی کے متعلق سنت صحیحہ ثابتہ پر بھی کوئی یقین نہ ہو، کوئی بات قابل خوف و ہراس نہیں ہو سکتے۔ لیکن جس اشتہار کے بعض الفاظ کو اہل حدیث کے مولوی فاضل اڈیٹر نے اپنے اوپر سے اس زلزلہ کا خوف و ہراس اتارنے کے لئے نقل کیا ہے، اس کا باقی حصہ افسوس ہے کہ خوف وہراس اتارنا تو کجا، مکذبین آیات اللہ کو اور بھی بخار چڑھانے والا ہے۔

مولوی فاضل کو چاہیے تھا کہ اس اشتہار کو نقل کر کے اپنی ایمان داری کا ثبوت دیتا، نہ کہ الٹا اپنے ناظرین کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کرتا، کیونکہ اس اشتہار کو سارا پڑھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ جس زلزلہ کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود نے ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو کی اور جس کو قیامت کا زلزلہ بتایا، اس کے آنے کی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے امید بھی دلائی ہے اور اس ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلہ کو اس کے لئے بطور ارہاص یا پیش خیمہ بتایا ہے، چنانچہ وہ سارا اشتہار حسب ذیل ہے:

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو ایک بجے کے بعد آیا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالی نے اپنے الہام میں فرمایا تھا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی سو الحمد للہ و

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

المنتہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو (ناظرین اس تاریخ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو بھی یاد رکھئے۔اور یہ بھی خیال فرمائیے کہ ۹۔اپریل ۱۹۰۵ء، اور یکم مارچ ۱۹۰۶ء میں قریباً گیارہ مہینوں کا فرق ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) صبح کے وقت پھر یہ وحی میرے پر نازل کی، جس کے الفاظ یہ ہیں،

زلزلہ آنے کو ہے۔،

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی نہیں آیا بلکہ آنے کو ہے۔اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیش گوئی کے مطابق پورا ہوا (وہ کون سی پیش گوئی ہے ۲۸ فروری کا زلزلہ جس کے مطابق وقوع پذیر ہوا۔بس اس سوال کے جواب پر بحث کا سارا دار و مدار ہے مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ دیکھو کہ اس زلزلہ کو بہاری الہام کا مصداق بتا رہے ہیں اور بہاری الہام کی بابت ہم گذشتہ پرچہ میں بحوالہ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم مفصل لکھ چکے ہیں کہ وہ اسی زلزلہ کے متعلق ہے جس میں زار کی حالت زار کا ذکر ہے۔پھر کیا شک ہے اس پیش گوئی کے ماننے میں جو واقع ہو چکی ہو۔

آہ! مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ایسے منکروں کو خواہ قادیان میں ہوں یا لاہور میں اپنی جماعت سے اسی طرح نکال دیتے جس طرح چندہ نہ دینے پر نکال دیا کرتے تھے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کیونکہ جیسا کہ میں نے اپنے رسالہ الوصیت میں قبل از وقت لکھا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیش گوئی نہیں بلکہ کئی ایک زلزلوں کی نسبت خدا تعالی نے مجھے اطلاع دی ہے۔

اب ان صریح و صاف الفاظ کے ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ کا جو مولوی فاضل ہونے کے علاوہ اہل حدیث اخبار کا اڈیٹر اور انجمن صادقین کا سکرٹری بھی ہے، یہ کہنا کہ:

یہ پیش گوئی قابل خوف و ہراس نہیں کیونکہ یہ زلزلہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہو چکا جس کو مرزا صاحب نے مان لیا تھا،

اور اس کے ثبوت میں مندرجہ بالا اشتہار کا حوالہ دینا کس قدر خلاف دیانت بات ہے (اب تو آپ کا اشتہار ناظرین کے سامنے ہے جس سے آپ کی امانت دیانت بلکہ لیاقت بھی کھل گئی ہے کہ ۹۔اپریل ۱۹۰۵ء اور یکم مارچ ۱۹۰۶ء کی پیش گوئیوں میں تمیز نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) ۔ نہ صرف یہ اشتہار ہی مولوی فاضل کی تکذیب پر شاہد ہے بلکہ جیسا کہ ہم پیشتر ازیں لکھ چکے ہیں اسی ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی پیش گوئی زلزلہ کے متعلق ۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود (مرزا) فرماتے ہیں:

(ناظرین ان الہامی بزرگوں کی مدہوشی کا اندازہ لگائیں کہ ہم تو مرزا صاحب کے اشتہار مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء سے دکھاتے ہیں کہ موعودہ زلزلہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آ چکا اور فاضل اڈیٹر پیغام ہم کو سناتے ہیں کہ ۲۷ مارچ کو مرزا صاحب نے زلزلہ موعود کے موخر ہونے کی دعا کی تھی جو قبول ہوگئی۔ اے جناب ذرہ انصاف سے کہیے کہ ۲۷ مارچ کو اسی زلزلہ کے موخر ہونے کی بابت دعا کی تھی جو ۲۸ فروری کو آ چکا تھا؟ یا وہ کسی اور کی بابت تھی۔ پس اس سوال کے جواب پر سارا مدار ہے۔ آپ ذرہ اپنے بزرگوں اور، بقول مرزا، حدیث کے پتلوں سے مشورہ کر کے اس سوال کا جواب دیں۔

ہائے افسوس تم لوگ حضرت مرزا صاحب کے الہاموں کو اسی طرح دیکھتے اور پڑھتے ہو جس طرح آریہ لوگ قرآن مجید کو جن کو ساری قرآن میں اختلاف ہی اختلاف نظر آتا ہے۔ اے جناب سنیئے! مرزا صاحب کے الہامات کے معنی ہم سے پوچھا کریں:

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
قیس کیا جانے غریب اگلے زمانے والا

مرزا صاحب اس موعودہ زلزلہ کو جس کا الہام ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء (دیکھو براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۰؟ اڈیٹر اہل حدیث) کو ہوا تھا، ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو وقوع پذیر بتلاتے ہیں اور یکم مارچ کو ایک نیا الہام سابقہ الہام کے علاوہ شائع کرتے ہیں۔ چنانچہ صاف الفاظ میں لکھتے ہیں جن کو خود اڈیٹر پیغام نے نقل کیا ہے کہ آج یکم مارچ کو صبح کے وقت وحی آئی، وغیرہ۔ اس وحی والا زلزلہ آئندہ کو ہوگا۔ یہ ہے مرزا صاحب کے الہامات کا مطلب جسے ان کی امت نفسانی ضد میں خراب کر کے موردالزام بنا رہی ہے جس کا ہمیں ہی نہیں حضرت مرزا صاحب کو بھی رنج ہوگا۔ اڈیٹر اہل حدیث) آج زلزلہ کے وقت کے لئے توجہ کی گئی کہ کب آویگا۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی اور پھر الہام ہوا

رب اخر وقت ھذا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی اے میرے خدا یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اسکا وقت کچھ پیچھے ٹال
قاعدہ نحو کے مطابق هذا کی ضمیر هذه چاہیے، مگر هذا سے مراد هذا
العذاب ہے کیونکہ اس سے غرض تو عذاب سے ہے ورنہ زلزلے تو پہلے بھی
آچکے ہیں۔
پھر بعد اس کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا
رب سلّطني على النّار۔ یعنی اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کر دے
(یہ ایک اور ثبوت اس زلزلہ سے مراد جنگ ہونے کا ہے) کہ اسے یہاں آگ سے تعبیر
کیا ہے اور قرآن کریم نے جنگ کو آگ بھی کہا ہے (قربان جائیں اس قرآن
دانی کے ہم عرصہ سے سنتے سنتے تھک گئے ہیں اس لئے ہم خاموش نہیں رہ سکتے۔ اے جناب
یہاں جنگ کو آگ نہیں کہا بلکہ آگ کا لفظ خود (نار) موجود ہے اللہ سے ڈر کر قرآن کے الفاظ
نا راً للحر ب کوغور سے پڑھو۔ کیا مسیحی اور مہدوی بننے کے لئے اتنی ہی قرآن دانی کافی
ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) جیسا کہ فرمایا کلما او
قدوا نا راًللحر ب اطفأها الله۔ یعنی ایسا کر کہ عذاب کی آگ میرے
حکم میں ہو جاوے جس کو میں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو
اور جس کو چھوڑنا چاہتا ہو....

(اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۱۷ء۔ ۵ ذی قعد ۱۳۳۵ھ۔ ج ۱۴ نمبر ۴۲ ص ۳۔۴۔ مضمون نامکمل ہے)

زار کا حال زار

قادیانی مذہب کے ممبروں کو یہ پیش گوئی ایسے گلے کا ہار ہوئی ہے کہ
چھٹائے بھی نہیں چھوٹتی۔ ہٹائے نہیں ہٹتی۔ گذشتہ پرچہ اہل حدیث میں ہم نے پیغا مصلح
لاہور کے جس پرچہ کا جواب دیا ہے اس سے پہلے کا پرچہ نظر سے رہ گیا۔ ہم جانتے
ہیں کہ یہ سلسلہ بوجہ طوالت ناظرین کے ملال خاطر کا باعث ہوگا مگر ان لوگوں کے جوا
بات لطیفہ کا پہنچانا بھی ضروری ہے تاکہ ان کی اندرونی کمزوری کا علم ہو سکے۔
یہ الہامی پارٹی جو دنیا بھر کے لوگوں میں سے یہ دعوی لے کر اٹھی تھی کہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا کو معقولیت سے مذہب سکھا دیں گے ان کی معقولیت کا یہ حال ہے جو ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ آج کا مضمون گذشتہ سب مضامین سے معقولیت میں سبقت لے جائے گا اور ناظرین کو جو سلسلہ طوالت سے ملال خاطر ہوا ہے اس کی کافی تلافی ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

۶ جولائی ۱۹۱۷ء کے اہل حدیث امرتسر میں ہم نے جو بسیط مضمون لکھا تھا اس میں ایک حصہ یہ بھی تھا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں وہ زلزلہ جس میں زار کا حال زار ہوگا، میرے ملک میں آئے گا۔ اگر اس سے موجودہ جنگ مراد ہے تو یہ ان کے ملک پنجاب میں کہاں ہے۔

اس صاف اور سیدھے سوال کا جواب فاضل اڈیٹر پیغام صلح ، ہاں معقول پسند اور معقول گر پارٹی بلکہ صلح جو پارٹی کا آرگن جواب دیتا ہے اور کس خوبی سے دیتا ہے۔ چنانچہ وہ ہمارے سوال کو پہلے خود نقل کرتا ہے:

> تیسری بات جو مولوی ثناء اللہ نے بصورت اعتراض پیش کی وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے زلزلہ عظیم کی پیش گوئی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ پیش گوئی میرے ہی ملک میں میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی (۵۔ اگست ۱۹۱۷ء)

اڈیٹر صاحب پیغام صلح اس کا جواب دیتے ہیں کہ ہندوستان اور پنجاب میں بھی اس جنگ کا اثر پہنچا ہے کہ ہمارے ملک نے بہت سے آدمی جنگ میں دیئے۔ یہاں تک کہ کاغذ کی گرانی کی شکایت خود اہل حدیث کو بھی کرنی پڑی۔

چونکہ یہ جواب اچھا خاصہ بچوں کا دل بہلاوا تھا اس لئے اڈیٹر صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ گو ہم نے اس کو مروڑ تروڑ کر سیدھا کر لیا ہے تاہم یہ تو عموم ہی رہا، حالانکہ اہل حدیث کا دعوی ہے کہ بقول مرزا صاحب قادیانی صرف ان کے ملک میں آنا چاہیے تھا اسلئے بڑی جرأت سے لکھتا ہے

> لیکن کہا جا سکتا ہے کہ یہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) صاحب اس کے اپنے ہی ملک میں ظہور پذیر ہونے کا وعدہ دلانے کا مطلب یہ تھا کہ وہ آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ملک سے باہر ظہور پذیر نہ ہوگی، اس کا ثبوت معترض کے ذمہ ہے۔

بہت خوب! ہم اس کا ثبوت دیتے ہیں مگر پہلے آپ کے الفاظ نقل کر لیں۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب خود لکھتے ہیں:

اس کے خلاف ہم آپ (مرزا قادیانی) ہی کے الفاظ دکھا سکتے ہیں کہ آپ اس زلزلہ کو عالمگیر سمجھتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عبارت میں جو آپ نے، ہی، لکھا ہے اس کا یہی مطلب ہے نہ کہ آپ کے الفاظ کے سوا دوسرے کسی کے الفاظ پیش نہ کریں گے۔ غالباً ہر ایک زبان دان آپ کا مطلب یہی سمجھے گا۔ پس اب لیجئے مرزا صاحب کے الفاظ جو ہم نے ۶ جولائی ۱۹۱۷ء کے اہل حدیث میں نقل کئے تھے جن کو آپ نے جلدی میں نہیں پڑھا ہوگا، اس لئے مکرر نقل ہیں۔ جناب مرزا صاحب فرماتے ہیں اور کیا صاف فرماتے ہیں:

اب ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی، یہ خیال سراسر غلط ہے جو محض قلت تدبر اور کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں، اور میرے ہی ملک میں، اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ ص ۹۷)

اللہ سے ڈر کر اس احکم الحاکمین کی حکومت کا تصور دل میں لا کر بتلایئے کہ اس عبارت کا وہی مفہوم ہے یا نہیں جو آپ طلب کرتے ہیں، یا جو آپ کی عبارت کا مطلب ہے۔

اللہ اکبر! کس زور شور سے کہا تھا کہ یہ زلزلہ ہمارے ہی ملک میں، ہماری ہی صداقت کے لئے، ہماری زندگی میں آئے گا۔ جو آج آیا، تو یہاں سے ہزار ہا میل دور بے چارے بے خبر یورپ میں آیا۔ جس کا اثر مرزا صاحب قادیانی کے ملک میں یہ آیا کہ اخباروں کے لئے کاغذ گراں ہوگیا۔ لہٰذا مرزا صاحب کی صداقت ثابت۔ اسی مرتبہ کی وہ زبردست مثل ہے جو ہے مشہور کہ، چاول سفید ہیں لہٰذا زمین گول ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۱۔ اگست ۱۹۱۷ء مطابق ۱۲ ذی قعد ۱۳۳۵ھ جلد ۱۴ نمبر ۴۳ ص ۱۔۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زار کی نوحہ خوانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کو ابتداء سے حضرت عیسیٰؑ کی موت سے ایسا کچھ شغف تھا کہ خواب میں ان کا جنازہ ہی دیکھتے تھے اب کچھ دنوں سے خدا خدا کر کے ادھر سے خیال ہٹا ہے تو زار روس کی نوحہ خوانی شروع کردی ہے۔

کہتے ہیں کہ زار روس کی معزولی ہمارے مرزا صاحب کی پیش گوئی کے مطابق ہوئی ہے۔ اس پیش گوئی کا ذکر مرات کرات ہم کر چکے ہیں۔ جس کا جواب قادیانی مشن کے دونوں اخباروں سے نکلتا ہے، مگر نہ نکلنے سے کچھ اچھا نہیں ہوتا۔ ان سب جوابات کے جواب گذشتہ پرچوں میں دیئے جا چکے ہیں۔ آج ہماری نگاہ میں قادیان کا اخبار الفضل مورخہ یکم ستمبر ہے جس میں ہمارا جواب درج ہے۔

اس مضمون میں راقم مضمون نے جو کچھ لکھا ہے وہ درجہ اہمال میں اس قدر بڑھ گیا ہے کہ مجھے خطرہ ہے کہ مضمون نگار کے سوا کوئی دوسرا شاید ہی سمجھا ہو۔ اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ کوئی شخص دو ضرب دو، پانچ کا دعوی ثابت کرنا چاہے، تو اسے کتنی محنت اور وقت درکار ہوگا، باوجود محنت اور وقت کے وہ اپنے مخاطب کو کیا سمجھائے گا۔

یہی حال اس مضمون نگار کا ہے۔ نہ سر کی خبر نہ پیر کی۔ سارا مضمون ماشاء اللہ ہی کا مصداق ہے۔

مرزا صاحب کی پیش گوئی کو موجودہ جنگ کے متعلق بتا کر زار روس کی معزولی پر چسپاں کیا جاتا ہے۔ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

اس پیش گوئی کے اجزاء الگ الگ کر کے ہم کئی دفعہ دکھا چکے ہیں آج ہم اس مضمون میں سے صرف ایک جزو پر بحث کرتے ہیں جس میں سارا مضمون آجائے گا۔

۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو پنجاب میں زلزلہ عظیمہ آیا تو اس پر شادمانی کر کے اور اسکو اپنی تائید بتا کر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو مرزا صاحب نے ایک پیش گوئی کی جس میں زلزلہ کی بابت ذکر تھا۔ اس کے بعد ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کو آپ نے اشتہار دیا جس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس زلزلہ کا واقعہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو ہوا، اظہار کیا۔ اس اشتہار کے الفاظ ہم نے پہلے بارہا نقل کئے ہیں اور آج بھی بقدر ضرورت نقل کرتے ہیں جو یہ ہیں:

اے عزیزو! آپ نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں فرمایا تھا، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

(قادیانی اشتہار۔ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء)

اس حوالہ کے مطابق ہمارا دعویٰ ہے کہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا مرزا کا الہام (بقول مرزا قادیانی) پورا ہو چکا، اب اس کا انتظار کرنا یا موجودہ جنگ پر اس کو منطبق کرنا خلاف منشاء مرزا صاحب کے ہے۔ بس اس ایک ہی فقرے پر تمام بحث کا مدار ہے اس کے متعلق ہم ثبوت دے چکے ہیں اور مزید دینے کو تیار ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۶ ذی قعد ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۴۵ ص ۲)

وہی زار کا رونا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں میں سے خاص کر اس پیش گوئی کے متعلق جسکے الفاظ یہ ہیں: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار۔ ہم نے بہت زیادہ بحث کیوں کی؟ اس لئے کہ قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں نے اس کو رنگ آمیزی کے بوجہ موجودہ جنگ اس کو ایک ذریعہ اشاعت ضلالت بنایا۔ بفضلہٖ تعالیٰ یوں تو ہم مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کے فلسفہ سے خوب واقف ہیں لیکن اس پیش گوئی پر تو ہمیں اتنی بصیرت ہے کہ بلا مبالغہ خواب میں اس کی بابت مفصل تقریر کر سکتے ہیں۔ نہیں معلوم قادیانی اخبار ہماری اس واقفی سے کیوں رنجیدہ ہیں۔ ان کو خوش ہونا چاہیے کہ گو ہم اپنے مذہب اور لٹریچر سے پورے واقف نہیں، تاہم کوئی اللہ کا بندہ واقف ہے جو ہمارے پیر و مرشد بلکہ نبی اور رسول کے ملفوظات دنیا میں پہنچاتا ہے۔ اسی حسد کے مارے وہ اہل حدیث کو کبھی بے سمجھ اور کبھی کم عقل، کبھی کچھ، کبھی کچھ، لکھتے رہتے ہیں اہل حدیث ان کی ان باتوں سے ذرہ کبیدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاطر نہیں ہوتا، نہ ان کا جواب دیتا ہے۔ بلکہ صرف اتنا کہتا ہے

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں تو ہم ان کو بتادیں گے

ہم نے اس پیش گوئی کے متعلق ۶ جولائی ۱۹۱۷ء سے آج تک کافی بحث کر دی ہے مگر قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۷ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے، اہل حدیث کی کم عقلی،

بحکم، سالیکہ نکو ست از بہارش پیداست، یہ عنوان ہی اظہار کر رہا ہے کہ میرے بعد جو ہوگا وہ کم عقلی ہی کا اظہار ہوگا

ہماری ساری کوشش اس پر رہی کہ یہ ساری بحث ایک مرکز پر آجاوے مقام شکر ہے کہ راقم مضمون، الفضل، ہم سے اس اصول پر متفق ہو گئے۔

ہمارا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ پیش گوئی مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے متعلق ہے اور وہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلہ سے مرزا صاحب قادیانی پوری کر چکے ہیں۔

اسکا ثبوت مکرر سہ کرر ہم دے چکے ہیں مگر الفضل کا قابل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اہل حدیث موٹی عقل والا وہابی ہے، اسلئے اس کو سمجھ نہیں آتا کہ:

> ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی نظم میں جس زلزلہ کی نسبت پیش گوئی ہے اس کے پورا ہونے کا ذکر ۲ مارچ کے اشتہار میں نہیں بلکہ اس میں تو یہ لکھا ہے کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے۔ ہاں ایک الہام جو حضرت صاحب کو ہوا.. پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی، اس کی نسبت آپ (مرزا قادیانی) کو خیال آیا (مرزا صاحب قادیانی کا خیال آپ کے خیال سے تو بہر حال مقدم ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کہ اس میں اسی زلزلہ نمونہ قیامت کا وقت بتایا گیا ہے مگر خدا کی وحی (زلزلہ آنے کو ہے) نے بتادیا کہ پھر بہار آئی، کا الہام جدا تھا جو ۲۸ فروری کے زلزلہ سے پورا ہوا اور جس کی خبر الوصیت میں دی گئی تھی۔،

بحمد اللہ ہمارا اور الفضل قادیان کا اس پر اتفاق ہوا کہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شب کو جو زلزلہ آیا تھا اسی سے وہ پیش گوئی پوری ہوگئی جس کے متعلق یہ الفاظ تھے، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ بہاری الہام جناب مرزا صاحب قادیانی نے کس زلزلہ کے متعلق لگایا ہوا ہے۔ اس کے متعلق ہمیں زیادہ دلائل دینے کی حاجت نہیں، مرزا صاحب کا صاف اور صریح کلام موجود ہے جو ہمارے دعوی کا ثبوت قطعی ہے۔ ناظرین اور نامہ نگار الفضل بغور پڑھیں۔ مرزا صاحب قادیانی اسی زلزلہ کی پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ضرور ہے یہ حادثہ (زلزلہ) میری زندگی میں آجائے خدا تعالی کا ایک الہام یہ بھی ہے کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار کے دن ہوں۔ (براہین احمدیہ۔پنجم۔ص ۹۷)

یہ عبارت دو باتوں کا ثبوت دیتی ہے ایک یہ کہ یہ زلزلہ ضرور مرزا صاحب کی زندگی میں آئے گا، دوم بہاری الہام کا مصداق یہی ہوگا۔ یہ تو الفضل مان چکا ہے کہ بہاری الہام والا زلزلہ ۲۸ فروری کو آچکا ہے، بس اب اس کے ماننے میں اسے انکار نہیں ہونا چاہیے کہ زلزلہ عظیمہ موعودہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو پورا ہو چکا کیونکہ مرزا صاحب صاف اور صریح لکھ چکے ہیں کہ یہ زلزلہ ضرور میری زندگی میں آئے گا۔ اب اگر یہ نہ مانیں بلکہ اس پیش گوئی کو موجودہ جنگ کے متعلق بناویں تو بڑی خرابی یہ لازم آئے گی کہ مرزا صاحب کی زندگی میں یہ جنگ نہیں ہوئی۔

لطیفہ مشہور ہے کہ ملا دو پیازہ نے بادشاہ سے عہد کیا تھا کہ میں حضور کا حق نمک ادا کرنے کو مرا ہوا بھی حضور کو ہنسا دوں گا۔ مرتے ہوئے دو ٹانگیں طاق پر رکھ دیں اور مر کر اکڑ گیا۔ بادشاہ مرنے پر آئے۔ ملا جی کی ٹانگیں نیچے کریں تو سر اوپر ہو جائے، سر نیچے کو کریں تو ٹانگیں اوپر ہو جائیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر بادشاہ ہنس پڑا۔

ہمارے مرزائی دوست خواہ مخواہ اس پیش گوئی کو ملا دو پیازے کی میت بناتے ہیں۔ ہم تو اس کو صاف کرتے ہیں کہ (بقول مرزا صاحب قادیانی) یہ پیش گوئی ان کی زندگی میں ۲۸ فروری کے معمولی جھٹکے سے پوری ہوگئی مگر مرزا صاحب کی امت خواہ مخواہ اسکو ان کی موت کے بعد نکال کر ان کے فرمان کی تکذیب کرتے ہیں جو بڑی تاکید سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرما گئے ہیں:

ضرور ہے کہ یہ میری زندگی میں پوری ہوگی۔

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۸ ستمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ ۔ ج ۱۴ نمبر ۴۷ ص ۲۔۳)

زار کا حال زار اور تقسیم بنگال

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ۱۹۔ مارچ بروز بدھ کا واقعہ ہے کہ میں صبح صبح دفتر میں آیا تھا کہ دو مسافر نو وارد آئے سلام اور مزاج پرسی کے بعد ان میں سے ایک نے ظاہر کیا کہ میں حکیم خیر محمد ڈیرہ غازی خان کا لڑکا عبدالخالق ہوں ۔ والد صاحب نے فرمایا تھا کہ مولوی صاحب سے ملتے آنا۔

حکیم صاحب چونکہ میرے مخلص احباب میں سے ہیں، میں بھی ان کی طرف متوجہ ہوا۔ کیونکہ میں سن چکا تھا کہ حکیم صاحب کا ایک لڑکا قادیانی ہو چکا ہے، باوجودیکہ مجھے ضروری کام تھا مگر میں حکیم صاحب کا حق دوستی ادا کرنے کو کام چھوڑ کر متوجہ ہوا۔

چونکہ وہ قادیان کے جلسہ سے آئے تھے اس لئے میرا خیال تھا کہ وہ اس گفتگو کو میرے احباب سے بیان کریں گے۔ ممکن ہے کہ با تباع مرزا صاحب صحیح واقعات چھپا جائیں اس لئے میں اصل واقعات لکھتا ہوں تا کہ غیر حاضرین کو بھی فائدہ ہو سکے۔

گفتگو یوں شروع ہوئی کہ سخت کلامی اچھی نہیں اس پر چلتے چلتے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سخت کلامی کا ذکر ہوا۔ عبدالخالق نے کہا ایسی سخت کلامی قرآن مجید میں مذکور ہے آیت پڑھی

لا تطع كل حلّا ف مهين۔ هماز مشاء بنميم ۔ منا ع للخير معتد اثيم۔ عتل بعد ذلك ز نيم (القلم ۱۰۔۱۳)

میں نے کہا ہر آدمی کا حق ہے کہ اپنے بیٹے کو یوں نصیحت کرے کہ تو کسی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بدمعاش، آوارہ گرد، دروغ گو، کی صحبت میں نہ بیٹھا کر۔
اس فقرے کو سن کر اس کے ساتھی کہیں کہ ہم کو بدمعاش کہا ہے تو یہ اس کا اپنا فہم ہے۔
اس کے مقابلے میں مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں:
او بدذات فرقہ مولویاں۔(رسالہ انجام آتھم)
آپ بلحاظ زبان ان دونوں مضمونوں کو ملحوظ رکھ کر بتادیں کہ فرق ہے یا نہیں ؟ قرآنی مضمون نہایت مہذبانہ ہے، اور مرزائی الفاظ غیر شریفانہ۔
اس کے بعد قادیانی مرزا جی کی پیش گوئیوں کا ذکر چلا، تو عبدالخالق نے تین پیش گوئیوں کو پیش کیا۔ ایک براہین احمدیہ سے کہ تیرے پاس لوگ آئیں گے، چنانچہ کثرت سے لوگ آتے ہے۔
دوسرے زار روس کے متعلق۔
تیسری پیش گوئی تقسیم بنگال کی منسوخی کے متعلق۔
میں نے کہا پہلی پیش گوئی تو ایک مجمل بلکہ مہمل ہے۔ ہر ایک مصنف جو ملک میں مشہور ہوتا ہے اسکے پاس لوگ آتے ہیں اس لئے یہ پیش گوئی کوئی باوقعت نہیں۔
دوسری پیش گوئی جو زار کے متعلق ہے، وہ بھی غلط ہے اور جو تقسیم بنگال کے متعلق ہے وہ تو مرزا صاحب قادیانی کی صریح تکذیب کرتی ہے۔
میں نے کہا اگر میں بتاؤں کہ مرزا صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ تقسیم بنگال منسوخ نہ ہو گی، حالانکہ منسوخ ہوگئی تو مان لوگے کہ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی غلط ہوئی۔
یہ سن کر عبدالخالق کو میرا حوالہ سننے کی جرأت نہ ہوئی، حالانکہ میں بار بار کہتا رہا کہ میں دکھاتا ہوں۔
جواب میں یہی کہتا رہا کہ مجھے اس کی تفصیل معلوم نہیں۔
میں نے کہا معلوم نہیں تو ایک باخبر کے آگے بطور دلیل کیوں پیش کی تھی ۔میں حیران تھا کہ ایک جوان آدمی اتنی دور دراز سے ایک مذہبی کام کے لئے آیا ہے۔ اتنی جرأت نہیں کرتا کہ اپنے پیرومرشد اپنے نبی اپنے رسول کی جھوٹی حدیث سن سکے۔
آخر کار اٹھ کر چلے گئے اور میرے دعوی کا ثبوت نہ سنا۔ اس لئے میں اب سناتا ہوں اور دعوی سے کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی تقسیم بنگال کے متعلق غلط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی، بالکل غلط ہوئی۔ کسی معمولی طریق سے غلط نہیں ہوئی بلکہ ہمارے بادشاہ جارج پنجم نے خود انگلستان سے تشریف لاکر بذات خود اس کی تکذیب فرمائی ۔ سنئے مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے رسالہ ریویو قادیان کی جلد ۵ بابت ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳۴۷ پر لکھا گیا تھا کہ تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی، حالانکہ بادشاہ نے اس کی منسوخی کا اعلان فرمایا اور آج اس کی منسوخی دیکھ رہے ہیں۔

زار کے متعلق جو ہمارا رسالہ زار قادیان ہے وہ عبدالخالق لے گیا۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس پیش گوئی میں یہ مصرع ہے :

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

سب زلزلہ کا ذکر ہے جنگ کا نہیں۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ ایک زلزلہ ایسا آئے گا کہ دنیا کو تہ و بالا کردے گا اس وقت تکلیف ایسی شدید ہوگی کہ :

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار (ملاحظہ ہو براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۱۲۰)

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء ص ۳،۴)

....

نکات مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ پنجابی نبی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے ذمہ بے حساب عہدے لے رکھے تھے مجدد مہدی مسیح کرشن وغیرہ ان سب کے ثبوت میں ان کے پاس دو قسم کے دلائل تھے: ایک لفظی دوسرے روحانی۔ لفظی دلائل آیات واحادیث سے تھے جن کی حقیقت معلوم ہے۔ روحانی دلائل دو قسموں پر تھے۔

اول: الہامات ربانی متضمن پیش گوئیاں۔ دوم: قرآنی معارف اور نکات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس طرح کہ مرزا صاحب پر بحیثیت مدعی ان تینوں قسم کے دلائل بیان کرنا فرض تھا اسی طرح ان کے منکروں کا بھی فرض تھا کہ وہ تینوں قسم کے دلائل سنیں اور غور کر کے صحیح ہونے کی صورت میں قبول کریں یا غلط ہونے کی صورت میں رد کریں ۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ مرزا قادیانی کے دلائل قرآنیہ اور حدیثیہ کے جواب میں بھی ہماری تحریرات شائع ہوئی ہیں اور الہامات کے متعلق بھی کئی ایک رسائل مطبوع ہیں آج ہم تیسری قسم، نکات قرآنیہ مرزائیہ، ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ۔
اس کی وجہ کیا ہوئی ؟ مارچ ۱۹۲۵ء میں حسب معمول قادیان میں اسلامیہ جلسہ ہوا جس میں علماء دیوبند مولوی سید مرتضی حسن وغیرہ شریک تھے ۔مولوی صاحب نے اثناء تقریر میں مرزا قادیانی کے معارف قرآنیہ پر بھی چھینٹا ڈالا ۔ بالفاظ دیگر مرزا قادیانی کے معارف قرآنیہ سے انکار کیا۔ اس پر اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء میں خلیفہ صاحب قادیانی کی ایک تقریر شائع ہوئی جس کے دو حصے تھے: ایک مرزا غلام احمد (پنجابی نبی) کے بیان کردہ معارف کا، دوسرا خود خلیفہ قادیان (میاں محمود احمد) کا چیلنج ۔
پہلے حصے کے متعلق ان کے الفاظ یہ ہیں؛

> دیوبندیوں کا چیلنج منظور: اگر وہ (دیوبندی) لوگ اپنی اس بات پر مضبوط اور قائم ہیں اور اس کی صداقت کا معیار قرار دینے کے لئے تیار ہیں تو اس بات کا میں ذمہ لیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی کتابوں میں سے وہ حقائق اور معارف پیش کروں جو ان مولوی صاحبان نے کبھی بیان نہیں کئے اور نہ پہلی کتابوں میں قرآن کریم سے اخذ کر کے بیان کئے ہیں۔ کہہ دینے کو تو انہوں نے کہہ دیا کہ مرزا صاحب نے کوئی معارف بیان نہیں کئے، اور جو کئے ہیں وہ سرقہ ہیں، پچھلی کتابوں میں موجود ہیں لیکن اگر اس بات پر قائم رہیں اور اس کو سچائی کا معیار سمجھیں تو اس کا میں ذمہ لیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب سے ایسے قرآنی حقائق اور معارف پیش کروں جو ان مولوی صاحبان نے کبھی بیان نہیں کئے اور نہ حضرت مسیح موعود (مرزا) سے پہلے کسی نے لکھے ہیں۔
>
> مگر دیوبندی مولوی صاحبان کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بھی اس بات کے قائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ قرآن کریم میں وہ معارف ہیں جو پہلی کتب میں نہیں ہیں۔

پس حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے پرکھنے سے پہلے ہمیں جدت و کثرت کا معیار قائم کر لینا چاہیے اور اس کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ غیر احمدی علماء مل کر قرآن کے وہ معارف بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی۔

پھر میں ان کے مقابلہ پر کم سے کم دوگنے معارف قرآنیہ بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود (مرزا) نے لکھے ہیں اور ان مولویوں کو تو کیا سوجھنے تھے پہلے مفسرین و مصنفین نے بھی نہیں لکھے۔

اگر میں کم سے کم دوگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں، تو بیشک مولوی صاحبان معارف قرآنیہ کی ایک کتاب ایک سال تک لکھ کر شائع کریں اور اس کے بعد میں اس پر جرح کروں گا جس کے لئے مجھے چھ ماہ کی مدت ملے گی۔

اس مدت میں جس قدر باتیں ان کی میرے نزدیک پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں ان کو پیش کروں گا۔ اگر ثالث فیصلہ دیں کہ وہ باتیں پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں تو اس حصہ کو کاٹ کر صرف وہ حصہ ان کی کتاب کا تسلیم کیا جائے گا جس میں ایسے معارف قرآنیہ ہوں جو پہلی کتب میں نہیں پائے جاتے۔

اس کے بعد چھ ماہ کے عرصہ میں ایسے معارف قرآنیہ مسیح موعود کی کتب سے یا آپ کے مقرر کردہ اصول کی بنا پر لکھوں گا جو پہلے کسی اسلامی مصنف نے نہیں لکھے اور مولوی صاحبان کو چھ ماہ کی مدت دی جائے گی کہ وہ اس پر جرح کر لیں اور جس قدر حصہ ان کی جرح کا منصف تسلیم کر لیں اس کو کاٹ کر باقی کتاب کا مقابلہ ان کی کتاب سے کیا جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ آیا میرے بیان کردہ معارف قرآنیہ جو حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے لئے گئے ہوں گے اور جو پہلی کسی کتاب میں موجود نہ ہوں، ان علماء کے ان معارف قرآنیہ سے کم از کم دوگنے ہیں یا نہیں؟ جو انہوں نے قرآن کریم سے ماخوذ کئے ہوں، اور وہ پہلی کسی کتاب میں موجود نہ ہوں۔ اگر میں ایسے دگنے معارف دکھانے سے قاصر رہوں تو مولوی صاحبان جو چاہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں لیکن اگر مولوی صاحبان اس مقابلہ سے گریز کریں یا شکست کھائیں تو دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ من جانب اللہ تھا۔ (الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے معارف کا فیصلہ کم از کم تین سال کے بعد ہو سکے گا۔ چونکہ یہ ایک طویل عمل تھا اسلئے کسی نے اس طرف توجہ نہ کی۔ البتہ خلیفہ قادیان کی تقریر کا دوسرا حصہ قابل التفات ہوسکتا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

اگر مولوی صاحبان (دیوبندی) اس طریق فیصلہ کو ناپسند کریں اور اس سے گریز کریں تو دوسرا طریق یہ ہے کہ میں حضرت مسیح موعود کا ادنیٰ خادم ہوں، میرے مقابلہ پر مولوی صاحبان آئیں اور قرآن کریم کے تین رکوع کسی جگہ سے قرعہ ڈال کر انتخاب کرلیں اور وہ تین دن تک اس ٹکڑے کی ایسی تفسیر لکھیں جس میں چند ایسے نکات ضرور ہوں جو پہلی کتب میں موجود نہ ہوں اور میں بھی اسی ٹکڑے کی اس عرصہ میں تفسیر لکھوں گا اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی روشنی میں اس کی تشریح بیان کروں گا اور کم سے کم چند ایسے معارف بیان کروں گا جو اس سے پہلے کسی مفسر یا مصنف نے نہ لکھے ہوں گے اور پھر دنیا خود دیکھ لے گی کہ حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کی کیا خدمت کی ہے۔ اور مولوی صاحبان کو قرآن کریم اور اس کے نازل کرنے والے سے کیا تعلق اور کیا رشتہ ہے۔ (الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

اس چیلنج کے جواب میں میں نے صاف لفظوں میں قبولیت لکھی (یعنی اس چیلنج کو قبول کیا) جو یہ ہے

ہم اس چیلنج کی منظوری دیتے ہیں:

بلا تکلف ہم کو یہ صورت منظور ہے۔ پس آپ اسی میدان میں تشریف لے آئیں جس میں مرزا قادیانی نے امرتسر میں مباہلہ کیا تھا۔ میں آپ کی طرف سے تقرر تاریخ اور جواب باصواب کا منتظر ہوں۔ پس سنئے

ہم وہ نہیں کہ دور سے دعویٰ کیا کریں۔ ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
اپنا تو یہ ہے قول آئے ہیں آیئے۔ دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہوں مرزا صاحب قادیانی نبی کا پرانا باوفا۔ثناء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اگست ۱۹۲۵ء)

اس صاف منظوری کے جواب میں الفضل ۲۷۔اکتوبر ۱۹۲۵ء میں لکھا گیا:

ہمارا چیلنج علماء دیوبند کو ہے۔تم (ثناء اللہ) ان سے وکالت نامہ حاصل کرو۔
پھر مقابلہ پر آؤ۔

اس کے جواب میں، میں نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء میں لکھا کہ مجھے دیوبندیوں سے وکالت نامہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔آپ (خلیفہ قادیان) امرتسر میں نہیں آتے، تو سنئے:

آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کر کے بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں جہاں آٹھ بجے صبح سے بارہ بجے تک مجلس ہوگی۔جس میں، میں (ثناء اللہ) اور آپ (خلیفہ قادیان) تفسیر القرآن لکھیں گے،اس طرح کہ مجھ سے اور آپ سے قریب دس دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھے گا۔ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم (انڈی پنڈنٹ) ہوگا۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۳۔نومبر ۱۹۲۵ء)

اتنی واضح اور صاف قبولیت (چیلنج) پر بھی خلیفہ صاحب معارف نمائی کو نہ نکلے بلکہ اخبار الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء میں حیلے بہانے بناتے رہے۔لہٰذا ضرورت ہوئی مرزا غلام احمد قادیانی کے نکات اور معارف قرآنیہ کا نمونہ پبلک کو دکھایا جائے تاکہ اپنے پرائے کو پورا یقین حاصل ہو جائے کہ واقعی مرزا قادیانی قرآن اور شریعت کے نکات جدیدہ کیسے بیان کرتے تھے۔

تعرف الاشیاء باضدادھا ۔یہ ایک عربی کا مقبول مقولہ ہے۔اس کا مطلب بہت صحیح ہے کہ چیزوں کی پرکھ ان کے مقابلہ سے ہوا کرتی ہے،اس لئے مرزا صاحب قادیانی کے مدمقابل مولوی عبداللہ چکڑالوی بانی فرقہ چکڑالویہ (اہل قرآن) کے چند معارف جدیدہ بھی ہم بتا دیں گے،جو واقعی اس قابل ہوں گے کہ پہلی کسی کتاب میں نہ ملیں گے،تاکہ مرزا صاحب کو مخاطب کر کے ہمیں یہ کہنے کا موقع حاصل ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھیئے گا ذرہ دیکھ بھال کے

یوں تو مرزا غلام احمد کی کل تصنیفات نکات سے پر ہیں مگر ہم بطور نمونہ دس نکات نذر ناظرین کریں گے تا کہ ناظرین کو نکات مرزا کا نمونہ مل جائے اور وقت بھی کم خرچ ہو

مختصر بات ہو مضمون مطول ہوئے۔ دہن و زلف کا مذکور مسلسل ہوئے

نکتہ نمبر ۱

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک کتاب تفسیر سورہ فاتحہ کی لکھی ہے جس کا نام ہے اعجاز مسیح، یعنی (بزعم خود) مسیح موعود (مرزا صاحب) نے وہ تفسیر معجزے سے لکھی ہے۔ اس لئے اسی میں بہت سے نکات عجیبہ قابل دید وشنید ہوں گے لہذا ہم سب سے پہلے اسی سے شروع کرتے ہیں۔

موصوف نے اعوذ با للہ سے نکتہ سنجی شروع کی ہے فرماتے ہیں۔ شیطان رجیم، سے مراد دجال ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

فحا صل الکلا م إن الذی یقا ل له الشیطا ن الر جیم هو الدجا ل اللئیم ۔(اعجاز المسیح ص ۸۳۔ قادیانی خزائن جلد ۱۸ ص ۸۵)

یعنی جس کو شیطان رجیم کہتے ہیں وہ دجال لعین ہے۔،

ناظرین! اس دجال سے مراد قادیانی مرزا جی کی اصطلاح میں عیسائیوں کے پادری لوگ ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اس دجال کی بابت مفصل فرماتے ہیں

اب اس تحقیق سے ظاہر ہو گیا کہ جیسے مثیل مسیح کو مسیح ابن مریم کہا گیا اس امر کو نظر میں رکھ کر کہ اس نے مسیح ابن مریم کی روحانیت کو لیا اور مسیح کے وجود کو باطنی طور پر قائم کیا، ایسا ہی وہ دجال جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں فوت ہو چکا ہے اس کی ظل اور مثال نے اسی آخری زمانہ میں اس کی جگہ لی اور گر جا سے نکل کر مشارق ومغارب میں پھیل گیا۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۴۸۵۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۶۰۔۳۶۱)

پادریوں کی دجالیت کی نظیر ہرگز ہم کو نہیں ملے گی انہوں نے ایک موہومی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور فرضی مسیح اپنی نظر کے سامنے رکھا ہوا ہے جو بقول ان کے زندہ ہے اور خدائی کا دعوی کررہا ہے۔ سو حضرت مسیح ابن مریم نے خدائی کا دعوی ہرگز نہیں کیا۔ یہ لوگ اس کی طرف سے وکیل بن کر خدائی کا دعوی کررہے ہیں اوراس دعوی کے سرسبز کرنے کے لئے کیا کچھ انہوں نے تحریفیں نہیں کیں اور کیا کچھ تلبیس کے کام استعمال میں نہیں لائے۔ اور مکہ مدینہ چھوڑ کر اور کون سی جگہ ہے جہاں یہ لوگ نہیں پہنچے کیا کوئی دھوکہ دینے کا کام یا گمراہ کرنے کا منصوبہ یا بہکانے کا کوئی طریقہ ایسا بھی ہے جو ان سے ظہور میں نہیں آیا؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ یہ لوگ اپنے دجالانہ منصوبوں کی وجہ سے ایک عالم پر دائرہ کی طرح محیط ہو گئے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۴۸۹۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۶۲۔۳۶۳)

دیکھو کہ اکیس سال میں ان لوگوں نے اپنے پر تلبیس خیالات کے پھیلانے کے لئے سات کروڑ سے کچھ زیادہ کتابیں مفت تقسیم کی ہیں تاکہ کسی طرح لوگ اسلام سے دست بردار ہو جائیں اور حضرت مسیح کو خدا مان لیا جائے اللہ اکبر! اگر اب بھی ہماری قوم کی نظر میں یہ لوگ اول درجہ کے دجال نہیں اوران کے الزام کے لئے ایک سچے مسیح کی ضرورت نہیں تو پھر اس قوم کا کیا حال ہوگا۔ (ازالہ اوہام ص ۴۹۳۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۶۵)۔

لہذا اس بات پر قطع اور یقین کرنا چاہیے کہ وہ مسیح دجال جو گرجا سے نکلنے والا ہے یہی لوگ ہیں جن کے سحر کے مقابل پر معجزہ کی ضرورت تھی اور اگر انکار ہے تو پھر زمانہ گزشتہ کے دجالین میں سے ان کی نظیر پیش کرو۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۴۹۵۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۶۶)

اسی دجال کے قتل کرنے کو مسیح موعود (مرزا قادیانی خود بدولت) تشریف لائے۔

چنانچہ فرماتے ہیں (عربی اور فارسی دونوں مرزا قادیانی کی عبارتیں ہیں)

و لا يقتل الد جال ا لا بالحر بة السماو ية، اى بفضل من الله لا بالطا قة البشرية فلا حر ب و لا ضر ب و لكن امر نازل من الحضرة ا لا حد ية ، و كا ن هذا الد جال يبعث بعض ذرا ريه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فی کل مأة من مئتین لیضل المو منین و المو حد ین و الصالحین و القا ئمین علی الحق و الطا لبین و یهدّ مبا نی الدین و یجعل صحف الله عضین۔ و کا ن وعد من الله یقتل فی آ خر الز ما ن و یغلب الصلاح علی الطلا ح و الطغیا ن و تد ل ا لار ض و یتو ب اکثر الناس الی الر حمن و تشرق الارض بنور ر بها و تخر ج القلو ب من ظلما ت الشیطان فهذا هو مو ت البا طل و موت الد جال و قتل هذا الشعبا ن ۔ ام یقولو ن انه ر جل یقتل فی وقت من ا لاوقا ت کلا بل هو شیطا ن ر جیم ابو السئیا ت یر جم فی آ خر الز ما ن با زا لة الجهلا ت و استیصال الخز عبیلات وعد حق من الله الر حیم ۔ کما اشیر فی قو له الشیطا ن الر جیم فقد تمت کلمة ر بنا صدقا و عد لا فی هذه ا لا یا م و نظر الله الی ا لا سلا م بعد ما عنت به البلا یا و ا لآ لا م فا نز ل مسیحه لقتل الخناس و قطع هذا الخصا م و ما سمّی الشیطا ن ر جیما ا لا علی طر یق انباء الغیب فا ن الر جم هو القتل من غیر الر یب و لما کا ن القدر قد جری فی قتل هذا الد جال عند نزو ل المسیح الله ذی الجلا ل ا خبر الله من قبل هذه الواقعة تسلیة و تبشیر القو م یخا فو ن ایام الضلا ل

دو دجال کسے نتوا ندکشت مگر بحر بہ سماوی اے بفضل الٰہی غلبہ بروخواہد شد نہ بطاقت بشری پس نہ جنگ خواہد شد نہ زد وکوب ۔ مگر امرے است از خدا تعالٰی و بود ایں دجال کہ بعض ذریات خود را در ہر صدی ما مورے کرد ۔ تا مومنان وموحداں وصالحاں واہل حق وطالبان حق را گمراہ کند ۔ وتا کہ بنیاد ہائے دین رابشکند ۔ وکتاب اللہ را پارہ پارہ کند ۔ وعدہ ء خدا تعالیٰ ایں بود کہ دجال درآخرزمانہ قتل کردہ خواہد شد ۔ ونیکی برفساد وگمراہی غالب خواہد گردید ۔ وزمین دیگر خواہد شد ۔ ومردم سوئے خدا رجوع خواہند کرد ۔ وزمین بنور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروردگار خود روشن کردہ خواہد شد۔ ودلہا از تاریکی بابروں خواہند آمد۔ پس ہمیں است موت باطل۔ وموت دجال وقتل ایں اژدہائے بزرگ۔ آیا مردم ایں مے گویند کہ دجال است کہ در وقتے از اوقات قتل کردہ خواہد شد۔ ہرگز نیست بل او شیطان کشتنی است پدر بدیہا کہ در آخر زمان بدور کردن امور باطلہ گشتہ خواہد شد وعدحق است از خدا تعالیٰ چنانچہ در کلمہ شیطان رجیم سوئے او اشارہ شد۔ پس کلمہ رب ما از روئے راستی وعدل دریں رفوز بظہور رسید۔ ونظر کرد سوئے اسلام۔ بعد ازانکہ نازل شد برو بلایا و دردہا۔ پس مسیح خود را برائے قتل ابلیس نازل کرد۔ تا قطع خصومت کند۔ ونام شیطان از بہر ہمیں رجیم داشتہ شد کہ وعدہ قتل او بود چرا کہ معنی رجم قتل است بے شک وشبہ و چونکہ تقدیر چنیں رفتہ بود کہ دجال درت زمانہ مسیح قتل خواہد شد (بیاض) خبر داد خدا تعالیٰ ازیں واقعہ برائے بشارت قومے کہ از روزہائے ضلالت مے ترسند۔ (اعجاز المسیح ص۸۴۔۸۷ قادیانی خزائن ج۱۸ص ۸۶۔۸۹)

اس عبارت کا اردو میں خلاصہ یہ ہے کہ دجال موعود جس کا نام شیطان رجیم ہے اس سے مراد پادریوں کا گروہ ہے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) آسمانی حربہ اور دلائل قویہ سے اس کو قتل کرڈالے گا خدا کی تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا کہ اس دجال کا قتل مسیح موعود کے نازل ہونے سے ہوگا۔ وغیرہ۔

مگر افسوس کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) تشریف لائے اور چلے بھی گئے مگر دجال ہنوز اپنے کام میں مشغول بلکہ پہلے سے زیادہ مستعد ہے۔

نکتہ نمبر ۲

و الیه اشار فی قو له تعا لی و له الحمد فی ا لا و لی و ا لآ خرة فا و می فیه الی ا حمد ین۔ و جعلهما من نعما ئه الکا ثرة.
فا لا ول منهما ا حمد ن المصطفی و رسو لنا المجتبی .
و ا لثا نی ا حمد آ خر الز ما ن الذی سمی مسیحا و مهد یا من الله المنا ن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و قد استنبت هذه النكتة من قو له الحمد لله رب العا لمين فليتد بر من كا ن من المتد بر ين ۔

وسوئے این اشارہ کردہ است درقول اوتعالی کہ اواحمداست دراول وآخر پس اشارت کر دسوئے دواحمد۔ وگردانیدآں ہردوراازجملہ نعمت ہائے۔ پس اول از وشان احمد مصطفیٰ ونبی مابرگزیدہ است ودوم احمد آخرالزمان است آنکہ نام او مسیح ومہدی است از خدائے منان ومستنبط مے شود ایں نکتہ ازقول او الحمد لله رب العا لمين پس باید کہ تدبر کند ہرچہ تدبرکنندہ باشد۔ (اعجازالمسیح ص۱۳۴،۱۳۵۔قادیانی خزائن۔ج۱۸ص۱۳۸،۱۳۹)

مطلب اس عبارت کا بھی یہ ہے کہ الحمد لله کے علاوہ له الحمد فى الاو لى و ا لآ خرة بھی قرآن مجید میں آیا ہے اس میں پہلی حمد سے مراد حضرت احمد مصطفیٰ ﷺ ہیں دوسری حمد سے مراد غلام احمد (جو بعد میں صرف احمد رہ گیا تھا) کی طرف اشارہ ہے اور یہ نکتہ مرزا قادیانی نے الحمد لله سے استنباط کیا ہے۔ سچ ہے

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو۔رسول حق باستحکام مرزا

علمائے کرام کی کیا مجال ہے جو یہ نکتہ کسی سابق تفسیر میں دکھاسکیں۔

نکتہ نمبر۳

مرزا غلام احمد اسی کتاب اعجاز المسیح میں ما لك يو م الدين کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

و سمّى زما ن المسيح المو عود يو م الدين لا نه زما ن يحى فيه الدين و يحشر الناس ليقبلوا باليقين ۔

و نام زمانہ مسیح یوم الدین نہادہ شد چرا کہ او زمانے است کہ در و دین زندہ خواہد شد۔ (اعجاز المسیح ص۱۴۳۔ قادیانی خزائن ج۱۸ ص۱۴۷)

مطلب اس کا بھی صرف اپنی مسیحیت کا استنباط ہے یعنی مسیح موعود (قادیانی) کے زمانے کا نام یو م الدين ہے کیونکہ اس زمانہ میں دین اسلام زندہ ہو جائے گا۔

ناظرین! مسیح موعود (مرزا قادیانی) آئے اور تشریف لے گئے مگر دین اسلام کی حالت جو ہے وہ کسی سے مخفی نہیں کہ نہ اس کی ظاہری شان وشوکت رہی نہ عمل رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہری شوکت کا اندازہ تو خود اسی سے ہو سکتا ہے کہ (مرزا قادیانی) سے پہلے جتنے ممالک پر اسلامی حکومت تھی وہ آج نہیں۔ بصرہ سے لے کر خدا کی مقدس سرزمین بیت المقدس تک ہزاروں میل، طرابلس، عرب کا بہت سا حصہ، افریقہ کا سارا اسلامی حصہ اسلامی جھنڈے سے باہر ہو گیا۔ عملی حالت کسی سے مخفی نہیں ہندوستان کی مجموعی اسلامی آبادی میں فی ہزار بھی ایک نہ ہو گا جو دین کی باتیں جانتا اور پابندی کرتا ہو۔ ہمارا بیان تو مخالفانہ کہا جائے گا، اس لئے ہم قادیانی اخبار فاروق ... ۱۹۲۵ء صفحہ اول کا بیان درج کرتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے اس دعوی کی کافی تردید ہے۔

یا الٰہی رحم کر اب حال پر اسلام کے
رہ گئے مومن زمانہ میں فقط اک نام کے
تارکِ صوم و صلوۃ و پردہ و قرآن ہیں
نا خلف کیسے ہوئے اس دور میں اسلام کے
حامیانِ دین نے مسلم کو کافر کر دیا
کافرستان بن گئے جو ملک تھے اسلام کے
ہیں مسلمان نام کے لیکن یہودی کام کے
آشنائے کفر ہیں نا آشنا اسلام کے
مصطفیٰ کامل سا لیڈر جب ملے احرار کو
مل کے باہم کیوں نہ ناچیں مرد وزن اسلام کے
تو ہوا ہم سے خفا جب ہم ہوئے تجھ سے جدا
ہے یہی اس کی جزا دن آ گئے آلام کے
یا الٰہی! پھر وہی بادِ بہاری چل پڑے
جس سے ہوں پھر سے ہرے سوکھے شجر اسلام کے

نکتہ نمبر ۴

مرزا قادیانی ایّاک نعبد و ایاک نستعین سے نکتہ سنجی فرماتے ہیں:

ثم حث الناس علی العبادة بقوله ایاك نعبد و ایاك نستعین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ففی هذه اشارة الی ان العا بد فی الحقیقة هوالذی یحمده حق الحمد ۔ فحا صل هذا الدعاء و المسئلة ان یجعل الله احمد کل من تصدی للعبا دة ۔ و علی هذا کان من الوا جبا ت ان یکون ا حمد فی آ خر هذه ا لا مة علی قدم ا حمد ا لا و ل الذی هو سید الکا ئنا ت لیفهم ان الد عا استجب من حضرة مستجیب الدعوا ت

باز ترغیب داد مردم را بر عبادت بقول او ایاك نعبد و ایاك نستعین پس دریں اشارہ است کہ عابد درحقیقت ہماں شخص است کہ تعریف خدا تعالی کند چنانکہ حق است ۔ پس حاصل ایں دعا و درخواست ایں است کہ خدا عبادت کنندہ را احمد بگرداند ۔ و بناء علیہ واجب بود کہ در آخرامت احمدے پیدا شود برقدم آں احمد کہ او سید کائنات است تا فہمیدہ شود کہ ایں دعا کہ در سورۃ فاتحہ کردہ شد در حضرت احدیت قبول شدہ است

(اعجاز المسیح ص ۱۶۳۔۱۶۴۔قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۱۶۷۔۱۶۸)

خلاصہ اس کا بھی اتنا ہے کہ جو کوئی عبادت دل لگا کر کرتا ہے خدا اس کو احمد بنا دیتا ہے، اس لئے ضروری تھا کہ پہلے احمد (ﷺ) کے طریق پر آخری زمانہ میں بھی احمد یعنی غلام احمد پیدا ہوتا، تاکہ معلوم ہو کہ دعا قبول ہوگئی۔

لطیفہ: دعا تو مانگیں حضرت صدیق اکبرؓ سے لے کر علماء دیوبند تک ساری امت، اور احمد بنیں اکیلے مرزا غلام احمد صاحب ۔ باقی دعا گو کیوں محروم رہیں؟ آہ! کیا سچ ہے

جدا ہو ں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

نکتہ نمبر ۵

قرآن مجید میں ارشاد ہے: لقد نصر کم الله ببدر و انتم ا ذلة
خدا نے تم مسلمانوں کی بدر میں مدد کی جب تم بہت کمزور تھے

یہ آیت مبارکہ صاف بتا رہی ہے کہ جنگ بدر کے متعلق ہے ۔ مسلمان اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگ میں کل ۳۱۳ نفر تھے جن کے پاس اسلحہ جنگ بھی نا کافی تھا۔ کفار کی بکثرت مسلح فوج تھی۔ اس وقت خدا تعالی نے مسلمانوں کو فتح دی۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اس آیت سے نکتہ لطیفہ نکالتے ہیں

وقد اشار اليه القر آ ن فى قو له لقد نصر كم الله ببدر و انتم ا ذله۔ و ان القر آن ذو الو جو ه كما لا يخفى على العلما ء الاجلة فا لمعنى الثا نى لهذه ا لآ ية فى هذا المقا م ان الله ينصر المو منين بظهور المسيح اللى مئين تشا به عد تها ايا م البدر التام و المو منو ن ا ذلة فى تلك الايام فا نظر الى هذه الآية كيف تشير الى ضعف ا لاسلا م ثم تشير الى كو ن هلا له بدرا فى ا جل مسمى من الله العلام كما هو مفهو م من لفظ البدر فا لحمد لله على هذا ا لافضال و ا لا نعا م

واشارت کرد قر آن سوئے ایں معنی در قول او کہ خدا مدد شمار کرد در بدر و شما ذلیل بودید۔ وقر آن ذوالوجوہ است چنانچہ بر علماء بزرگ پوشیدہ نیست پس معنی ثانی ایں آیت دریں مقام کہ خدا مدد مومناں بظہور مسیح تا آں صدی ہا خواہد کرکہ شمار آں بدر تام را مشابہت دارد و مومناں دراں زمانہ ذلیل خواہند بود پس بنگر سوئے ایں آیت چگونہ اشارت مے کند سوئے ضعف اسلام باز اشارت مے کند سوئے اینکہ آں ہلال در آخر بدر خواہد شد و باز اشارت میکند سوئے وقت ظہور مہدی۔ چنانچہ از لفظ بدر مفہوم مے شود پس حمد خدارا بریں فضل ونعمت دادن۔

(اعجاز المسیح ص ۱۸۳۔۱۸۴۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۱۸۷۔۱۸۸)

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ بدر کے چودہ سو عدد ہیں چودھویں صدی میں خدا مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعہ مسلمانوں کی مدد کرے گا چنانچہ میرے (مرزا کے) آنے سے اسلام کا ہلال، بدر ہو گیا۔

اگر کسی کو اسلام کی ترقی معلوم نہ ہو تو وہ قادیان جا کر دیکھ لے۔ کیوں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

نکتہ نمبر ٦

سورہ فاتحہ کی تفسیر کے خاتمہ پر مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں؛

و حا صل ما قلنا فی هذا البا ب ان الفاتحة تبشر بکو ن المسيح من هذه الا مة فضلا من ر ب ا لا ر با ب

ودریں باب ہر چہ گفتیم حاصل آں ایں است کہ سورہ فاتحہ بشارت مے دہد بہ مسیح از ہمیں است (اعجاز المسیح ص ۱۸۴۔ قادیانی خزائن ۱۸ ص ۱۸۸)

حضرات ناظرین! گزشتہ مفسرین کرام میں امام مسلم اور امام رازی بڑے نکتہ سنج ہوئے ہیں امام ممدوح نے سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی ہے جو مطبوعہ مصر (صفحات ۱۵۸) پر ختم ہے۔ امام مسلم وہ نکتہ سنج ہیں کہ امام رازی مرحوم جیسے حکیم امت ان کے حق میں فرماتے ہیں:

هو حسن الکلا م فی التفسير كثير الغوص على ا للطا ئف و الد قا ئق (تفسیر کبیر ج ۲ ص ۴۶۶ زیر آیت ا لا تکلم الناس)

مگر ہمارے پنجابی نبی اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی نکتہ سنجی کو وہ نہیں پہنچ سکے کیا علماء دیوبند ایسے نکتے کسی سابقہ تفسیر میں دکھا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کے منہ سے بھی مجبوراً یہ نکل جاتا ہے:

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری دل فریبی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گر چہ تم سے دل ربا پہلے

لطیفہ: عرصہ ہوا مولوی ڈپٹی نذیر احمد مترجم قرآن دہلوی انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں اثناء تقریر میں یہ فرمایا کہ ہر فرقہ قرآن ہی سے دلیل لیتا ہے۔ ذرہ مرزا صاحب قادیانی کو تو پوچھئے، وہ کہیں گے کہ آدھا قرآن میرے ہی حق میں اترا ہے۔

اس وقت تو ہم سامعین نے ڈپٹی صاحب موصوف کے اس مقولہ کو بذلہ سنجی پر محمول کیا، مگر بعد کے واقعات اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیفات نے اس کو صحیح ثابت کر دیا بلکہ مرزا صاحب قادیانی نے آدھے قرآن ہی پر قبضہ نہیں رکھا، وہ تو یہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک ترقی کر گئے، فرماتے ہیں؛ قرآن شریف، خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔(حقیقۃ الوحی ص ۸۴۔ قادیانی خزائن ج ۲۲ص ۸۷)

نکتہ نمبر ۷

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اذا الشمس کو ر ت ۔ واذا النجو م انکد رت ۔واذا الجبال سیرت۔ و اذا العشار عطلت ۔ و اذا الو حوش حشرت۔ واذا البحار سجر ت ۔ و اذا النفوس زو جت۔ و اذا المو ء و دة سئلت ، بای ذنب قتلت ۔ و اذا الصحف نشر ت۔ واذا السماء کشطت ۔ و اذا الجحیم سعرت ۔ و اذا الجنة ازلفت۔ علمت نفس ما قدمت و ا خرت ۔ (التکویر ۱۔۱۴)

اس سورہ میں خدا تعالی نے قیامت سے پہلے کے چند واقعات بتا کر ارشاد فرمایا کہ جب یہ واقعات ہو جائیں گے تو اس وقت ہر نفس کو اپنے کئے اعمال معلوم ہو جائیں گے۔ چنانچہ ان آیتوں کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

جب کہ سورج کی روشنی لپیٹ دی جائے گی اور جب کہ تاروں کی روشنی جاتی رہے گی اور جب کہ پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب کہ گابھن اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی اور جب کہ جانور جمع کئے جائیں گے اور جبکہ دریاؤں میں آگ لگائی جائے گی اور جب کہ (نیک و بد) نفسوں کے جوڑے ملائے جائیں گے اور جب کی زندہ دفن کی ہوئی (لڑکی) سے سوال کیا جائے گا کہ وہ کس گناہ میں ماری گئی اور جب کہ نامہ اعمال پھیلائے جائیں گے اور جب کہ آسمان (اپنے مقام سے) کھینچ لیا جائے گا اور جب کی دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی اور جب کہ جنت قریب کر دی جائے گی تو ہر نفس جان لے گا کہ وہ (کیا) کیا لے کر آیا ہے۔

ان آیات کا ترجمہ ہی صاف بتا رہا ہے کہ مقصود ان سے یہ بتانا ہے کہ جب یہ واقعات ظاہر ہوں گے اس روز یوم الجزاء (روز قیامت) ہوگا ان آیات میں لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذا العشار عطلت ہے اس کی تفسیر میں مرزا غلام احمد قادیانی نکتہ سنجی فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

اور یاد رہے کہ اسی زمانہ کی نسبت مسیح موعود کے ضمن بیان میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی خبر دی جو صحیح مسلم میں درج ہے اور فرمایا: و لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا۔ یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنی کی سواری موقوف ہو جائے گی۔ پس کوئی ان پر سوار ہو کر ان کو نہیں دوڑائے گا اور یہ ریل کی طرف اشارہ تھا کہ اس کے نکلنے سے اونٹوں کے دوڑانے کی حاجت نہیں رہے گی اور اونٹ کو اس لئے ذکر کیا کہ عرب کی سواریوں میں سے بڑی سواری اونٹ ہی ہے جس پر وہ اپنے مختصر گھر کا تمام اسباب رکھ کر پھر سوار بھی ہوسکتے ہیں اور بڑے کے ذکر میں چھوٹا خود ضمناً آ جاتا ہے۔ پس حاصل مطلب یہ تھا کہ اس زمانہ میں ایسی سواری نکلے گی کہ اونٹ پر بھی غالب آ جائے گی جیسا کہ دیکھتے ہو کہ ریل کے نکلنے سے قریبا وہ تمام کام جو اونٹ کرتے تھے اب ریلیں کر رہی ہیں پس اس سے زیادہ تر صاف اور منکشف اور کیا پیش گوئی ہوگی چنانچہ اس زمانہ کی قرآن شریف نے بھی خبر دی ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ و اذا العشار عطّلت. یعنی آخری زمانہ وہ ہے کہ جب اونٹنی بے کار ہو جائیگی۔

یہ بھی صریح ریل کی طرف اشارہ ہے اور وہ حدیث اور یہ آیت ایک ہی خبر دے رہی ہیں اور چونکہ حدیث میں صریح مسیح موعود کے بارے میں یہ بیان ہے اس سے یقیناً یہ استدلال کرنا چاہیے کہ یہ آیت بھی مسیح موعود کے زمانہ کا حال بتلا رہی ہے اور اجمالاً مسیح موعود کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

پھر لوگ باوجود ان آیات بینات کے جو آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں ان پیش گوئیوں کی نسبت شک کرتے ہیں۔ اب منصفین سوچ لیں کہ ایسی پیش گوئیوں کی نسبت جن کی غیبی باتیں پوری ہوتی آنکھ سے دیکھی گئیں شک کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

(شہادۃ القرآن۔ص۱۲۔۱۳۔قادیانی خزائن ج۶ ص ۳۰۸۔۳۰۹)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ اونٹوں کی جگہ ریل کا بن جانا خاص عرب میں مراد ہے اسی لئے جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے ملک عرب کا نام بھی لیا ہے۔ اس کی مزید توضیح دوسری کتاب میں موصوف نے فرمادی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

> آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہو گئے اور پیش گوئی آیت کریمہ و اذا العشار عطلت پوری ہوئی اور پیش گوئی حدیث و لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا نے اپنی پوری چمک دکھا دی۔ یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن وحدیث میں ان لفظوں میں کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ (اعجاز احمدی۔ص۲)

قادیانی دوستو! مرزا قادیانی کی اس نکتہ سنجی کو اور کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو اس کے قائل ہیں کہ یہ نکتہ خدا نے ان سے لکھوایا ہے۔ کیوں؟ تاکہ آپ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت موعودہ کو اس نکتہ سے جانچیں کہ مسیح موعود کی علامت یہ ہے کہ ملک عرب میں خاص کر حجاز میں ریل جاری ہو کر اونٹ بے کار ہو جائیں پس جب تک عرب اور حجاز میں اونٹ چلتے ہیں آپ لوگوں کا حق نہیں کہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود سمجھیں ورنہ خود مرزا قادیانی کے ارشاد کے خلاف ہوگا۔ کیا خوب

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

نکتہ نمبر ۸

قرآن شریف میں ایک بدترین قوم کا ذکر آیا ہے جن کا نام یاجوج ماجوج ہے۔ جن کے حق میں فرمایا: ان یأجوج مأجوج مفسدون فی الارض (کہف:۹۴)۔ یعنی یاجوج ماجوج ملک میں فساد کرنے والے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی کی نکتہ سنج نگاہ میں یہ دونوں قومیں روس اور انگریز ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

فا ن یا جو ج وما جو ج هم النصاری من الروس و ا لاقوام البر یطا نیه ۔(یعنی یاجوج ماجوج عیسائی قومیں روس اور انگریز ہیں ۔(حمامۃ البشری حاشیہ ص ۲۸۔قادیانی خزائن ج ۷ حاشیہ ص ۲۰۹۔۲۱۰)

چونکہ یہ نکتہ انگریزوں اور انگریزی حکومت کو بدترین قوم بناتا ہے اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی معمولی دور اندیش نگاہ سے اس کا انتظام یہ کیا کہ فوراً سے پیشتر انگریزی حکومت کی وفاداری کا اعلان فرما دیا۔ ملاحظہ ہو:

ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیں ۔ یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہوسکیں اوران کی حالت میں ضعف رہا۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی ۔یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی جیسا کہ سورہ کہف میں فرماتا ہے و ترکنا بعضهم یو مئذ یموج فی بعض ۔یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدا چاہے گا فتح دے گا۔

چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں، اس لئے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت (یعنی روسی انگریزی جنگ میں) انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۵۰۸۔۵۰۹)

یہی معنی ہیں:

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

نکتہ نمبر ۹

گذشتہ نکات تو قرآنی معارف اور نکات کا نمونہ ہیں، مناسب ہے کہ ایک نکتہ نکات حدیثیہ کا نمونہ بھی بتائیں تاکہ ناظرین مرزا غلام احمد قادیانی کو منکر حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ قرار دیں، بلکہ وہ قائل حدیث تھے اس لئے ان کی عارفانہ نگاہ نے حدیثی نکتہ آفرینی میں بھی کمی نہیں کی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیث میں بے مثل نکتہ آفرینی کا ثبوت دیا۔

ترمذی میں مسیح موعود علیہ السلام کے نزول کی بابت حدیث یوں آئی ہے

فبینما ھو کذلك اذ ھبط عیسی بن مریم بشرقی دمشق عند المنارۃ البیضاء بین مھرودتین واضعاً یدہ علی اجنحہ ملکین . (ترمذی باب ما جاء فی فتنۃ الدجال۔)

اس حدیث میں مسیح موعود کا شہر دمشق کے سفید منارہ کے قریب اترنے کا ذکر ہے۔ اور مرزا قادیانی خود مسیح موعود بننے کے مدعی تھی حالانکہ آپ قادیان میں اترے اور دمشق کو خواب میں بھی نہ دیکھا تھا، اس لئے اپنی معمولی نکتہ سنجی سے دمشق کے لفظ سے نکتہ استنباط کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے مسیح کے اترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رو سے مسیح ہے۔ اور نیز امام حسین سے بھی مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ دمشق پایہ تخت یزید ہو چکا ہے اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ۔ جس سے ہزار ہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے وہ دمشق ہی ہے۔ اور یزیدیوں کو ان یہودیوں سے بہت مشابہت ہے جو حضرت مسیح کے وقت میں تھی۔ ایسا ہی حضرت امام حسین کو بھی اپنی مظلومانہ زندگی کی رو سے حضرت مسیح سے غایت درجہ کی مماثلت ہے۔ پس مسیح کا دمشق میں اترنا صاف دلالت کرتا ہے کہ کوئی مثیل مسیح جو حسین سے بھی بوجہ مشابہت ان دونوں بزرگوں کی مماثلت رکھتا ہے (یہ مرزا قادیانی کی ابتدائی حالت ہے کہ ان دونوں بزرگوں سے مماثلت پر کفایت کی ہے چندروز بعد جو ترقی کی تھی تو فضیلت کے مدعی ہو گئے تھے چنانچہ فرماتے ہیں

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ اس امت کا مسیح موعود (مرزا) پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ دافع البلاء ص۱۳۔ خزائن جلد ۱۸ ص ۲۳۳۔ ثناء اللہ امرتسری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یزیدیوں کی تنبیہ اور ملزم کرنے کے لئے جو مثیل یہود میں اترے گا اور ظاہر ہے کہ یزیدی الطبع لوگ یہودیوں سے مشابہت رکھتے ہیں یہ نہیں کہ در اصل یہودی ہیں۔ اس لئے دمشق کا لفظ صاف طور پر بیان کر رہا ہے کہ مسیح جو اترنے والا ہے وہ بھی مثیل مسیح ہے اور حسینی الفطرت ہے یہ نکتہ ایک نہایت لطیف نکتہ ہے جس پر غور کرنے سے صاف طور پر کھل جاتا ہے کہ دمشق کا لفظ محض استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے چونکہ امام حسین کا مظلومانہ واقعہ خداتعالی کی نظر میں بہت عظمت اور وقعت رکھتا ہے اور یہ واقعہ حضرت مسیح کے واقعہ سے ایسا ہم رنگ ہے کہ عیسائیوں کو بھی اس میں کلام نہیں ہوگی اسلئے خدا تعالی نے چاہا کہ آنیوالے زمانہ کو بھی اسکی عظمت سے مسیحی مشابہت سے متنبہ کرے اس وجہ سے دمشق کا لفظ بطور استعارہ لیا گیا تا کہ پڑھنے والوں کی آنکھوں کے سامنے وہ زمانہ آجائے جس میں لخت جگر رسول اللہ ﷺ حضرت مسیح کی طرح کمال درجہ کے ظلم اور جور و جفا کی راہ سے دمشقی اشقیاء کے محاصرہ میں آکر قتل کئے گئے سو خدا تعالی نے اس دمشق کو جس سے ایسے پر ظلم احکام نکلے تھے اور جس میں ایسے سنگ دل اور سیاہ درون لوگ پیدا ہوگئے تھے اس غرض سے نشانہ بنا کر لکھا کہ اب مثیل مسیح دمشق عدل اور ایمان پھیلانیکا ہیڈ کوارٹر ہوگا کیونکہ اکثر نبی ظالموں کی بستی میں ہی آتے رہے ہیں اور خدا تعالی لعنت کی جگہوں کو برکت کے مکانات بناتا رہا ہے اس استعارہ کو خدائے تعالی نے اس لئے اختیار کیا کہ تا پڑھنے والے دو فائدے اس سے حاصل کریں ایک یہ کہ امام مظلوم حسینؓ کا دردناک واقعہ شہادت جس کی دمشق کے لفظ میں بطور پیش گوئی اشارہ کی طرز پر حدیث نبوی میں خبر دی گئی ہے اسکی عظمت اور وقعت دلوں پر کھل جائے دوسرے یہ کہ تا یقینی طور پر معلوم کر جاویں کہ جسے دمشق میں رہنے والے دراصل یہودی نہیں تھے مگر یہودیوں کے کام انہوں نے کئے ایسا ہی جو مسیح اترنے والا ہے دراصل مسیح نہیں ہے مگر مسیح کی روحانی حالت کا مثیل ہے اور اس جگہ بغیر اس شخص کے کہ جس کے دل میں واقعہ حسین کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ عظمت نہ ہو جو ہونی چاہیے ہر ایک شخص اس دمشقی خصوصیت کو جو ہم نے بیان کی ہے بکمال انشراح ضرور قبول کر لے گا اور نہ صرف قبول بلکہ اس مضمون پر نظر امعان کرنے سے گویا حق الیقین تک پہنچ جائے گا اور حضرت مسیح کو جو امام حسین سے تشبیہ دی گئی ہے یہ بھی استعارہ دراستعارہ ہے جس کو ہم آگے چل کر بیان کریں گے اب پہلے ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ خدا تعالی نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں دمشق سے ایک مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسااوقات ایک ادنی مماثلت کی وجہ سے بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث سے ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں مثلاً ایک بہادر انسان کو کہہ دیتے ہیں کہ یہ شیر ہے اور شیر نام رکھتے ہیں یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ شیر کی طرح اس کے پنجے ہوں اور ایسی ہی بدن پر پشم ہو اور ایک دم بھی ہو بلکہ صرف صفت شجاعت کے لحاظ سے ایسا اطلاق ہو جاتا ہے اور عام طور پر جمیع انواع استعارات میں یہی قاعدہ ہے۔ سو خدا تعالی نے اسی عام قاعدہ کے موافق اس قصبہ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی اور اس بارے میں قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ اخرج منه اليزيديون یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں (مرزائی فاضلو! ترجمہ صحیح ہے۔ ثناء اللہ)

اب اگرچہ میرا یہ دعوی تو نہیں اور نہ ایسی کام؟ تصریح سے خدا تعالی نے میرے پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا مگر میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے مگر خدا تعالی خوب جانتا ہے اور وہ اس بات کا شاہد حال ہے کہ اس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہے اور ان لوگوں کی نسبت یہ فرمایا ہے کہ یہ یزیدی الطبع ہیں یعنی اکثر وہ لوگ جو اس جگہ رہتے ہیں وہ اپنی فطرت میں یزیدی لوگوں کی فطرت سے مشابہ ہیں اور یہ بھی مدت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الہام ہو چکا ہے: اناانزلنا ہ قر یبا من القا دیا ن و بالحق انزلناہ و با لحق نزل و کان وعد اللہ مفعو لا ۔ یعنی ہم نے اس کو قا دیان کے قریب اتارا ہے (قریب اترا تو قا دیانی کیوں ہوا۔ ثناءاللہ) اور سچائی کے ساتھ اتارا ہے اور سچائی کے ساتھ اترا اور ایک دن وعدہ اللہ کا پورا ہونا تھا اس الہام پر نظر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خدا تعالی کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیش گوئی کے پہلے لکھا گیا تھا۔ (ازالہ اوہام حاشیہ از ص ۷۶ تا ۷۳۔ قادیانی خزائن ج ۳ حاشیہ ص ۱۳۶ تا ۱۳۹)

ناظرین کرام! کیا اچھا نکتہ ہے۔ ہے کوئی جو اس نکتہ کا حوالہ کسی سابقہ تفسیر یا شرح حدیث میں دکھا سکے؟ کہاں دمشق، کہاں قادیان۔ کہاں یہودی، کہاں یزیدی، اور کہاں بے چارے ساکنان قادیان۔ کیا ٹھیک ہے:

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا
الا یا ایھا الساقی ادر کأسا و ناولھا

نکتہ نمبر ۱۰

(الحاد کی بنیاد) حافظ شیرازی مرحوم کا شعر ہے

بمئے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوئد
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

اس شعر کے غلط معنی کی سند پر ملحد فقیر اپنے مریدوں کو خلاف شرع باتیں بتا کر گمراہ کیا کرتے تھے مرزا غلام احمد قادیانی نے باوجود مسیح موعود، مہدی مسعود اور مصلح اعظم اسلام ہونے کے ان گمراہ کنندوں کی تائید کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

شرعی والہامی امور الگ الگ رہتے ہیں ۔ اس لئے کشفی یا الہامی امور کو شریعت کے تابع نہیں رکھنا چاہیے ۔ وحی الہی کا معاملہ اور ہی رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کی ایک دو نظیریں نہیں بلکہ ہزاروں نظاہر موجود ہیں۔ بعض وقت ملہم کو الہام کی رو سے ایسے احکام بتلائے جاتے ہیں کہ شریعت کی رو سے ان کی بجا آوری درست نہیں ہوتی۔ مگر ملہم کا یہ فرض ہوتا ہے کہ ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجا آوری میں ہمہ تن مصروف رہے۔ ورنہ گناہ گار ہوگا۔ حالانکہ شریعت
اسے گنہ گار نہیں ٹھہراتی۔ یہ تمام باتیں من لدنا علما کے ماتحت ہوتی ہیں۔
ایک جاہل بے بصیرت بے شک اسے خلاف شریعت قرار دے گا مگر یہ اس
کی اپنی جہالت وکور باطنی ہے کہ ان باتوں کو خلاف شریعت سمجھے دراصل
اہل باطن کے لئے وہ بھی ایک شریعت ہوتی ہے جس کی بجا آوری ان پر
فرض ہوتی ہے ابتداء دنیا سے یہ باتیں دوش بدوش چلی آتی ہیں

(مفہوم ملفوظات۔ ج ۶ ص ۱۱۔۱۲۔ الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء مندرجہ خزینۃ العرفان ص ۵۸۲)

ناظرین! کیا اچھا عارفانہ نکتہ ہے جس کو ہر ایک ملحد زندیق سامنے رکھ کر خلاف شرع امور کورواج دے سکتا ہے

نکتہ نمبر ۱۱

(ایجاد مرید) پنجابی میں ایک کہاوت ہے: گروجہناں دے ٹپڑیں چیلے جانشڑپ، یعنی جن کے پیر تیز رو ہوں ان کے مریدان سے بھی تیز چلنے والے ہوتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے نکتہ آفرینی میں اپنے مریدوں کو بھی نکتہ آفرین بنا دیا۔ یہ نکتہ نمبر ۱۱ ان کے مریدوں کی نکتہ آفرینی کی مثال ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مرید مولوی عبداللہ تیماپوری دکنی ہیں۔ آپ نے بھی سورہ فاتحہ کی الہامی تفسیر لکھی ہے۔ ہم نے ساری تفسیر کو پڑھا۔ اس کے دیکھنے سے ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ صاحب لاہوت کی کہتے ہیں یا ناسوت کی۔ مگر ایک مقام سے ان کا نکتہ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ملا جو نقل کرتے ہیں۔ لیکن پہلے اس نکتہ کے مصنف کی عقیدت بحق مرزا قادیانی اور مصنف کا اعلیٰ درجہ انہی کے الفاظ میں بتاتے ہیں مصنف صاحب شروع ہی میں لکھتے ہیں:

ناظرین! یہ وہی تفسیر کبیر ہے (یعنی تیماپوری کی تصنیف) جس کو حضرت اقدس مسیح
موعود مرزا غلام احمد نے اپنے ایک رؤیا (خواب) میں دیکھا ہے۔ آپ کے
ملفوظات کے سنہری چوغہ کو شیطان نے لوگوں کی نظروں سے غائب کرنے
کے لئے لے بھاگا یہ خاکسار شیطان سے چھین کر واپس لایا ہے اس کی تعبیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود حضرت صاحب نے یہ کی ہے کہ وہ تفسیر ہمارے لئے موجب عزت و زینت ہوگی الحمد للہ اس تفسیر مبارک سے حضور کی رؤیائے صادقہ روحانی و جسمانی طریق میں مجسم بن کر پوری ہوئی یہ خاکپائے غلامان رسول اللہ آپ ہی کے اتباع کی برکت سے مردگی سے زندہ ہو کر ایک قاش عرفان الٰہی و عشق نبوت محمدی کی آپ ہی کے ہاتھوں سے کھایا ہے جس کی خوش خبری براہین کے حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۲۴۸ میں دی گئی ہے اور اس عاجز کی زندگی کے ساتھ دین اسلام کی تروتازگی و ترقی منظور الٰہی ہے میرے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی صداقت زور آور حملوں کے ساتھ دوبارہ ظاہر ہوگی۔ (تفسیر آسمانی سبعا من المثانی مولفہ عبداللہ تیماپوری ص۔الف)

اس کے بعد مصنف موصوف تفسیر سورہ فاتحہ کے الفاظ الرحمٰن الرحیم سے نکتہ نکالتے ہیں جو مرزا قادیانی کے نکتہ سے کم نہیں بلکہ بڑا نکتہ ہے۔ فرماتے ہیں:

رحمان و رحیم۔ یا باسم محمد و احمد۔ یہ ایک تخم کی دو پھانک ہیں۔ یہ دونوں شقوں کے درمیان سے نور اللہ کا موڑ بذریعہ عشق نکلا۔ اس کی ایک شاخ و ڈالی میں توحید کے خوش نما پھول لگے۔ یوں وحدت کثرت میں آکر اپنا جلوہ دکھائی اور امتداد زمانہ کی وجہ سے وحدت الوہیت کا تاج کثرت کے سر پر رکھا جاتا ہے تو خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے چونکہ وہ ذات اپنی الوہیت میں شرکت کو پسند نہیں کرتی لہذا اس کی اصلاح کے لئے مامور من اللہ آیا کرتے ہیں چنانچہ فی زمانہ حضرت مسیح ناصری کو خدا کے نادان بندوں نے اس کی خدائی میں شریک گردانا ہمیشہ کے لئے مسیح کو زندہ مانا حقیقی پرندوں کے پیدا کرنے والا۔ مردوں کو جلانے والے یقین کر لیا اسی مشرکانہ عقیدہ کو مٹانے کے لئے اللہ اک نے اپنے ایک برگزیدہ غلام احمد کو مسیح احمد بنا کے بھیجا پھر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا پھر وہی بادشاہ زمین و آسمان نے اس عاجز کو چن لیا تاکہ زور آور حملوں سے غلام احمد کی سچائی کو ظاہر کرے اور اس کے ذریعہ سے بذریعہ الہام ایک نور حق کے آنے کی پیش گوئی بھی سنائی جو اس عاجز کے وجود سے پوری ہوئی۔ وہ یہ ہے: وجاءك النور و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھو افضل منك ، اور اس نور کی بزرگی میں بطور استعارہ یہ الہام نازل ہوا كأن الله نز ل من السماء۔ یہ مرتبہ خاتم ولایت محمدی کی طرف اشارہ ہے اور الہام : پائے محمد یاں برمنار بلند تر محکم افتاد ، میں ظاہر ہونیوالے راز کو کھولا ہے۔ غرض ایک وجہ سے مرتبہ احمدیت مرتبہ محمدیت کا ظل ہے اور ایک وجہ سے مرتبہ محمدیت مرتبہ احمدیت کا ظل ہے۔

لہذا آپ (مرزا قادیانی) خاتم ولایت احمدی ہوئے اور اس عاجز کے وجود سے یہ کشف مرتبہ ناز روحانی میں ظل رحمانی کے درجہ پر یوں پورا ہوا کہ حضرت اقدس مسیح احمد از روئے تولد روحانی مظہر جمال تھے۔ آپ کے وجود میں جمال کا غلبہ زیادہ تھا اور جلال ان میں پوشیدہ تھا اس معنی کو جمالی رنگ میں آپ کا تولد ہوا اور یہ عاجز آپ کے پیچھے اور ساتھ میں مرتبہ جلال و جمال پر تولد پا کے خاتم ولایت محمدی ہوا ہے۔ اول بآخر نسبت کا دورہ پورا ہو کر قدرت ثانی کا دوسرا دور، دور محمدی کا آغاز ہوا یہ مرتبہ ظل رحمانی ہے۔ مرتبہ راز اللہ ہی اللہ ہے خدا ہی جانے کیا سے کیا ہونے والا ہے۔

(تفسیر آسمانی سبعا من الثانی۔ حصہ اول۔ ص ۶۷۔۶۹)

ناظرین! یہ ہیں وہ نکات جدیدہ جن کی بنا پر مرزا قادیانی مجدد اور مسیح موعود بنتے تھے جن کی جدت سے کسی مسلمان کو انکار نہ ہونا چاہیے بلکہ صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہیے کہ:

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گر چہ تم سے فتنہ گر پہلے

حضرات کرام! ان سارے نکات کا خلاصہ اور نتیجہ یہ ہے کہ قرآن کی سورہ فاتحہ بلکہ دیگر مقامات قرآن سے بھی مرزا قادیانی کی بابت پیش گوئی اور نبوۃ (بروز محمد) کی طرف اشارہ ہے۔ کیا خوب

خیال زاغ کو بلبل کی ہم سری کا ہے
غلام زادے کو دعوی پیمبری کا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر کا دوسرا رخ

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کو مرزا قادیانی کی نکتہ آفرینی پر بہت فخر ہے کہ وہ قرآن مجید سے ایسے نکات نکالتے تھے کہ پہلی کتابوں میں ان کا نشان نہیں ملتا ۔ہم اصولاً ایسے نکات جدیدہ کے ماننے کے لئے تیار ہیں جو قرآن شریف سے استنباط ہوں خواہ پہلے کسی نے نہ لکھے ہوں، مگر ایسے نکات ہوں کہ عربی عبارت قرآنی بقاعدہ زبان عربی ان کی متحمل ہو۔ نہ کہ بالکل اجنبی محض بلکہ متضاد ہوں ۔مگر مرزا قادیانی اپنی جدت طرازی میں کسی اصول کے پابند نہ تھے۔ بلکہ ان کو محض یہ منظور تھا کہ جس طرح ہو کوئی نئی بات بنائی جائے۔جس کی مثالیں گذشتہ صفحات پر ہم دکھا آئے ہیں۔ چونکہ ایسی ہی بے قاعدہ تجدید کرنے والا مرزائی اصطلاح میں مجدد ہوتا ہے اس لئے اس عنوان کے تحت ہم ایک ایسے شخص کو پیش کرتے ہیں جس کو مرزا قادیانی ملحد اور کیا کیا نہیں کہا کرتے تھے، یعنی مولوی عبداللہ چکڑالوی بانی فرقہ اہل قرآن لاہور جو حدیث نبوی کے منکر تھے اور صرف قرآن مجید کو وحی الٰہی مانتے تھے۔ حالانکہ ان کے نکات اور معارف اپنی جدت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نکات سے کم نہیں ۔چنانچہ وہ بھی عشرہ کاملہ کی صورت میں درج ذیل ہیں ۔

چکڑالویہ نکتہ نمبرا

قرآن مجید میں آنحضرتﷺ کو ارشاد ہوتا ہے:

قل ان کنتم تحبّو ن اللّٰہ فاتّبعو نی یحببکم اللہ (آل عمران:۳۱)اے نبی تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔خدا تم سے پیار کرے گا۔

اس آیت میں خاص صیغہ قل امر مخاطب کا ہے جس کے مخاطب خاص آنحضرتﷺ ہیں ۔مگر مولوی عبداللہ چکڑالوی نے اس میں عجیب جدت پیدا کی ہے ۔لکھتے ہیں:

قل ان کنتم تحبّو ن اللہ فاتبعو نی
کہہ دے تو (اے صاحب قرآن) اگر تم رضا مندی چاہتے ہو اللہ تعالیٰ کی ،تو میرے موافق صرف قرآن مجید ہی پر عمل درآمد رکھو۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ۔ پاس اس آیت میں ہر ایک مسلمان (قیامت تک) قل کا مخاطب و مکلّف ہے۔ اور ہر ایک مومن مسلمان کو بقدر اپنی قدرت و طاقت کے قیامت تک یہ کہنا فرض ہے کہ اے عباد الرحمٰن میری موافقت کرو۔
یہاں کوئی قرینہ حالی و مقالی ماقبل یا مابعد اشاۃ یا کنایۃ وہم وخیال تک میں بھی نہیں آ سکتا کہ اس آیت کے مخاطب و مکلّف خاص محمد رسول اللہ سلام علیہ ہی ہوں۔ (پ۳۔قرآن معہ تفسیر چکڑالوی۔ص ۱۳۶)
ناظرین! کیا یہ نکتہ جدیدہ نہیں؟

چکڑالویہ نکتہ نمبر۲:

حضرت عیسیٰؑ کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
و اذ تخلق من الطّين كهيئة الطّير با ذ نی فتنفخ فيها فتكو ن طيراً باذ نی۔اے عیسیٰ تو مٹی سے جانور بناتا تھا پھر ان میں پھونکتا تھا پھر وہ اڑنے والے جانور بن جاتے تھے۔(المائدۃ:۱۱۰)
اس آیت کا ترجمہ مولوی عبداللہ چکڑالوی صاحب کرتے ہیں:
و اذ تخلق من الطّين كهيئة الطّير با ذ نی فتنفخ فيها فتكو ن طيرا باذ نی ، اور تحقیق اصلاح و درست کرتا تھا تو اچھی طرح عباد الرحمٰن کی فطرت وخلقت کو مثل درست کرنے چار مخصوص شکاری پرندوں (باز۔ باشہ۔شاہین۔ چرخ) کے مطابق ارشاد میری کتاب کے یعنی تو ایمانی روح (کتاب اللہ) کا علم پہنچاتا تھا رجوع کرنے والی فطرت میں۔ پس وہ فرمان بردار ہو جاتی تھی کتاب اللہ کی مثل فرمان بردار ہونے ان چاروں مخصوص شکاری پرندوں کے اور تو یہ سب کچھ کرتا تھا مطابق ارشاد کتاب میری کے ۔ (ترجمہ قرآن چکڑالوی۔پ ۷ ص ۱۶)۔مرزائی دوستو! داد دو۔

چکڑالویہ نکتہ نمبر۳

قرآن مجید میں ارشاد ہے: و او حينا الى موسى ان الق عصاك۔ فا ذا هی تلقف ما يأفكون (ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ تو اپنا عصا دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مار۔ پس وہ فوراً ہی ان (جادوگروں) کے بنائے ہوئے سانپ نگل رہا تھا)۔

اس آیت کا ترجمہ مع تفسیر چکڑالوی صاحب درج ذیل ہے:

و او حینا الی موسی ان الق عصا ك فا ذا ھی تلقف ما یأفکو ن ۔ پھر ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کی طرف یہ کہ اب تو بیان کر اپنی نذارت کا ہر ایک مسئلہ پس نا گا ہ وہ ہر ایک مسئلہ ملیا میٹ کر گیا اس کے سارے باطل بیان کو (سورہ اعراف پ ۹۔ ترجمہ چکڑالوی۔ ص ۹)

مرزائی دوستو! کیا یہ نکتہ جدیدہ نہیں؟

چکڑالوی نکتہ نمبر ۴

قرآن شریف میں مذکور ہے:

جس وقت موسیٰ پہاڑ پر آئے انکے ہاتھ میں عصا تھا خدا نے پوچھا اے موسیٰ یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ جواب میں عرض کیا یہ میرا عصا ہے، حکم ہوا اسے پھینک دے۔ وغیرہ

اس آیت کا ترجمہ اور نکتہ مولوی عبداللہ چکڑالوی مجدد لکھتے ہیں؛

و ماتلك بیمینك یا موسی۔ قا ل ھی عصای اتو کّؤا علیھا و اھشّ بھا علی غنمی ولی فیھا مآرب اخری۔ قال القھا یا موسی۔ فا لقا ھا فاذا ھی حیّۃ تسعی ۔ قال خذ ھا و لا تخف سنعید ھا سیرتھا ا لاو لی۔ و ا ضمم ید ك الی جنا حك تخر ج بیضاء من غیر سو ء آیۃ ا خری ۔لنریك من آیاتنا الکبری (طه:۱۷۔۲۳)۔ جبکہ یہ ضروری اصول دین کے بیان ہو چکے تو پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کیسے نظر آئے ہیں یہ عالی شان احکام میرے تیری مبارک سمجھ میں اے موسیٰ ۔ اس نے عرض کیا کہ یہ ہر ایک مسئلہ میری نذارت کا ہے۔ میں خود بھی پورا پورا عمل درآمد اور مدار رسالت رکھوں گا ان پر۔ اور ضرور ہی شائع و جاری کروں گا میں یہ کل مسائل اپنے تابعداروں میں بھی۔ کیونکہ ضرور ہی مجھ کو ان کے سبب سے طرح طرح کے فوائد و درجات جنت الفردوس مرزوق و موہوب ہوں گے۔ ارشاد ہوا کہ ہاں اب جا کر تو سنا پڑھا اے موسیٰ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس موسیٰ نے ان مسئلوں کے سنانے پڑھانے کی نسبت اپنے دل میں سوچا سمجھا کہ میں کس طرح جا کر بیان کروں گا۔

پس ناگاہ اس کو اپنے دل میں موہوم ہوئے وہ مسائل بڑے سانپ کی مانند جو کہ دوڑتا ہوا آرہا تھا۔ فرمایا علیم بذات الصدور نے کہ جا عمل در آمد کر ان کی اشاعت اجرا میں اور ہرگز مت ڈر کسی سے۔ ضرور ہی پھر دیویں گے ہم ان کو تیری پہلی اطمینان والی حالت میں۔

پھر جب بشارت کے احکام صادر ہوئے تو ارشاد ہوا کہ پہلے مسائل نذارت کے بعد ان مسائل بشارت کو بھی کا کر سنانا پڑھانا کیونکہ تمام حاضرین مجلس کو یہ مسائل بشارت ظاہر و باہر طور پر بہت ہی خوش اور روشن نظر آئیں گے ہرگز ان سے ان کو ذرہ بھر بھی غصہ و جوش نہیں آئے گا کیونکہ یہ بشارت کے مسائل اور ہی ڈھنگ کے ہیں آئندہ بھی ہمیشہ ہم پڑھاتے سکھاتے رہیں گے تجھ کو احکام اپنے جو کہ بہت ہی عظیم الشان و جلیل القدر ہوں گے۔

(سورہ طہٰ۔ پ ۱۶، ترجمہ چکڑالوی۔ ص ۱۹)

قادیانی ممبرو! انصاف سے دیکھو تو یہی ایک نکتہ صدی کا مجدد بننے کو کافی ہے مگر تم ایسے بخیل ہو کہ سوائے اپنے مجدد کے کسی دوسرے کو کب ماننے لگے۔ لیکن دنیا تو دیکھ رہی ہے کہ جن نکات کی وجہ سے تم مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد اور مسیح موعود وغیرہ وغیرہ مان رہے ہو، اسی قسم کے نکات جب دوسرا کوئی شخص بھی بتا سکتا ہے تو پھر وہ کیوں مجدد نہ ہو کیا یہ سچ ہے

یختلف الرزقان و الشیء واحد
الی ان یری احسان هذا لذا ذنبا

چکڑالویہ نکتہ نمبر ۵

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن چونکہ حدیث نبوی کے حجت شرعی ہونے سے منکر تھے لہٰذا ان پر اعتراض ہوا کہ نمازوں کی رکعتیں دو تین چار قرآن مجید سے دکھاؤ، تو آپ نے مندرجہ ذیل آیات سے یہ سوال حل کیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمد للّٰہ فا طر السّما وا ت و الارض جا عل الملائکۃ رسلا او لی اجنحۃ مثنی و ثلاث و ر باع یز ید فی الخلق ما یشاء انّ اللّٰہ علی کل شیء قدیر۔ (فاطر : ۱)

تمام نمازیں قرآنی خالص واسطے رضا مندی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کیونکہ وہ ہمیشہ پاک فطرت پیدا کرتا رہتا ہے تمام آسمانوں والے فرشتوں اور کل روئے زمین والے جن وانس کی اور بھیجتا رہتا ہے اپنے فرشتوں جرائیلوں کوتمہاری طرف اپنی رسالت کتاب اللہ دے کر خصوصاً وہی لاتے تمہاری صلواتوں یعنی رکعاتوں کو ہمیشہ دو دو بار پڑھا کرو ہر صبح جمعہ اور عیدین کو اور تین تین پڑھا کرو ہر شام کے وقت اور چار چار پڑھا کرو ہر ظہر عصر عشاء کو اس لئے کہ جبر نقصان کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے سے تمہاری تبدیل شدہ فطرت کا جس قدر کہ ہر ایک نمازی خود ہی چاہے خشوع خضوع کے ساتھ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے ہر ایک ارادے پر ہمیشہ ہر طرح قادر رہتا ہے۔

(پ ۲۲ سورہ فاطر۔ ترجمہ چکڑالوی۔ ص ۲۷)

مرزائی دوستو! واللہ غور سے دیکھو تو پھڑک جاؤ تمہارا دل مان جائے کہ نکتہ تو یہ ہے، مجدد تو یہ ہے۔ اور تم بے ساختہ عبداللہ چکڑالوی کے حق میں یہ شعر پڑھو

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشین ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

چکڑالوی نکتہ نمبر ٦

قرآن مجید میں حضرت یونسؑ کا ذکر ہے کہ وہ اپنی بستی سے بھاگ کر بھری بیڑی میں جا بیٹھے۔ وہاں قرعہ اندازی ہوئی آخران کو دریا میں کودنا پڑا۔ دریا میں ان کو مچھلی نے نگل لیا۔ ان آیات کا مشرح ترجمہ چکڑالوی صاحب فرماتے ہیں؛

اذ ابق الی الفلک المشحو ن۔ فساھم فکا ن من المد حضین۔ فالتقمہ الحو ت و ھو ملیم۔ فلو لا انہ کان من المسبحین۔ للبث فی بطنہ الی یو م یبعثو ن۔ (الصافات : ۱۴۰۔۱۴۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تحقیق وہ اپنی قوم سے ناراض ہوکر جا سوار ہوا ایک بہت ہی بھری ہوئی کشتی پر۔ پس ملاحظہ و معائنہ طبی کیا کسی سرکاری حکیم نے کشتی والوں کا، تو بہت سے لوگ بسبب کسی مرض وقواعد حفظان صحت وغیرہ کے اس کشتی سے اتار دیئے گئے۔ پس انہیں میں آپ کو بھی اتار دیا گیا۔ پھر چڑھا لیا اس کو ایک ماہی گیر نے اپنے چھوٹے سے مچھوے میں، درآنحالیکہ وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے والا تھا اپنی قوم سے ناراض ہوکر چلے آنے پر۔ پس اگر وہ اس وقت نہ ہوتا خالص قرآنی توبہ کرنیوالوں میں سے، تو ضرور وہ رہ جاتا دریا ہی میں جہاں سے وہ روز قیامت تک نہ نکلتا (صافات پارہ ۲۳، ترجمہ چکڑالوی۔ ص ۱۹)

کیا اچھا نکتہ ہے اور کیا اچھا ترجمہ ہے جو کسی عربی یا فارسی قاعدہ کا محتاج نہیں۔ مرزائیو! کیا کہتے ہو۔

چکڑالویہ نکتہ نمبر ۷

قرآن مجید میں ایمان داروں کو ارشاد ہے کہ اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھنا۔ یعنی اللہ و رسول جب تک دین میں کوئی کام نہ بتاویں تم اسے دین کا کام نہ سمجھنا۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی چونکہ اتباع کے موقع پر رسول کے معنی قرآن کرتے ہیں اس لئے ان آیات کا ترجمہ بہت ہی عجیب کیا ہے۔ ملاحظہ ہو

یا ایھا الذین آ منوا لا تقدّ موا بین ید ی اللہ و رسو لہ و اتّقوا اللّٰہ ان اللّٰہ سمیع علیم (الحجرات: ۱)

اے قرآنی مومنو! ہرگز کبھی بھی پیش نہ کرو کسی غیر اللہ کی تقریر و تحریر کو اللہ کے سامنے یعنی اس کے بھیجے ہوئے قرآن مجید کے آگے۔ ضرور ہی ہمیشہ بچتے رہو اس مخالفت کتاب اللہ سے، کیونکہ تحقیق اللہ تمہاری تمام ظاہری و مخفی باتیں یکساں سننے والا اور تمہارے دلی خیالات کو بھی بہت ہی اچھی طرح جاننے والا ہے۔ (پارہ ۲۶ سورہ حجرات۔ چکڑالوی ترجمہ۔ ص ۲۶)

چکڑالویہ نکتہ نمبر ۸

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ قیامت کی فنا کے وقت ملائکہ آسمان کے کناروں پر ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے اور عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائینگے۔اس آیت کا ترجمہ مولوی چکڑالوی فرماتے ہیں

و الملك على ار جا ئها و يحمل عرش ر بك فو قهم يو مئذ ثما نية

اور آسمان کے پھٹ جانے کے وقت تمام فرشتے دوڑ جائیں گے اس کے کناروں کی طرف ۔ پھر وہ سب کے سب فورا فنا ہو جائیں گے اور کتاب اللہ پر پورا پورا عمل در آمد کرنے والے سب کے سب عباد الرحمٰن اس روز بلحاظ درجہ و مرتبہ آٹھ گروہ ہوں گے (الحاقہ۔۱۷۔چکڑالوی ترجمہ۔ص ۱۰)

چکڑالوی نکتہ نمبر ۹

مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ نبوۃ محمدیہ سے پہلے فارس کی فوج ہاتھیوں پر سوار ہو کر کعبہ شریف کو گرانے آئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے ان پر ابابیل بھیج کر ان کو تباہ کر دیا۔ان کو اصحاب الفیل کہا جاتا ہے ان آیات کا چکڑالوی ترجمہ ملاحظہ ہو

الم تر كيف فعل ر بك با صحا ب الفيل الم يجعل كيد هم فى تضليل و ارسل عليهم طيرا ا با بيل تر ميهم بحجارة من سجيل فجعلهم كعصف مأكو ل (الفيل :۱۔۵)

اے ہر ایک صاحب قرآن کیا نہیں دیکھتا رہتا تو ہمیشہ یہ کہ کس طرح ذلیل و حقیر کرتا رہتا ہے پروردگار تیرا کتاب اللہ کے بے خبرو نادان لوگوں کو جو کہ خود ہی اپنے تعصب مذہبی وہٹ دھرمی کے باعث بالکل سست عقل و ضعیف الرائے خود ہی ہو جاتے ہیں۔ اور کیا نہیں کر ڈالتا اللہ ان کی بداندیشی و بدخواہی کو جو کہ قرآنی مومنوں کے حق میں کرتے رہتے ہیں سراسر خسارہ دارین کا باعث۔یعنی غلبہ دیتا ہے ان پر ضعیف و عاجز قرآنی مومنوں کو باوجود یکہ وہ ان کی نسبت مچھروں و مکھیوں کی طرح اور بالکل پریشان حال پراگندہ روزی پراگندہ دل بھی ہوتے رہتے ہیں، آخر کار وہی عاجز مومن بھگا دیتے ہیں ان بڑے جاہ وجلال اورشان وشوکت والے کفار ومشرکین کومحض چھوٹے چھوٹے ذریعوں وسامانوں ہی سے جو کہ معمولی بیکار کنکروں کی طرح ہی ہوا کرتے ہیں۔ پس کر ڈالتا ہے ان بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمانوں کو اللہ تعالی مویشیوں کے اس چارہ کی طرح جو کہ بسبب گندہ ہونے کے ان کے کھانے سے پیچھے بالکل بیکار ہی رہ جائے ۔،

مرزائی دوستو! اب تو مان جاؤ کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی واقعی نکتہ آفرینی کی وجہ سے مجدد تھا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو نہ مانو، مگر جس وصف سے تم مرزا صاحب کو مجدد اور مسیح موعود مانتے ہو، اسی وصف میں اگر کوئی اور بھی شریک ہو تو اس کو بھی اس لقب میں شریک کرنے سے تمہیں کون امر مانع ہے؟ پس اگر مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مجدد ہیں تو مولوی عبداللہ چکڑالوی کیوں نہیں؟

چکڑالویہ نکتہ نمبر ۱۰

قرآن مجید کی سورہ کوثر مشہور ہے جس کا ترجمہ بھی مشہور ہے کہ خدانے آنحضرت ﷺ کو کوثر دیا اور حکم فرمایا کہ نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ مجدد چکڑالوی جو اس کا مطلب بتاتے ہیں وہ قابل شنید نہیں بلکہ لائق دید ہے۔ چنانچہ وہ یہ ہے:

انا اعطیناك الکوثر فصل لربك و انحر
ان شانئك هو الابتر (الکوثر:۱۔۳)

اے ہر ایک صاحب قرآن! تحقیق عطا فرمایا ہے ہم نے تجھ کو یہ کامل صفات جامع کمالات قرآن مجید۔ جس میں سعادت دارین ہے پس تو ہمیشہ ہر ایک خالص قرآنی نماز ہی پڑھا کر خاص اپنے پروردگار کی رضامندی کے لئے خصوصاً اپنے وجود کے اونٹ (کان) ذبح (ذلیل وحقیر یعنی پکڑا) کر ہر تکبیر کے وقت کیونکہ تحقیق ہر ایک مخالف تیرا اس قرآنی نماز سے خود بخود بالکل محروم و بے نصیب ہی رہتا ہے۔ (کوثر۔ پ۳۰۔ چکڑالوی ترجمہ صفحہ ۴۵)

ناظرین کرام! ہم نے آپ کا بہت سا وقت بے فائدہ کام میں لیا، کیونکہ بلحاظ عقیدہ نہ تو آپ نکات مرزا کے قائل ہوں گے نہ معارف چکڑالویہ کے معتقد۔ بلکہ درحقیقت اصل مطلب ہمارے لکھنے اور آپ کے پڑھنے کا صرف اتنا ہے کہ ایسے جدید مدعیوں کی وہ دلیل دیکھیں جن پر ان کے دعوی کی بنیاد ہے یعنی قرآن مجید سے معارف نمائی۔ سو ہم نے دکھا دیا اور آپ نے دیکھا الحمدللہ ان سب کو کھوٹا پایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے مریدو! نکات مرزائیہ کے ساتھ ساتھ نکات چکڑالویہ بھی پڑھو اور ہمارے مندرجہ ذیل شعر کی تصدیق بھی کرو،

آج دعوی ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا
رو برو ان کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

خادم دین اللہ ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری مصنف تفسیر ثنائی وغیرہ
ماہ رجب ۱۳۴۵ھ۔ (منقول از احتساب قادیانیت جلد ۹)

....

علم کلام مرزا

رسالہ علم کلام مرزا پر علماء کی آراء

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مفتی احناف امرتسر

اما بعد فا نی طا لعت ھذہ الرسا لۃ المؤ لفۃ للمو لوی ثنا ء اللہ ا لا مر تسری فو جد تھا قا لعۃ منا ر ۃ المتنتی من ا صلہ و اثبت ان علم کلا م المر زا لیس الا مجموعۃ ا لاو ھا م و انہ لا یسمن و لا یغنی من جو ع لدی ذو الافھام فمن حسنہ فقد وقع فی الور طۃ الظلما ء و حسب السراب الما ء فجزی اللہ مو لف الرسالۃ خیر الجزاء ۔(ترجمہ: میں اس رسالہ کا مطالعہ کیا میں نے اس کو مرزا کے قلعہ کو گرانے والا پایا مولف نے ثابت کیا ہے کہ مرزا کا علم کلام محض اوہام کا مجموعہ ہے اور وہ کچھ بھی کام نہیں دیتا جو اس کی تعریف کرے وہ سخت اندھیرے میں گرتا ہے اور سراب کو پانی جانتا ہے خدا مولف رسالہ کو اچھا اجر دے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا مولوی ابوالمسیح احمد دین صاحب سیالکوٹی

(مترجم انگریزی فیصلہ مرزا، فرقہ ناجیہ، سیرۃ محمدیہ ومصنف لائیف آف دی پرافٹ)

امابعد رسالہ علم کلام مرزا مصنفہ جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری اول سے آخر تک بغور پڑھا یہ رسالہ مرزا قادیانی کے علم کلام کا واقعی فوٹو ہے میری زاتی قدیم رائے کا صحیح ترجمان اور بہترین رہنمائے اہل ایمان ہے جناب مولانا ممدوح مدظلہ نے اس کتاب کی تصنیف سے اسلامی دنیا پر بڑا احسان کیا کہ مرزا قادیانی کے دعوی الہام کی طرح ان کے علم کلام کے ادعا کو بھی طشت از بام کردیا مجموعہ بائیبل میں ایک کتاب آستر کی ہے کہنے کو تو وہ صحیفہ آسمانی سمجھی جاتی ہے لیکن حقیقت میں وہ ایک لڑکی کا قصہ ہے جس میں خدا تعالی کا نام ایک بار بھی مذکور نہیں یہی حال مرزا قادیانی آنجہانی کی تصانیف کا ہے کہ ان میں بڑے زورشور سے صداقت اسلام اورحقیت قرآن کے معارف ونکات کا دعوی کیا جاتا ہے لیکن دلیل ونکتہ کی تلاش کروتو ندارد۔

مثلاً مرزا قادیان کی مایہ ناز کتاب کا نام تو ہے براہین احمدیہ جس میں تین سو دلائل صداقت اسلام ونبوت محمدیہ کے لکھنے کا ذکر کرکے مسلمانوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچا ہے لیکن جو کچھ اس میں لکھا وہ فضولیات و تعلیات کا طومار ہے علم نظر واستدلال میں برہان ہی روح رواں ہے مگر مرزا قادیان کا کلام بلا برہان ہے لہذا مردہ و بے جان ہے سبّ وشتم سخن سازی وزبان درازی مرزا آنجہانی کے علام کلام کا مدار کار رہے اورخودستائی وتعلّی ان کا پسندیدہ شعار۔معلوم نہیں مرزا آنجہانی کے کان میں انا خیر کی ہوا کون پھونک گیا۔ خدامحفوظ رکھے۔آمین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد ابراہیم میر فاضل سیالکوٹی

سحبان ہند مصنف شہادۃ القرآن وغیرہ

رسالہ علم کلام مولفہ مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری فاتح قادیان پڑھا جس میں جناب ممدوح نے مرزا قادیانی کو بحثیت ایک مصنف کے پبلک کے سامنے پیش کیا ہے۔

رسالہ کیا ہے، چشم بددور ماشاء اللہ الشکور اس سے دل میں سرور اور سینے میں نور پیدا ہوتا ہے سطر سطر پر بے اختیار منہ سے مرحبا اور جزاک اللہ نکلتا ہے اور حضرت مولانا المکرّم کے حق میں درازی عمر وعموم فیوض کی دعائیں عالم بالا سے ایک تار باندھ لیتی ہیں۔

حضرت مولانا ممدوح کی نظرف مرزائی لٹریچر پر جیسی کچھ ہے وہ محتاج بیان و تعریف نہیں ہم اس جگہ صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مولانا صاحب نے جس پہلو سے مرزا قادیانی کو اس کتاب میں پیش کیا ہے وہ بالکل اچھوتا ہے اور پھر لطف یہ کہ جس پیرائے میں اسے نبھایا ہے وہ نہایت دلچسپ اور خاص تعریف کے قابل ہے جس سے قدرت نے جناب مولانا موصوف کو خصوصیت سے بہرہ اندوز کیا ہے۔

مرزا قادیانی کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ ہے جو بالخصوص نہایت تحدی و دعوی سے صداقت اسلام کی حمایت میں مخالفین اسلام کے مقابلہ میں لکھی گئی ہے مولانا موصوف نے شروع سے آخر تک اس کا تار و پود الگ الگ کر دکھایا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ اس کتاب کا نام براہین احمدیہ رکھنا بالکل بر عکس نہند نام زنگی کا فور کا معاملہ ہے اور کہ اس میں فضول طوالت وتکرار ہے جس میں بجائے اس کے کہ بموجب اقرار خود اسلام و قرآن کو من عند اللہ ثابت کیا جاتا اپنے ہی ملہم ہونے کے دعاوی ہیں اور بس

خاکسار کی عمر کا بیشتر حصہ اپنی مذہبی کتب کے علاوہ کتب غیر مذاہب خصوصاً

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیانی لٹریچر کے مطالعہ میں گذرا ہے اس لئے علی وجہ البصیرت بلا تعصب و عناد بشہادت خداوند تعالی کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی علوم عربیہ (شرعیہ وعقلیہ) کے ہر شعبہ میں ناقص تھے کسی سے تو پورے ناواقف تھے اور کسی میں ادھورے۔ تھے جو شخص باور نہ کرے، وہ علوم مدونہ کے کسی شعبے میں مرزا قادیانی کے کمال کا دعویٰ کرے وہ اس میں ان کے اپنے کلام میں سے کچھ پیش کرے خاکسار خدا کے فضل سے اس میں مرزا قادیانی کا ناقص العلم ہونا اسی فن کی تصریحات سے ثابت ومبرھن کردے گا۔

اس امر کو حضرت مولانا صاحب فاتح قادیان نے ایسا صاف کر دکھایا ہے کہ رسالہ علم کلام مرزا کے مطالعہ کے بعد مرزا قادیانی کی کم بضاعتی کسی سمجھ دار انصاف پسند سے مخفی نہیں رہ سکتی خدا تعالی حضرت مولانا کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور آپ کو اجر جزیل عطا کرے اور مسلمانوں کو اس سے نفع عظیم وجمیل بخشے۔ آمین۔

مولانا احمد علی صاحب ناظم انجمن خدام الدین لاہور

اما بعد محترم المقام رئیس المناظرین الفاضل الاجل جامع المنقولات و المعقولات الملقب شیر پنجاب اعنی الحضرت مولانا ثناء اللہ کا وجود مسعود اس دور ابتلاء.. میں مغتنمات میں سے ہے اللہ تعالی نے انہیں میدان جہاد باللسان میں ایک بہت بڑا رتبہ عطا فرمایا ہے میرے خیال میں ہندوستان بھر میں اس فن میں ان کی نظیر کم ملے گی اس فن میں وہ اس قدر ید طولی رکھتے ہیں کہ مدعی نبوت (مرزا) کے الہام ووحی کا مقابلہ بھی اپنی خداداد قابلیت سے ایسا کیا کہ فاتح قادیان کہلائے اور اس فرقہ دائرہ اسلام سے باجماع امت مسلمہ خارج کے دعوی باطلہ کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا حال ہی میں انہوں نے ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس کا نام علم کلام مرزا تجویز کیا ہے جسے کئی مقامات سے میں نے بغور مطالعہ کیا ہے اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی قابلیت کو علم کلام کے اصول پر پرکھا ہے اس میں مولانا ممدوح نے مرزا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی قابلیت کی دھجیاں اڑائی ہیں۔
یہ کتاب ایسا منتر ہے جس کے پڑھنے کے بعد کوئی شخص اس متنبّی قادیان کے سحر میں نہیں پھنس سکتا اللہ تعالی حضرت ممدوح کو اس خدمت اسلام کی جزائے خیر عطا فرمائے اور مسلمانوں کو اس کی برکت سے قادیانی کے دام تزویر سے بچائے اور مولانا کو اس کے صلہ میں جنت الفردوس عطا فرمائے آمین ثم آمین

مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی

الحمد لله و كفى و الصلوة على اهلها اما بعد
قرآن مجید نے جو صرف مذہبی کتاب نہیں بلکہ علمی کتاب بھی ہے اور ہر علم کے اصول اس میں موجود ہیں تعلیم امور دینیہ کے ساتھ ساتھ اصول مناظرہ وطریق کلام کی تعلیم بھی دی ہے قیاس کے صناعات خمسہ میں سے برہان و خطابیات اور جدل کو بتفاوت مدارج قبول کیا ہے اور شعر وسفسطہ سے یک لخت گریز فرمایا ہے چنانچہ سورہ نحل میں ارشاد ہے
ادع الى سبيل ربك بالحكمة و الموعظة الحسنة و جادلهم بالتي هي احسن (النحل۔ ١٢٥) یعنی بلا اپنے رب کے دین کی طرف محکم دلائل (برہان) سے اور موعظہ حسنہ (خطابیات) سے اور مجادلہ کر اچھے طریق سے
یعنی اس میں مغالطہ اور سفسطہ نہ ہو اور وہم کی پیروی نہ ہو جس کو شعر کہتے ہیں جس کی نفی صراحۃً موجود ہے و ما علّمناه الشعر و ماينبغى له (یس: ٦٩)۔ حکم مجادلہ کے ساتھ قید احسن نے بتایا ہے کہ سفسطہ اور شعر مذموم ہیں خاص کر امور مذہبی میں
ایک اور جگہ فرمایا:
و لا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتي هي احسن (عنکبوت ٤٦)
اس آیت میں بھی وہی تعلیم مذہبی مبلغوں اور متکلموں کو دی گئی ہے معلوم ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ متکلمین کی بحث کو ہمیشہ سفسطہ اور کلام شعرا سے پاک صاف ہونا چاہیے اس کے بر خلاف پنجابی متنبّی (مرزا قادیانی) کی تصنیفات کا مطالعہ کیجئے تو برہان وخطابیات اور مجادلہ حسنہ کا کہیں نام ونشان نہیں ملتا یعنی قرآن پاک کا جو طرز تکلم وتعلیم ہے اس کے یکسر خلاف قرآن کے نزدیک جو مذموم و متروک ہے وہ قادیانی متکلم کے ہاں معمول ومقبول اور جو قرآن کا معمول و مقبول ہے وہ وہاں متروک۔

اس چیز کو نہایت وضاحت سے حضرت الاستاذ الفاضل حجۃ المتکلمین صفوۃ المناظرین حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب شیر پنجاب وفاتح قادیان نے اپنی اس جدید التالیف کتاب علم کلام مرزا میں بیان فرمایا ہے اور خوب بیان فرمایا ہے فللہ درہ و علی اللہ اجرہ

مولانا ممدوح کا زور بیان اور ہر فن میں ان کا کمال کل مسلّم ہے بیک وقت ہر مخالف کا فوری اور مسکت جواب دیتے ہیں ایک طرف اہل بدعت بہر صنف کا الزامی وتحقیقی جواب لکھ رہے ہیں تو دوسری طرف شیعہ وروافض کی تردید فرما رہے ہیں۔ایک طرف مرزائی قادیانی ولاہوری کے خرافات کا ابطال فرماتے ہیں،تو دوسری طرف اہل قرآن چکڑالوی وغیر چکڑالوی کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ایک طرف عیسائیوں کا دفعیہ فرما رہے ہیں تو دوسری طرف آریوں اور بابیوں اور بہائیوں کا قلع قمع کر رہے ہیں۔ایسے جامع شخص اسلام میں کم پیدا ہوئے ہیں۔

اللہ تعالی مولانا موصوف کو عمر نوح عطا فرمائے اور ان کی ہمت واستقلال ان کے ارادہ وعزم اور ان کے علم وفہم میں برکت اور ترقی دے اور ہمارے سروں پر آپ کا سایہ دیر تک قائم رکھے

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

الحمد لله و سلا م علی عباده الذين اصطفی
مرزاغلام احمد قادیانی کے مختلف الاذان دعاوی کا ذبہ پر علماءِ اسلام کافی روشنی ڈال چکے ہیں ان کی خانہ ساز نبوت مجددیت محدثیت امامت وغیرہ کا پوری طرح پردہ فاش ہو چکا ہے تاہم اس متنبّی پنجاب کی چھپی ہوئی اور بہت سی مخفی روباہ بازیاں پردہ اخفا میں رہ گئی تھیں ان کو سامنے لاکر قوت سے کچلنے کیلئے شیر پنجاب ہی کی ضرورت تھی خدا جزائے خیر دے مولانا ابوالوفاءثناء اللہ صاحب امرتسری شیر پنجاب کو کہ انہوں نے جہاں بہت سے پہلوؤں سے متنبّی پنجاب کو تا بہ دروازہ پہنچایا وہیں مرزا قادیانی کے انوکھے علم کلام پر بھی کافی کلام کر کے اس کی قلعی کھول دی اور رسالہ علم کلام مرزا تصنیف فرما کر واضح کر دیا کہ مرزائی اصطلاح میں علم کلام معقول استدلالات کی بجائے سب وشتم طعنہ زنی اور شاعرانہ طریق پر اظہار غیظ کا نام ہے رسالہ جہاں جہاں سے بھی احقر نے پڑھا نہایت سلیس عام فہم اوراپنے موضوع پر حاوی ہے امید ہے کہ انشاء اللہ رہروان جادہ تحقیق کے حق میں مشعل ہدایت ہے.. والحمد لله او لا و آ خرا

مولانا ابن شیر خدا مولوی مرتضی حسن دیوبندی

علم کلام مرزا مصنفہ مولوی ابوالوفاء صاحب میرے خیال میں اپنے موضوع میں بالکل نیا ہے۔اس رسالہ کی ضرورت تھی اس کو مولوی صاحب نے پورا فرمایا۔اللہ تعالی مصنف کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔طالب حق اگر اس پڑھے گا تو انشاءاللہ اسے مفید ہوگا۔بوجہ عجلت کے میں ابھی تک کل رسالہ نہیں دیکھا مگر جن مقامات کو دیکھا ہے بہت اچھا ہے مسلمان اور طالبین حق اس کا ضرور مطالعہ فرمائیں و اخر دعوا نا ان الحمد لله رب العالمين

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مولانا سید سلیمان ندوی مدیر رسالہ معارف اعظم گڑھ

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کا یہ رسالہ میں نے پڑھا۔
موصوف کو مرزا قادیانی کی کتابوں اور رسالوں پر جو عبور حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔اس میں شک نہیں کہ جس کو مرزا صاحب کا علم کلام کہا جاتا ہے اگر وہ موجود بھی ہو تو وہ سراسر لفاظی ضلع جگت خطابت اور محرف تاویلات پر مبنی ہے اور ان کے کلام کا بہترین نمونہ براہین احمدیہ ہے جس میں سینکڑوں صفحات کے بعد بھی یہ حال ہے کہ مدعا عنقا ہے اپنے عالم تحریر کا۔ مصنف سے شکایت ہے تو یہ کہ یہ اپنے موضوع پر بہت مختصر ہے۔

مولانا غلام محمد شیخ الجامعہ عباسیہ بہاولپور

میں نے رسالہ علم کلام کا بتمامہ مطالعہ کیا۔رسالہ ہذا اپنے باب میں بے نظیر ہے مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر مصنف رسالہ ہذا کو فرقہ مرزائیہ کی تردید میں جو قوت خداداد حاصل ہے یہ رسالہ اس کا مظہر اتم ہے
اتباع مرزا کو مرزا قادیانی کی اس حیثیت (متکلم) پر بہت ناز ہے مولانا ممدوح الصدر نے اس رسالہ میں اس حیثیت (متکلم) کی ایسی قلعی کھولی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی مبادیات علم کلام سے بھی ناواقف تھے بالخصوص عالم کے قدم نوعی کا عقیدہ تو مرزا قادیانی کو بجا طور پر فرقہ آریہ میں داخل کر رہا ہے اللہ تعالی مولانا کی سعی مقبول فرمائے اور رسالہ ہذا سے اپنی خلق کو نفع بخشے۔ فانہ علی ما یشاء قدیر ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا حکیم محمد عالم صاحب آسی

شیر پنجاب مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے رسالہ علم کلام مرزا میں خواص مرزا کے چند نمونے دکھائے ہیں۔

سب سے اول براہین احمدیہ کا حال لکھا ہے کہ کس طرح تین سو دلائل دینے کا وعدہ کیا اور کس طرح تئیس سال تک بھی پورا نہ کیا۔

رسالہ ہذا میں مولانا نے کرشن قادیانی کے تمام حلقہ بگوشوں کو چھٹی کا دودھ یاد دلایا ہے مسلمانوں کو مولوی صاحب موصوف کی اس جاں فشانی کی قدر کرنی چاہیے ایک دفعہ یہ کتاب ضرور مطالعہ کر کے مستفید ہونا چاہیے۔

محمد عالم آسی۔ مصنف رسالہ کاویہ مدرس مدرسہ اسلامیہ امرتسر

مولانا عبدالعزیز ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گجرانوالہ

رسالہ علم کلام مرزا مولفہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری میں نے اول سے آخر تک پڑھا مولوی صاحب مذکور نے جو کچھ اس میں لکھا ہے نہایت صحیح ہے واقعی مرزا آنجہانی علم کلام سے ناواقف تھے بلکہ صرفی نحوی غلطیاں بھی آپ سے سرزد ہو جاتیں۔

مولوی عبدالرحیم فیروز پوری مبلغ اہل حدیث کانفرنس

میں نے رسالہ علم کلام مرزا مصنفہ حضرت مولانا المکرّم ابوالوفا ثناء اللہ صاحب بغور دیکھا ہے اپنے موضوع میں نہایت عمدہ چیز ہے حضرت مولانا سردار اہل حدیث نے مرزا قادیانی کے الہامات و پیش گوئیوں کے متعلق متعدد رسالجات تصنیف فرمائے ہیں جن میں مرزا قادیانی کے الہامات کی قلعی خوب کھولی ہے امت مرزا ہمیشہ اس بات پر فخر کرتی رہی ہے کہ مرزا قادیانی فن تصنیف وعلم مناظرہ میں ایک بے نظیر شخص تھے خدا جزائے خیر دے حضرت مولانا ممدوح کو جنھوں نے رسالہ ہذا تصنیف فرما کر مرزائیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اس دعوی کو بھی غلط ثابت کر دیا پس اس رسالہ کے مطالعہ سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی جیسے الہامات میں فیل ثابت ہو چکے ہیں ویسے ہی فن تصنیف وتالیف میں ناکام رہے ہیں خاکسار نے قبل ازیں اس موضوع پر کوئی رسالہ نہیں دیکھا مرزائی مباحث سے دلچسپی رکھنے والوں کے ضروری ہے کہ اس تحفہ بے بہا کو اپنے پاس محفوظ رکھیں اور اس کی اشاعت میں سعی بلیغ فرمائیں۔

مولوی محمد امین امرتسری مبلغ اسلام

رسالہ موسومہ بہ علم کلام مرزا جو مصنفہ فاتح قادیان سردار اہل حدیث حضرت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کا ہے جن کو خدا تعالی نے جملہ مذاہب باطلہ کی استیصال (تردید) اور مذہب حقہ (اسلام) کی تائید ہی کے لئے پیدا کیا ہے مرزا قادیانی کی مایہ ناز خدمات اسلام اور علم مناظرہ (علم کلام) کا پول کھول کر ملک پر بڑا احسان کیا ہے اور بتا دیا ہے کہ مرزا قادیانی کوئی جامع مصنف نہ تھے امام فن تو کجا رسالہ مذکورہ کو جو کوئی بھی نظر انصاف سے دیکھے گا وہ مرزا قادیانی کے حق میں وہی رائے رکھے گا جو میں نے ظاہر کی ہے اس لئے رسالہ مذکورہ کا ہر خواندہ شخص کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔

رقمہ: محمد امین عفی عنہ امرتسری

منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری

مرزا قادیانی نے جس قدر بلند بانگ سے متعدد دعاوی کرتے ہوئے اپنی صداقت کو مختلف دلائل پیش گوئیوں پس گوئیوں نشانات والہامات وغیرہ سے ثابت کرنے کی سعی کی ہے ان سب کی چھان بین تنقید وتردید میں علمائے کرام بالخصوص اس مردخدا فاتح قادیان شیر پنجاب حضرت مولانا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری نے نمایاں حصہ لیا کہ ہر پہلو سے اس بت ضلالت کو اپنی خداداد علمیت کے تیروں سے چھلنی کر دیا مگر ایک پہلو پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج تک توجہ نہ فرمائی تھی جو بزعم اتباع مرزا ایسا انوکھا تھا کہ سنین ماضیہ میں علمائے عظام میں سے کوئی بھی اس مرتبہ کو نہ پہنچا۔ خدا کا شکر ہے کہ حضرت مولانا ممدوح نے مرزائیوں کے اس باعث افتخار وصف کی طرف توجہ فرمائی اور رسالہ زیرِتقریظ علم کلام مرزا کے ذریعہ اس پر وہ گولہ باری کی کہ الامان و الحفیظ مرزا قادیانی کے مبلغ علم فن مناظرہ وموجد علم کلام و واضع اصول کلام کا خوب قلع قمع کیا اور دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ سے مہرنیم روز کی طرح ثابت کر دیا کہ مرزا قادیانی اس پہلو سے بھی محض طبل بلند بانگ تھے

مرزا قادیانی کی تحریرات جس قدر اس رسالہ میں نقل ہوئی ہیں ان سے جتنا کچھ تعجب ہوتا ہے خواجہ کمال الدین لاہوری کی تحریر اس سے بھی زیادہ باعث تعجب استعجاب ہے جو باوجود ایک راسخ مرزائی ہونے کے تحریرات مرشد سے خود ناواقف ہیں دیکھئے اصول احمدیہ صفحہ ۷۷ میں اصول نمبر ۱۰ خواجہ صاحب نے مجدد کامل صفحہ ۱۱۶ پر کس فخر سے لکھا ہے کہ:

عیسائیت کے خلاف جو دسواں اصول مرزا صاحب نے ایجاد کیا وہ نہ صرف اپنی نوعیت میں نیا ہے بلکہ اس نے اس مذہب (عیسائی) کا خاتمہ ہی کر دیا، وہ یہ ہے مذہب کلیسوی کی کوئی تعلیم کا ایک امر بھی ایسا نہیں جو قدیمی کفار کے مذہب سے مسروقہ نہ ہو۔

یوں تو خواجہ صاحب نے اس اصول کو بڑے طمطراق سے پیش کیا مگر انہیں کیا معلوم کہ مرزا قادیانی نے اس کے نیچے اسلام کے گرانے کو بم کا گولہ رکھا ہوا ہے خواجہ صاحب بغور ملاحظہ فرمائیں مرزا صاحب رقم طراز ہیں؛

ماسوای...اس کے جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ پیغام صلح ص ۱۰

خواجہ صاحب انصاف سے فرمائیں کہ آپ کے پیش کردہ اصول کی رو سے ان الفاظ مندرجہ پیغام صلح سے آپ کے پیرومرشد نے جملہ مخالفین اسلام کے ہاتھ ایک تیز کلہاڑی دی ہے یا نہیں؟

ناظرین کرام! یہ ایک مثال ہے مرزائی علم کلام کی اور اس جیسی بلکہ اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑھ چڑھ کر بیسیوں مثالیں اس رسالہ علم کلام مرزا میں موجود ہیں، لہذا میں تمام اسلامی انجمنوں اور اصحاب ثروت و امراء ملت کی خدمت میں بزور گذارش کرتا ہوں کہ اس رسالہ کو اپنوں بے گانوں میں مفت تقسیم فرمائیں بالآخر اس تازہ احسان کو زیر نظر رکھ کر جو مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب نے جملہ اہل اسلام پر کیا ہے حضرت موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں

فجزاه الله تعالی عنی و عن سائر المسلمین الی یوم الدین
و الحمد لله رب العالمین

پہلے مجھے دیکھئے

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کو ہندوستانی پبلک جانتی ہے آپ کا دعوی مجموعہ کمالات کا ہے۔ عالم، محدث، مجدد، نبی، رسول، کرشن، مسیح موعود اور مہدی مسعود، ان کے علاوہ سلطان القلم، رئیس المتکلمین۔ شعر مندرجہ ذیل انہی کا ہے

آدمم نیز احمد مختار ۔ در برم جامہ ہمہ ابرار

(نزول المسیح ص ۹۹۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

اسلئے علمائے اسلام بلکہ غیر اسلام نے بھی آپ کی شخصیت پر ہر طرف سے نگاہ ڈالی۔ خاکسار (ثناءاللہ) نے بھی آپ کی شخصیت کو قرآن و حدیث سے جانچا۔ آپ کے الہامات اور کشوف سے بھی پرکھا۔ یہاں تک کہ آپ کے سوانح عمری کے متعلق کتاب تاریخ مرزا بھی لکھی۔ باوجود کافی ذخیرہ ہو جانے کے ایک حیثیت کا تقاضا رہ گیا تھا، یعنی یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بحیثیت مصنف اور متکلم کے دکھایا جائے کیونکہ احمدی جماعت مرزا قادیانی کی شخصیت کو دنیا میں بحیثیت مصنف اور متکلم کے بھی ایسی حیثیت کا دکھاتی ہیں جس سے ان کی مسیحیت موعودہ ثابت ہو۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرزائی کا قول ہے

خدا کا پہلوان مذہبی دنگل کے بیچ میں

کسی شخص کو اس بات سے انکار ہوسکتا ہے کہ آج مذہبی تحریروں کا اکھاڑہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس نمایاں طریق پر ملک ہندوستان ہے وہ دنیا کا کوئی ملک نہیں ۔اور ہندوستان میں پنجاب کے صوبہ نے اس امر میں جس قدر حصہ لیا ہے اور کسی صوبہ نے نہیں لیا یہ ایک حقیقت ہے جس کا انکار نہیں ہوسکتا یورپ اور امریکہ مذہب کو چھوڑ رہا ہے افریقہ ابھی وحشت سے نہیں نکلا۔ ایشیاء میں عرب، روم اور شام تک خاموش ہے تو اور کسی کا ذکر ہی کیا ہے یہ واقعات ہیں جن کا انکار کرنا صداقت کا انکار کرنا ہے پھر اسلام کا خادم اگر کوئی اس زمانہ میں پیدا ہوسکتا تھا اور وہ جری اللہ یعنی خدا کے پہلوان کی حیثیت سے اگر ع اس مذہبی دنگل میں کوئی پارٹ ادا کرنے کے لئے خدا کی مشیت کے نیچے مامور ہوسکتا تھا تو اس کا مولد ومسکن پنجاب ہونا چاہیے تھا اور ایسا ہی ہوا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا ظہور پنجاب میں خدا کے پہلوان کو عین دنگل کے بیچ میں ثابت کرتا ہے ۔ (پیغام صلح لاہور۔ ۷ جون ۱۹۳۲ء ص ۵)

پس ہم بھی اس کتاب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بحیثیت علم کلام کے جانچتے ہیں۔

یاد رہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے علم کلام کو ان کے اتباع تو بہت اونچا دکھاتے ہیں مگر وہ خود اپنے علم کلام کو الہامی درجہ سے بہت کم جانتے تھے۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ علم کلام درجہ الہام سے بہت کم مرتبہ ہے اس لئے کہ علم کلام انسانی فہم وذکا کا درجہ ہے جس میں ہر طرح غلطی کا امکان ہے اور الہام خدائی تعلیم ہے جس میں غلطی بالکل مرتفع ۔ جس کی شان ہے علّمناه من لد نا علما۔

اسی لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے جون ۱۸۹۳ء میں ڈپٹی آتھم عیسائی سے بڑا زور دار پندرہ روزہ مباحثہ کر کے آخر میں لکھا:

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اسکو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئیگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ (جنگ مقدس۔ قادیانی خزائن۔ ج ۶ ص ۲۹۱۔۲۹۲)

اس اقتباس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک بھی ملہم کا درجہ مناظر سے بلند تر ہے اور یہ کہ مرزا قادیانی خود بھی اپنے مناظرہ اور علم کلام کو چنداں بلند پایہ نہ جانتے تھے بلکہ اس بڑے مباحثے کو بھی معمولی مباحثوں کی طرح جو معمولی مناظر کرتے پھرتے ہیں قرار دیتے تھے۔ اس لحاظ سے مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی الہام جانچ لینے کے بعد کسی مزید کوشش کی ضرورت نہ تھی لیکن چونکہ ان کے اتباع مرزا صاحب قادیانی کی ہر ایک حیثیت کو ان کی مسیحیت موعودہ پر دلیل جانتے ہیں اور ان کی متکلمانہ حیثیت سے بھی ان کی مسیحیت منواتے ہیں اس لئے ضرورت ہوئی کہ مرزا قادیانی کو بحیثیت ایک مصنف اور متکلم کے بھی دیکھا جائے کہ کس رتبے کے تھے۔

ہماری رائے کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب موصوف بحیثیت فن تصنیف بہت معمولی مصنف تھے۔ اور علم کلام میں تو آپ کو کوئی بڑا نمایاں حصہ نہ تھا کیونکہ آپ ان اصحاب سے تھے جن کا (براہین احمدیہ۔ ص ۵۶۲) قول ہے

پائے استدلالیاں چوبیں بود
پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

ہمارا یہ دعوی اتباع مرزا کو مکروہ معلوم ہوگا مگر محض دعوی سن کر تردید پر کمر بستہ ہو جانا اور دلیل سے نہ سوال کرنا نہ دلیل پر غور کرنا بھی علم کلام میں نقصان علم کی علامت ہے۔ اتباع مرزا اگر ہمارے دعوی کو سن کر کتاب ہذا نہ دیکھیں گے، تو وہ سمجھ رکھیں کہ ان کا ایسا کرنا فرعونی فعل سے بھی گرا ہوا ہوگا جس نے حضرت موسیٰؑ کا دعوی رسالت سن کر دلیل طلب کی تھی

ان کنت جئت بآیة فأت بها . (الاعراف: ۱۰۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے ناظرین کتاب ہذا اتباع مرزا ہوں یا اعداء مرزا سب کا فرض ہے کہ اس کتاب میں پیش کردہ واقعات پر نظر کریں اپنی محبت یا عداوت کو دخل نہ دیں۔

علمائے اسلام بالخصوص علمائے کلام اور طلباء اس رسالہ میں مخاطب اول ہیں۔

تمہید: علم کلام اس علم کا نام ہے جس میں عقائد اسلامیہ کی تصحیح اور خیالات کفریہ کی تردید دلائل عقلیہ کے ساتھ یعنی عقلی طریق سے کی جاتی ہے علم منطق اور فلسفہ وغیرہ علوم عقلیہ اس علم کے خادم ہیں۔علم کلام کے جاننے اور برتنے والے کو متکلم کہتے ہیں اوراس گروہ کا نام متکلمین ہے۔امام غزالیؒ اورامام رازیؒ ،شیخ ابن تیمیہؒ، شاہ ولی اللہؒ دہلوی وغیرہ اسی گروہ کے معزز ارکان ہیں۔

علمائے منطق نے طریقہ کلام اور مواد کلام وغیرہ سب لکھا ہے ہم بغرض اختصار بہت مختصر سی کتاب سے نقل کرتے ہیں

القیاس اما بر ھا نی یتا لف من الیقینیات و اما جدلی یتالف من المشھورات و المسلما ت و اما خطا بی یتالف من المقبولات و المنظو نات ، و اما شعری یتا لف من المخیلات و اما سفسطی یتالف من الو ھمیا ت و المشبھات ۔(تہذیب منطق)

قیاس(۱) یا برہانی ہوتا ہے جو یقینیات سے مرکب ہوتا ہے (۲) یا جدلی ہوتا ہے جو مشہورات اور مسلمات سے مرکب ہوتا ہے ۳۔ یا خطابی ہوتا ہے جو مقبولات اور مظنونات سے مرکب ہوتا ہے۔۴۔ یا شعری ہوتا ہے جو محض خیالی امور سے مرکب ہوتا ہے۔۵ یا سفسطی ہوتا ہے جو محض وہمیات سے مرکب ہوتا ہے

ان میں سے ہر ایک کی مثال درج ذیل ہے: مثلاً

۱: دنیا متغیر ہے اور جو چیز متغیر ہے وہ حادث ہے

۲۔ یہ بات سچی ہے اور سچی بات اچھی ہے۔

۳۔(جو شخص حدیث کو سند جانتا ہے اسکے سامنے کہنا) یہ حکم حدیث کا ہے اور جو حکم حدیث کا ہے وہ صحیح ہے۔

۴۔ میرا محبوب سورج ہے، سورج کی طرف دیکھا نہیں جا تا۔اسی بنا پر یہ شعر ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

۵۔ اہل منطق ان اقسام کو صناعات خمسہ کہتے ہیں ان میں سے اعلی درجہ برہان کا ہے جو یقینی دلیل ہے باقی یقینی نہیں شعری صنعت سے مراد نظم نہیں بلکہ محض شاعرانہ خیالات اور تلازمات مراد ہیں شاعر ایک خیال ذہن میں باندھ لیتا ہے پھر اس کے تلازم لاتا ہے مثلاً اردو شاعر نے اپنے معشوق کی کم گوئی کی وجہ سے اسکے منہ کو جز و لا یتجزی مان لیا یعنی وہ چیز جو کسی طرح تقسیم نہیں ہوسکتی پھر اسکا تلازم بتانے کو کہتا ہے

تقسیم جزو لا یتجزی کی ہو گئی
سہواً سخن جو ان کے دہن سے نکل گیا

ایسے شعر کو بہت موزوں کہتے ہیں۔ فن شعر میں شعر کی خوبی صداقت پر نہیں ہوتی بلکہ خیال اور خیال کے تلازم پر ہوتی ہے۔ اہل کلام جس مضمون کو غلط اور بے ثبوت کہنا چاہتے ہیں اس کی نسبت کہا کرتے ہیں: یہ شعری ہے۔

ناظرین! ان صناعات خمسہ کو یاد رکھیں اور ہماری معروضات کو غور سے سنیں مرزا غلام احمد قادیانی نے ان مواد میں سے کس مادہ کو اختیار کیا؟ ہمارا خیال ہے کہ جناب مرزا غلام احمد علوم عقلیہ کلامیہ سے بالکل اجنبی تھے اس لئے ان سے ان کی پابندی نہ ہوسکی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف کس صنعت سے ہیں اس بات کا بتانا اس رسالہ کا موضوع ہے ہاں مجمل طور پر اس تمہید میں یہ بتانا بھی مفید ہوگا کہ مرزا قادیانی نے اہل منطق کی ان صناعات خمسہ کے علاوہ ایک جدید صنعت بھی ایجاد کی تھی جس کا نام ،صنعت دشنام، ہے یعنی مخاطب یا اس کے واجب العزت بزرگوں کو ایسے سبّ و شتم سے یاد کرتے کہ وہ سن کر تاب گفتگو نہ لاسکتا اور اس کی خاموشی کو مرزا قادیانی اور اس کے اتباع اپنی فتح قرار دیتے۔ ہمارے اس دعوی کا ثبوت اخبار الفضل قادیان کے ایک طویل مضمون سے ملتا ہے جو خاص اسی غرض کے لئے لکھا گیا ہے جسکا عنوان بھی اسی غرض کے اظہار کے لئے بہت موزوں ہے وہ یہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود کے علم کلام کی شاندار فتح
حضرت عیسیٰ اور یسوع (مسیح) کی حقیقت

آج سے نصف صدی پیشتر جب کہ مسیحی مشنری سرزمین ہند پر پوری قوت سے حملہ آور ہو رہے تھے انہوں نے اسلام اور سید المعصومین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے برخلاف طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا تھا ترغیب وترہیب کے تمام طریقے اور مکرو فریب کی سب اقسام استعمال کر رہے تھے اسلام سے بدظن کرنے کے لئے سید الانبیاء کو گالیاں دی جاتی تھیں گندی کتابیں اور سبّ و شتم سے لبریز پمفلٹ شائع کئے جا رہے تھے کہ غیرت خداوندی جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے گلستان احمد کی نگہبانی اور آپ کی عزت کی حفاظت کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو مبعوث فرمایا آپ دشمنان اسلام کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور اپنی بعثت کا مقصد ذکر کرتے ہوئے فرمایا

جانم فدا شود برہ دین مصطفیٰ
این ست کام دل اگر آید میسرم

خدا کا یہ برگزیدہ (مرزا غلام احمد) اپنے اس بلند مقصد کو نہایت کامیابی سے پورا کر کے اپنے محبوب حقیقی کے پاس چلا گیا اس کی تصانیف پر نظر کرنے سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دردمند اور سوختہ دل لے کر آیا تھا رسول کریم ﷺ پر دشمنوں کے پیہم تیروں اور ناقابل برداشت بدزبانیوں نے اس کے قلب کو پاش پاش کر دیا وہ اپنے محبوب کے لئے غیور تھا۔ اور اس کا سچا عاشق تھا اس لئے اس کی بے چینی اور دل فگاری قیاس سے بالا تھی لیکن اس کا سوز وگداز کارگر ثابت ہوا اس کی کوششیں کامیاب ہوئیں وہ اس دنیا سے تب گیا جب اپنے تمام دشمنوں پر اس بارہ میں بھی اتمام حجت کر چکا تھا..آخری ایام میں نہایت پرشوکت کلام رعب و ہیبت سے لبریز الفاظ اور جلالی (احمد اور جلالی؟) شان میں فتح نصیب جرنیل کی طرح یہ کہتے ہوئے پاتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرتﷺ نے کوئی پیش گوئی نہیں کی ۔ یادرکھو کہ وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گذر گیا اب وہ زمانہ آگیا ہے جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں جس کے نام کی بے عزتی کی گئی جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں (اتنی کتابیں آپ نے دیکھیں یا سنیں یا الہام ہوا ؟) اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے اس کے قبول میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا مگر آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے اور جس پر خدا کے غیبوں اور نشانوں کا دروازہ کھولا گیا ہے (حقیقت الوحی۔ص۲۷۴) نشان نمائی میں دعوت مقابلہ اور آسمانی تائیدات میں معجزانہ تحدی ایک فیصلہ کن امر تھا اور نشانات سماویہ کی بارشیں اسلام کی زندگی اور بانی اسلامﷺ کی حیات جاوید کا قطعی اور ناقابل تردید ثبوت ہیں اس میدان میں مخالفین اسلام آریوں اور عیسائیوں نے ۶ ستمبر کو جوذلت اور شکست اٹھائی وہ ایک ظاہر و باہر امر ہے ان سطور میں مجھے اس سے بحث کرنا مطلوب نہیں بلکہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے کے لئے جو علم کلام اختیار فرمایا کس قدر کامیاب اور کتنا زوداثر ثابت ہوا۔ میری مراد حضور (مرزا قادیانی) کی اس طریق خطاب سے ہے جو آپ نے پادریوں کے جواب میں یسوع مسیح کی حقیقت آشکارا کرنے کے لئے اختیار فرمایا اور جس پر بعض مسلمان کہلانے والے بھی اپنی نافہمی سے معترض ہوئے اور اسے توہین قرار دینے لگے ...

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے پادریوں کے تمام حملوں کا فرداً فرداً جواب دینے کے بعد قرآن پاک کی روشنی میں اور سلف صالح کے طریق عمل کے مطابق بائبل کی رو سے یسوع مسیح کی حقیقت اس طرح واضح طور پر پیش کی کہ پادریوں کو لینے کے دینے پڑ گئے جس کا لازمی نتیجہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ وہ تند اور ہولناک سیلاب جو پادریوں کی بدزبانی کا امڈا چلا آرہا تھا
رک گیا اور یہی مقصود تھا۔ (الفضل قادیان ۶ مارچ ۱۹۳۲ء ص ۵۔۶)

اس طویل مضمون کا مفہوم واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یسوع کو بحیثیت صفات مزعومہ نصاریٰ کے بہت کچھ برا بھلا کہا۔ کیوں کہا؟ اسلئے کہ عیسائیوں نے ہمارے نبی ﷺ کو برا کہا تھا۔

ناظرین خصوصاً علماء کلام غورفرمائیں کہ یہ طریق کلام کہاں تک صحیح ہے کہ برا کہیں عیسائی اور مرزا غلام احمد قادیانی اس کے جواب میں برا کہیں یسوع مسیح کو۔ شائد انہی معنی میں کہا گیا ہے

محتسب خم شکست و من سر او
السن بالسن و الجروح قصاص

ہم اس مضمون کا جواب نہیں دیتے بلکہ ناظرین کے سامنے وہ الفاظ رکھ دیتے ہیں جو مرزا قادیانی یسوع مسیح کے حق میں لکھے ہیں اور وہ یہ ہیں

> آپ (یسوع) کا خاندان بھی نہایت پاک ومطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شائد یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔
>
> (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

اس اقتباس میں یسوع کے نام سے یاد کیا ہے دوسرے میں اسلامی نام مسیح کے ساتھ کوسا ہے جو یہ ہے

> مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیئو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد ۳ ص ۲۳، ۲۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مخالف علمائے اسلام کے حق میں بھی مرزا غلام احمد صاحب نے اظہار غیظ وغضب کیا۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

ینظر الیھا کل مسلم بعین الحبة و المو د ة و ینتفع من معارفھا و یقبلنی ویصد ق دعوتی ا لا ذریة البغا یا (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۷۔۵۴۸) (ہر مسلمان مجھ کو محبت کی نظر سے دیکھتا اور مجھے قبول کرتا اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے لیکن زنا کار عورتوں کی اولاد نہیں مانتی)۔

اس کے ساتھ علماء اسلام کو مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی یاد کیا ہے

اے بدذات فرقہ مولویاں، تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔ (انجام آتھم ص ۲۱)

شروع مقصد

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی کے دو حصے ہیں۔

۱: زمانہ تالیف براہین احمدیہ تک۔

۲۔ زمانہ دعوی مسیحیت سے انجام تک۔

ان دونوں زمانوں میں مرزا قادیانی کا علم کلام بھی دو طرح پر ہے۔

الف: خطاب بکفار متعلق اسلام۔

ب: خطاب باہل اسلام وغیرہ متعلق دعوی مسیحیت خود

یعنی براہین احمدیہ کی چار جلدوں تک مرزا غلام احمد قادیانی کا خطاب کفار کی طرف تھا۔ براہین احمدیہ کے بعد اہل اسلام کی طرف ہوا۔ بلکہ یوں کہیے کہ سارا زور اپنی مسیحیت کے اثبات میں لگا دیا۔ اسلئے ہم بھی اپنی کتاب کے تین باب بناتے ہیں ۔اول: خطاب کفار، دوم: خطاب علماء اسلام، سوم: مرزا غلام احمد کے قواعد مخصوصہ

اب رہی یہ بات کہ مرزا قادیانی کی کون سی کتاب کفار کے خطاب میں ہے اور کون کون سی علمائے اسلام کے خطاب میں، سو اس کی تلاش سے ہم بے فکر ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے تصریح کے ساتھ ہم کو اس تلاش سے مستغنی کر دیا ہے چنانچہ لکھا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوؤں کے مقابل میں نے کتاب براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ (ایک آریہ سے مباحثہ ہے جسے بنا سنوار کر چھاپا) اور آریہ دھرم (یہ کتاب نیوگ کا ایک ناول ہے جسے علم کلام میں لینا کلام کی ہتک کرنا ہے) ایسی کتابیں تالیف کیں۔

عیسائیوں کی نسبت جو اتمام حجت کیا گیا وہ بھی دو قسم پر ہے ایک کتابیں ہیں جو میں نے عیسائیوں کے خیالات کے رد میں تالیف کیں جیسا کہ براہین احمدیہ، نور الحق، کشف الغطاء وغیرہ۔

دوسرے وہ نشان ہیں جو عیسائیوں پر حجت پوری کرنے کے لئے میں نے دکھلائے ہیں۔ (تریاق القلوب۔ص ۴۷، ۴۹۔قادیانی خزائن ج ۱۵ص ۲۳۲، ۲۳۶)

ان دونوں اقتباسوں میں براہین احمدیہ مشترک ہے۔گو یہ بات نا قابل تردید ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ہر کتاب بلکہ ہر تحریر میں اپنا ذاتی حصہ ضرور ہوتا ہے یعنی اپنے دعوی الہام مجددیت مسیحیت وغیرہ کا ذکر لازمی ہوتا ہے براہین احمدیہ بھی اس قانون کلی سے مستثنی نہیں، تاہم یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ براہین احمدیہ بمقابلہ غیر مسلمین لکھی گئی ہے جماعت مرزائیہ کو اس پر ضرورت سے زیادہ فخر ہے چنانچہ مولوی محمد علی صاحب مرزائی لاہوری لکھتے ہیں:

قرآن کریم کی صداقت پر دلائل کا مجموعہ

سب سے پہلی کتاب جو آپ (مرزا قادیانی) نے لکھی جو براہین احمدیہ کے نام سے مشہور ہے جو صرف قرآن کریم کی صداقت پر دلائل کا مجموعہ ہے اور انہی دلائل کے ذریعہ سے ہر ایک مذہب پر اتمام حجت کیا ہے چنانچہ اس کا پورا نام ہے البرا هین ا لا حمد یة علی حقیة کتا ب الله و النبوة المحمد یة (مقولہ محمد علی مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور ۷ جون ۱۹۳۲ء ص ۳ کالم ۳)

اس کتاب کا اشتہار، جس کو اس کتاب کی جلد اول بنایا گیا، دیکھنے سے دل پر عجیب اثر ہوتا ہے:

میں (مرزا غلام احمد) جو مصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع ارباب مذہب اور ملت کے جو حقانیت فرقان مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے منکر ہیں اتماماً

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

للحجة شائع کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے ان سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے در بارہ حقیت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ اسی کتاب مقدس سے اخذ کر کے تحریر کی ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلا دے یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے۔ یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہیے تھا ظہور میں آگیا، میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے وحیلتے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ قبض و دخل دے دوں گا۔ (براہین احمدیہ جلد اول۔ص ۱۷ تا ۲۶)

اس عالی شان پروگرام والی کتاب پر علماء کرام اور پیروان اسلام کیوں فریفتہ نہ ہوتے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے علماء اور رؤساء کو جناب مصنف سے حسن ظن پیدا ہوا اس کے علاوہ کتاب مذکور کی تعریف میں یہ بھی فرمایا:

ہم (مرزا غلام احمد قادیانی) نے صدہا طرح کا ظہور اور فساد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا...

اب ہر ایک مومن کیلئے خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس کتاب کے ذریعہ سے تین سو دلائل عقلی حقیت قرآن پر شائع ہو گئیں اور تمام مخالفین کے شبہات کو دفع اور دور کیا جائے گا وہ کتاب کیسی کچھ بندگان خدا کو فائدہ پہنچائے گی اور کیسا فروغ اور جاہ وجلال اسلام کا اس کی اشاعت سے چمکے گا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ۔ ص، ب، د۔ قادیانی خزائن ج ا ص ۶۲۔۶۷)

اس عبارت میں جن دلائل کا ذکر کیا ہے ان کی کیفیت ونوعیت بھی اسی کتاب میں آپ نے خود لکھی ہے۔ فرماتے ہیں:

دلائل سے کیا مراد ہے پس بغرض تشریح اس فقرہ کے لکھا جاتا ہے جو دلائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور براہین فرقان مجید کی کہ جن سے حقیت اس کلام پاک کی اور صدق رسالت آنحضرتﷺ کا ثابت ہوتا ہے دو قسم پر ہیں۔ اول وہ دلائل جو اس پاک کتاب اور آنحضرتﷺ کی صداقت پر اندرونی اور ذاتی شہادتیں ہیں یعنی ایسے دلائل جو اسی مقدس کتاب کے کمالات ذاتیہ اور خود آنحضرتﷺ کی ہی خصال قدسیہ اور اخلاق مرضیہ اور صفات کاملہ سے حاصل ہوتی ہیں دوسرے وہ دلائل جو بیرونی طور پر قرآن شریف اور آنحضرتﷺ کی سچائی پر شواہد قاطعہ ہیں یعنی ایسے دلائل جو خارجی واقعات اور حادثات متواترہ مثبتہ سے لی گئی ہیں۔(ص۳۳ تا ۳۸ براہین احمدیہ جلد اول)

اس عبارت کو ناظرین سمجھ کر ذہن نشین رکھیں اس کا مفہوم صاف ہے کہ جو دلائل مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ میں لکھے ہیں ان میں سے ایک قسم قرآن مجید کے اندر سے لئے گئے ہیں دوسری قسم وہ دلائل ہیں جو خارجی واقعات سے لئے گئے ہیں پھر ان دونوں قسموں کو دو قسموں پر منقسم کیا ہے چنانچہ لکھا ہے:

پھر ہر ایک ان دونوں قسموں کے دلائل سے دو قسم پر ہے دلیل بسیط اور دلیل مرکب۔ دلیل بسیط وہ دلیل ہے جو اثبات حقیت قرآن شریف اور صدق رسالت آنحضرتﷺ کے لئے کسی اور امر کے الحاق اور انضمام کی محتاج نہیں اور دلیل مرکب وہ دلیل ہے جو اس کے تحقق دلالت کے لئے ایک ایسے مجموعہ کی ضرورت ہے کہ اگر من حیث الاجتماع اس پر نظر ڈالی جائے یعنی یک جائی سے اس کی تمام افراد کو دیکھا جائے تو وہ کل مجموعے ایک ایسی عالی حالت میں ہوں جو تحقق اس حالت کا تحقق حقیت فرقان مجید اور صدق رسالت آنحضرتﷺ کو مستلزم ہو اور جب اجزاء اس کے الگ الگ دیکھی جائیں تو یہ مرتبہ برہانیت کا جیسا کہ ان کو چاہیے حاصل نہ ہو۔

(براہین احمدیہ۔ص ۳۸،۴۸)

یہ عبارات پہلے بیان کی تشریح ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ براہین احمدیہ میں دونوں قسم کے دلائل درج کر دیئے گئے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ناظرین اسے ذہن نشین رکھیں اور یہ بھی یادرکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کتاب میں صناعات خمسہ مذکورہ میں سے برہان سے کام لینے کا ارادہ کیا ہے۔)

انہی پرزور دلائل کی تمہید کے لئے ایک فصل تجویز کی جس کے الفاظ یہ ہیں

پہلی فصل : اب براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیت اور افضلیت پر بیرونی اور اندرونی شہادتیں ہیں (براہین احمدیہ۔ص ۱۳۹)

اس کے نیچے یہ عبارت لکھی ہے:

قبل از تحریر براہین فصل ہذا کے چند ایسے امور کا بیان کرنا ضروری ہے جو دلائل آتیہ کے اکثر مطالب دریافت کرنے اور ان کیفیت اور ماہیت سمجھنے کے لئے قواعد کلیہ ہیں چنانچہ ذیل میں وہ تمہیدیں لکھی جاتی ہیں۔

(براہین احمدیہ۔ص ۱۳۹)

یہ عبارت صاف مظہر ہے کہ اس فصل میں دلائل مذکور نہیں بلکہ تمہیدات مذکور ہیں۔ یہ فصل صفحہ ۵۱۲ (قادیانی خزائن ج ا ص ۶۱۱) پر ختم ہوئی ہے اس کے بعد لکھا ہے:

باب اول: ان براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیت اور افضلیت پر بیرونی شہادتیں ہیں۔ (براہین احمدیہ ص ۵۱۲۔ قادیانی خزائن ج ا ص ۶۱۱)

اس عنوان کو دیکھ کر ناظرین ہمہ تن گوش اور بدل متوجہ ہوں گے کہ وہ دلائل قاہرہ سنیں اور دل کو مسرور کریں مگر ان کی ساری امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں جب وہ دیکھتے ہیں کہ کتاب صفحہ ۵۶۲ پر ختم ہے۔ ان پچاس صفحات میں مرزا صاحب قادیانی نے چند آیات قرآنیہ اور ان کا صرف ترجمہ لکھا ہے اور بس۔ وہ آیات یہ ہیں

تا للہ لقد ار سلنا الی امم من قبلک فز ین لھم الشیطا ن اعمالھم (النحل۔ ٦٣) .

ان آیات کا ترجمہ کرنے کے بعد صرف اتنا بتایا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تھے ملک کی حالت اس کی مقتضی تھی اتنے پر کتاب کی چار جلدیں ختم ہو گئیں۔ ناظرین منتظر رہے کہ پانچویں جلد میں ہم ان دلائل قاہرہ سے مسرو ہوں گے اور محظوظ ہوں گے۔ مگر آہ! ان کی چشم انتظار اس عاشق مہجور کی طرح ۲۳ سال تک نامراد رہی جس کا قول ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیند راتوں کی گئی دن کی گئیں آسائشیں
کیا سے کیا دکھلا رہا ہے انتظار یار بھی

۲۳ سال کی مدت طویلہ کے بعد براہین احمدیہ کہ پانچویں جلد لکھی جس میں اپنا مافی الضمیر ان لفظوں میں ظاہر کیا

بحمد اللہ کہ آخر ایں کتابم
مکمل شد بفضل آنجنابم

امابعد۔ واضح ہو کہ براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ ہے کہ جو اس دیباچہ کے بعد لکھا جائے گا خداتعالی کی حکمت اور مصلحت سے ایسا اتفاق ہوا کہ چار حصے اس کتاب کے چھپ کر پھر تخمیناً تیس برس تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا اور عجیب تر یہ کہ اسّی (۸۰) کے قریب اس مدت میں میں نے کتابیں تالیف کیں جن میں سے بعض بڑے بڑے حجم کی تھیں، لیکن اس کتاب کی تکمیل کے لئے توجہ پیدا نہ ہوئی۔ اور کئی مرتبہ دل میں یہ درد بھی پیدا ہوا کہ براہین احمدیہ کے ملتوی رہنے پر ایک زمانہ گذر گیا مگر باوجود کوشش بلیغ اور باوجود اس کے کہ خریداروں کی طرف سے بھی کتاب کے مطالبہ کیلئے سخت الحاح ہوا اور اس مدت مدید اور اس قدر زمانہ التواء میں مخالفوں کی طرف سے بھی وہ اعتراض مجھ پر ہوئے کہ جو بدظنی اور بدزبانی کے گند سے حد سے زیادہ آلود تھے اور بوجہ امتداد مدت درحقیقت وہ دلوں میں پیدا ہو سکتے تھے، مگر پھر بھی قضا وقدر کے مصالح نے مجھے یہ توفیق نہ دی کہ میں اس کتاب کو پورا کرسکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ قضا وقدر درحقیقت ایک ایسی چیز ہے جس کے احاطہ سے باہر نکل جانا انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ مجھے اس بات پر افسوس ہے بلکہ اس بات کے تصور سے دل دردمند ہو جاتا ہے کہ بہت سے لوگ جو اس کتاب کے خریدار تھے اس کتاب کی تکمیل سے پہلے ہی دنیا سے گذر گئے۔ مگر جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں انسان تقدیر الٰہی کے ماتحت ہے۔ اگر خدا کا ارادہ انسان کے ارادہ کے مطابق نہ ہو تو انسان ہزار جد و جہد کرے اپنے ارادہ کو پورا نہیں کرسکتا۔ لیکن جب خدا کے ارادہ کا وقت آجاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو وہی امور جو بہت مشکل نظر آتے تھے نہایت آسانی سے میسر آجاتے ہیں۔ اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ خدا تعالی کے تمام کاموں میں حکمت اور مصلحت ہوتی ہے تو اس عظیم الشان دینی خدمت کی کتاب میں جس میں اسلام کے تمام مخالفوں کا رد مقصود تھا کیا حکمت تھی کہ وہ کتاب تخمیناً تئیس برس تک مکمل ہونے سے معرض التوا میں رہی اس کا جواب خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ کوئی انسان اس کے تمام بھیدوں پر محیط نہیں ہوسکتا۔ مگر جہاں تک میرا خیال ہے وہ یہ ہے کہ براہین احمدیہ کے ہر چہار حصے کہ جو شائع ہو چکے تھے وہ ایسے امور پر مشتمل تھے کہ جب تک وہ امور ظہور میں نہ آجاتے تب تک براہین احمدیہ کے ہر چہار حصہ کے دلائل مخفی اور مستور رہتے اور ضرور تھا کہ براہین احمدیہ کا لکھنا اس وقت تک ملتوی رہے جب تک کہ امتداد زمانہ سے وہ سربستہ امور کھل جائیں اور جو دلائل ان حصوں میں درج ہیں وہ ظاہر ہو جائیں کیونکہ براہین احمدیہ کے ہر چہار حصوں میں جو خدا کا کلام یعنی اس کا الہام مستور ہے جو اس عاجز پر ہوا وہ اس بات کا محتاج تھا جو اس کی تشریح کی جائے اور نیز اس بات کا محتاج تھا کہ جو پیش گوئیاں اس میں درج ہیں ان کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ پس اس لئے خدائے حکیم وعلیم نے اس وقت تک براہین احمدیہ کا چھپنا ملتوی رکھا کہ جب تک وہ تمام پیش گوئیاں ظہور میں آگئیں...

پس اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ وہ تعلیم کی رو سے ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہے اور کامل تعلیم کے لحاظ سے کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

دوم: پھر دوسری قسم کی فتح جو اسلام میں پائی جاتی ہے جس میں کوئی مذہب اس کا شریک نہیں اور جو اس کی سچائی پر کامل طور پر مہر لگاتی ہے اس کی زندہ برکات اور معجزات ہیں جن سے دوسرے مذاہب بکلی محروم ہیں۔

یہ ایسے کامل نشان ہیں کہ ان کے ذریعہ سے نہ صرف اسلام دوسرے مذاہب پر فتح پاتا ہے بلکہ اپنی کامل روشنی دکھلا کر دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادرہے کہ پہلی دلیل اسلام کی سچائی کی جو ابھی ہم لکھ چکے ہیں یعنی کامل تعلیم وہ درحقیقت اس بات کے سمجھنے کے لئے کہ مذہب اسلام من جانب اللہ ہے ایک کھلی کھلی دلیل نہیں کیونکہ ایک متعصب منکر جس کی نظر باریک بین نہیں ہے کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ایک کامل تعلیم بھی ہو اور پھر خدا تعالی کی طرف سے نہ ہو۔ پس اگرچہ یہ دلیل ایک دانا طالب حق کو بہت سے شکوک سے مخلصی دے کر یقین کے نزدیک کر دیتی ہے لیکن تاہم جب تک دوسری دلیل مذکورہ بالا اس کے ساتھ منضم اور پیوستہ نہ ہو کمال یقین کے مینار تک نہیں پہنچا سکتی اور ان سونوں دلیلوں کے اجتماع سے سچے مذہب کی روشنی کمال تک پہنچ جاتی ہے اور اگرچہ سچا مذہب ہزار ہا آثار اور انوار اپنے اندر رکھتا ہے لیکن یہ دونوں دلیلیں بغیر حاجت کسی اور دلیل کے طالب حق کے دل کو یقین کے پانی سے سیراب کر دیتی ہیں اور مکذبوں پر پورے طور پر اتمام حجت کرتی ہیں اس لئے ان دوقسم کی دلیلوں کے موجود ہونے کے بعد کسی اور دلیل کی حاجت نہیں رہتی اور میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ اثبات حقیت اسلام کے لئے تین سو دلیل براہین احمدیہ میں لکھوں لیکن جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ دوقسم کے دلائل ہزار ہا نشانوں کے قائم مقام ہیں پس خدا نے میرے دل کو اس ارادہ سے پھیر دیا اور مذکورہ بالا دلائل کے لکھنے کے لئے مجھے شرح صدر عنایت کیا اگر میں کتاب براہین احمدیہ کے پورا کرنے میں جلدی کرتا تو ممکن نہ تھا کہ اس طریق سے اسلام کی حقانیت لوگوں پر ظاہر کر سکتا کیونکہ براہین احمدیہ کے پہلے حصوں میں بہت سی پیش گوئیاں ہیں جو اسلام کی سچائی پر قوی دلیل ہیں مگر ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کہ خدا تعالی کے وہ موعودہ نشان کھلے کھلے طور پر دنیا پر ظاہر ہوتے ہر ایک دانش مند سمجھ سکتا ہے کہ معجزات اور نشانوں کا لکھنا انسان کے اختیار میں نہیں اور دراصل یہی ایک بڑا ذریعہ سچے مذہب کی شناخت کا ہے کہ اس میں برکات اور معجزات پائے جائیں کیونکہ جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے صرف کامل تعلیم کا ہونا سچے مذہب کے لئے پوری پوری اور کھلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلی علامت نہیں ہے جو تسلی کے انتہائی درجہ تک پہنچا سکے۔
سو میں انشاء اللہ تعالیٰ یہی دونوں قسم کے دلائل اس کتاب میں لکھ کر اس کتاب کو پورا کروں گا۔ اگرچہ براہین کے گذشتہ حصوں میں نشانوں کے ظہور کا وعدہ دیا گیا تھا مگر میرے اختیار میں نہ تھا کہ کوئی نشان اپنی طاقت سے ظاہر کرسکتا اور کئی باتیں پہلے حصوں میں تھیں جن کی تشریح میری طاقت سے باہر تھی لیکن جب تئیس برس کے بعد وہ وقت آ گیا تو تمام سامان خدا تعالیٰ کی طرف سے پیسر آ گئے اور موافق اس وعدہ کے جو براہین کے پہلے حصوں میں درج تھا قرآن شریف کے معارف اور حقائق میرے پر کھولے گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الرحمٰن علم القرآن ایسا ہی بڑے بڑے نشان ظاہر کئے گئے جو لوگ سچے دل سے خدا کے طالب ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ خدا کی معرفت خدا کے ذریعہ سے ہی میسر آ سکتی ہے اور خدا کو خدا کے ساتھ ہی شناخت کر سکتے ہیں اور خدا اپنی حجت آپ ہی پوری کرسکتا ہے انسان کے اختیار میں نہیں اور انسان کبھی کسی حیلہ سے گناہ سے بیزار ہو کر اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ معرفت کاملہ حاصل نہ ہو اور اس جگہ کوئی کفارہ مفید نہیں اور کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے بجز اس کامل معرفت کے جو کامل محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے اور کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں کیونکہ محبت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندی آگ دونوں جمع نہیں ہو سکتیں۔ غرض انسان نہ بدی سے رک سکتا ہے اور نہ محبت میں ترقی کرسکتا ہے جب تک کہ کامل معرفت اس کو نصیب نہ ہو اور کامل معرفت نہیں ملتی جب تک کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے زندہ برکات اور معجزات نہ دیئے جائیں یہی ایک ایسا ذریعہ سچے مذہب کی شناخت کا ہے کہ جو تمام مخالفوں کا منہ بند کر دیتا ہے اور ایسا مذہب جو مذکورہ بالا دونوں قسم کے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے یعنی ایسا مذہب کہ تعلیم اس کی ہر پہلو سے کامل ہے جس میں کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فروگذاشت نہیں اور نیز یہ کہ خدا نشانوں اور معجزات کے ذریعہ سے اس کی سچائی کی گواہی دیتا ہے اس مذہب کو وہی شخص چھوڑتا ہے جو خدا تعالی کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتا اور روز آخرت پر چندروزہ زندگی اور قوم کے جھوٹے تعلقات کو مقدم کر لیتا ہے وہ خدا جو آج بھی ایسا ہی قادر ہے جیسا کہ آج سے دس ہزار برس پہلے قادر تھا (دنیا کی ساری عمر سات ہزار سال ہے۔ لیکچر سیالکوٹ ص۶) اس پر اسی صورت سے ایمان حاصل ہوسکتا ہے کہ اس کی تازہ برکات اور تازہ معجزات اور قدرت کے تازہ کاموں پر علم حاصل ہو ورنہ یہ کہنا پڑے گا کہ یہ وہ خدا نہیں ہے جو پہلے تھا یا اس میں وہ طاقتیں اب موجود نہیں جو پہلے تھیں اسلئے ان لوگوں کا ایمان کچھ بھی چیز نہیں جو خدا کے تازہ برکات اور تازہ معجزات کے دیکھنے سے محروم ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اس کی طاقتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئیں ہیں بالآخر یہ بھی یادرہے کہ جو براہین احمدیہ کے بقیہ حصہ کے چھاپنے میں تئیس برس تک التواء رہا۔ یہ التواء بے معنی اور فضول نہ تھا بلکہ اس میں یہ حکمت تھی کہ تا اس وقت تک پنجم حصہ دنیا میں شائع نہ ہو جب تک کہ وہ تمام امور ظاہر ہو جائیں جن کی نسبت براہین احمدیہ کے پہلے حصوں میں پیش گویاں ہیں کیونکہ براہین احمدیہ کے پہلے حصے عظیم الشان پیش گوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور پنجم حصہ کا عظیم الشان مقصد یہی تھا کہ وہ موعودہ پیش گویاں ظہور میں آجائیں اور یہ خدا کا ایک خاص نشان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس وقت تک مجھے زندہ رکھا یہاں تک کہ وہ نشان ظہور میں آگئے تب وہ وقت آگیا کہ پنجم حصہ لکھا جائے اور اس حصہ پنجم کے وقت جو نصرت حق ظہور میں آئی ضرور تھا کہ بطور شکر گزاری کے اس کا ذکر کیا جاتا سو اس امر کے اظہار کے لئے میں نے براہین احمدیہ کے پنجم حصہ کے لکھنے کے وقت جس کو درحقیقت اس کتاب کا نیا جنم کہنا چاہیے اس حصہ کا نام نصرۃ الحق بھی رکھ دیا تا وہ نام ہمیشہ کے لئے اس بات کا نشان ہو کہ باوجود صدہا عوائق اور موانع کے محض خدا تعالی کی نصرت اور مدد نے اس حصہ کو خلعت نور بخشا۔ چنانچہ اس حصہ کے چند اوائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورق کے ہر ایک صفحہ پر نصرۃ الحق لکھا گیا مگر پھر اس خیال سے کہ تا یاد دلایا جائے کہ یہ وہی براہین احمدیہ ہے جس کے پہلے چار حصے طبع ہو چکے ہیں بعد اس کے ہر ایک سرصفحہ پر براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا گیا پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، اسلئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔ (دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ا تا ۷)

مرزائی دوستو! کیا اچھا شاعرانہ تخیل ہے۔ پچاس اور پانچ ایک ہی ہیں محض صفر کا فرق ہے جسے اہل ہندسہ بھی بے حقیقت کہا کرتے ہیں مگر ہم اپنے مرزائی دوستوں سے پوچھتے ہیں کہ تم نے کسی سے پچاس روپے لینے ہوں اور وہ پانچ دے کر مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ قول پیش کرے کہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے جو حقیقت میں بے حقیقت ہے ہے تو کیا تم لوگ پانچ پر کفایت کر جاؤ گے؟ ایمان سے کہنا، ایمان ہے تو سب کچھ ہے۔

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیفات ہماری تحقیق میں صناعات خمسہ میں سے صنعت شعری پر مبنی ہیں اس وجہ سے ناظرین کی تسلی کے لئے ہم بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی وعدہ خلافی کا عذر شاعرانہ تخیل میں پیش کرتے ہیں

عرب کا مشہور منہ زور شاعر متنبّی اپنی معشوقہ کے عدم ایفاء عہد پر معذرت کرتا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها الا يدوم لها عهد

(معشوقہ جب بے وفائی کرے تو سمجھو کہ اس نے وعدہ پورا کر دیا کیونکہ اس کے وعدہ میں داخل ہے کہ وہ وعدہ وفا نہ کرے گی)

اسی شاعرانہ تخیل میں ہم بھی مرزا غلام احمد قادیانی کا عذر قبول کرتے ہیں اور یہ ماننے کو تیار ہیں کہ پچاس اور پانچ میں کوئی فرق نہیں دراصل پچاس کا عدد بھی پانچ ہے جیسے سو دراصل ایک ہو، فرق صرف صفر کا ہے جو بے حقیقت چیز ہے۔

مرزائی دوستو! ہم نے تمہارے مسیح موعود کا عذر تو قبول کر لیا بلکہ پبلک سے بھی منظور کرا دیا مگر آخر یہ شاعرانہ تخیل کب تک کام آئے گا خطرہ ہے کہ کوئی من چلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاعر تخیل میں آپ لوگوں کی معرفت مرزا قادیانی کو یہ شعر نہ پہنچادے

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

براہین احمدیہ جلد پنجم:

ہم بتا آئے ہیں کہ براہین جلد چہارم کے صفحہ ۵۱۲ پر مرزا غلام احمد صاحب نے نہایت مسرت انگیز عنوان تجویز فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

باب اول: ان براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیت اور افضلیت پر بیرونی شہادتیں ہیں۔

لیکن اس جلد میں اس بیان کو شروع بھی نہ کیا گو جلد پنجم کے لکھنے اور شائع کرنے میں ۲۳ سال کی مدت مدیدہ گزر گئی تاہم مصنف کو خیال ہونا چاہیے تھا کہ جس کتاب کی یہ جلد پنجم ہے اس کی چوتھی جلد میں جو مضمون چلا آرہا ہے اسی کو پانچویں میں پورا کرنا چاہیے حالانکہ جس اشتہار کے ذریعہ مسلمانوں کو روپیہ بھیجنے کی ترغیب دی ہے اس میں یہ الفاظ بھی تھے:

پہلے یہ کتاب صرف تیس پینتیس جزو تک تالیف ہوئی تھی اور پھر سو جزء تک بڑھادی گئی اور دس روپیہ عام مسلمانوں کے لئے اور پچیس روپے دوسری قوموں اور خواص کے لئے مقرر ہوئی مگر اب یہ کتاب بوجہ احاطہ جمیع ضروریات تحقیق و تدقیق اور اتمام حجت کے تین سو جزو تک پہنچ گئی ہے۔

(اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول۔ص ۲۴ مجموعہ اشتہارات ج اص ۳۲،۳۴)

اس اشتہار سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ تین سو جزو تک تیار ہو چکی تھی جن میں سے چار جلدوں میں ۳۵ جزو شائع ہوئے ہیں، باقی مسودہ بقدر ۲۶۵ جزو کو کیوں چھپا رکھا؟ یہاں تک کہ ۲۳ سالہ طویل مدت کے بعد پانچویں جلد شائع کی تو اس میں نہ اس وعدہ کا لحاظ رکھا، نہ اس اعلان کے مطابق اس مسودہ کو شائع کیا، نہ یہ ظاہر کیا کہ وہ مسودہ آگ کی نذر ہو گیا۔ باوجود ایسے واقعات کے چونکہ ہم مرزا قادیانی کی تصنیفات کی نوعیت صنعت شعری جانتے ہیں اس لئے بحکم مصرعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلام اللیل یمحوہ النہار (رات کے وعدہ کو دن کا ظہور محو کر دیتا ہے)

پانچویں جلد میں سابقہ حصص کے مضامین بلکہ ڈیڑھ سو جزو مسودہ سب بھول گئے ایسے بھولے کہ نہ ان کی غرض و غایت یاد رہی نہ ان کا آخری مضمون نہ آخری سرخی۔ سب کچھ ایسے بھولے جیسے ایک شاعر کا معشوق بھولا جس کا ذکر یوں ہے

مجھے قتل کر کے وہ بھولا سا قاتل
لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے
کسی نے کہا جس کا وہ سر پڑا ہے
کہا بھول جانے کی کیا میری خو ہے

یوں معلوم ہوتا ہے کہ جلد پنجم شروع کرتے ہوئے چوتھی کو کھول کر بھی نہیں دیکھا اسی لئے چوتھی میں جس بات کو بطور اصول بزور بیان کیا پانچویں میں بزور اس کی تردید کی۔ مثلاً پہلے لکھ چکے ہیں:

جب کہ تصفیہ ہر ایک امر کے جائز یا ممتنع ہونے کا عقل ہی کے حکم پر موقوف ہے اور ممکن اور محال کی شناخت کرنے کے لئے عقل ہی معیار ہے تو اس سے لازم آیا کہ حقیقت اصول نجات کی بھی عقل ہی سے ثابت کی جائے۔

(براہین احمدیہ ص ۸۸۔ قادیانی خزائن ج ا ص ۷٦)

براہین احمدیہ جلد پنجم میں لکھتے ہیں:

ظاہر ہے کہ محض عقلی دلائل مذہب کی سچائی کیلئے کامل شہادت نہیں ہوسکتے .. محض عقلی دلائل سے تو خدا تعالی کا وجود بھی یقینی طور پر ثابت نہیں ہوسکتا چہ جائے کہ کسی مذہب کی سچائی اس سے ثابت ہو (براہین احمدیہ۔ پنجم ص ۴۷۔۴۸)

ناظرین مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیفات کو ہم اہل منطق کی صناعات خمسہ میں سے صنعت شعری بتا آئے ہیں اس لئے آپ کے اقرار کے بعد اس انکار کو بھی صنعت شعری میں جگہ مل سکتی ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

ہمارا بیان کیسا صاف ہے کہ براہین احمدیہ جلد پنجم میں مرزا غلام احمد قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو وہی مضمون شروع کرنا چاہیے تھا جس کی چوتھی جلد میں گویا بسم اللہ ہوئی تھی اور تین سو دلائل قاہرہ بالکل مرتب ہو چکے تھے کیونکہ مرزا قادیانی اعلان کر چکے تھے کہ:

ہم نے کتاب براہین احمدیہ کو تین سو براہین محکم دلائل عقلیہ پر مشتمل تالیف کیا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ج اص ۳۸)

مگر افسوس کہ اس مضمون کو جو مسودہ کی صورت میں بالکل تیار تھا چھوا بھی نہیں۔ ہاں ایک عنوان ایسا مقرر کیا جس سے گمان ہوسکتا تھا کہ نفس اسلام سے اس کو تعلق ہوگا یعنی سرخی یوں مقرر کی

پہلا باب معجزہ کی اصل اور ضرورت کے بیان میں (براہین احمدیہ۔پنجم ص ۴۶)

اس باب میں جتنی کچھ تقریر فرمائی وہ اصولی ہے مثلاً معجزہ کو مذہب کے لئے امتیازی نشان قرار دے کر لکھا:

غرض بغیر امتیازی نشان کے نہ مذہب حق اور مذہب باطل میں کوئی کھلا کھلا تفرقہ ہوسکتا ہے اور نہ ایک راست باز اور مکار کے درمیان کوئی فرق بین ظاہر ہوسکتا ہے۔ (براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۴۸۔۴۹)

باوجود قطع تعلق حصص سابقہ براہین احمدیہ کے ہم اسی پر کفایت کرتے اگر اس اصول کو اسلام کی حقانیت کے لئے استعمال کیا جاتا۔ افسوس ہے کہ ایسا نہیں کیا گیا بلکہ اس کو اپنی صداقت کے لئے تمہید بنایا اور دوسرے باب کو اپنے دعویٰ مسیحیت موعودہ کے اثبات میں پیش کیا چنانچہ اس کا عنوان یہ ہے:

باب دوم: ان نشانوں کے بیان میں جو بذریعہ ان پیش گوئیوں کے ظاہر ہوئے جو آج سے پچیس برس پہلے براہین احمدیہ میں لکھ کر شائع کی گئیں

(براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۴۱)

پھر اس باب میں اپنی پیش گوئیاں لکھی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اتباع مرزا اپنے ہر کام کو اسلام کی خدمت بلکہ اپنے وجود کو اسلام ہی کا نشان بتایا کرتے ہیں لیکن ہم اپنے موضوع کے پابند ہیں ہم نے کتاب ہذا میں علم کلام مرزا کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

ایک میں ان دلائل کا ذکر ہے جو خالص اسلام کی صداقت پر مرزا غلام احمد قادیانی نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دیئے یا دینے کا وعدہ کیا۔

دوسری قسم وہ دلائل ہیں جو اپنی نبوت اور مسیحیت موعودہ کے اثبات کے لئے ہیں ۔ براہین احمدیہ جلد پنجم کو ہم دوسری قسم سے جانتے ہیں جیسا کہ اس کی تصریحات اورعبارات سے صاف نمایاں ہے۔

مرزائی دوستو! واقعات کے جواب میں منہ چڑھانا اور برا منانا مفید نہیں۔تم ہمارے حوالجات کو اصل کتابوں میں دیکھو اور ہمارے سوال کا جواب دو۔

سوال: کوئی مفسر سورہ بقرہ کی تفسیر شروع کرے پہلی جلد میں وہ پہلے نصف پارے تک پہنچے اس کے بعد دوسری جلد میں اس کا فرض کیا ہے۔اسی سورہ بقرہ کو پورا کرنا یا کوئی اور مضمون شروع کرنا

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

براہین احمدیہ کی ظاہری کیفیت

مشہور ہے کہ براہین احمدیہ پانچ جلدوں میں منقسم ہے۔ پانچویں جلد تو بیشک صورت اور سیرت میں الگ ہے ،یعنی نہ اس کی تقطیع پہلی جلدوں سے ملتی ہے نہ مضمون ۔ یہ ان سے الگ، وہ اس سے جدا ۔اس کو ان سابقہ حصص کی نوع کہنا ایسا ہی غلط ہے جیسے گیہوں کو چاولوں کی قسم سے کہنا۔

مگر جو چار جلدیں ہم کو بتائی جاتی ہیں ان کی بھی عجیب حالت ہے کہ نہ پہلی کی ابتداء ملتی ہے، نہ دوسری کا شروع، نہ تیسری کی ابتداء، نہ چوتھی کا شروع۔

طبع اول میں تو یہ کچھ نہ تھا۔اس کے بعد مریدوں نے اس بدصورتی کو دیکھ کر ۱۹۰۶ء میں اس کی اصلاح پر توجہ کی۔مگر یہ اصلاح بھی قابل اصلاح ہے جس کی تفصیل یہ ہے اصلاح شدہ کتاب کی فہرست یوں لکھی ہے

حصہ اول: التماس ضروری از مولف۔(ص۱)

حصہ دوم: التماس ضروری از مولف۔(ص۸۳)

حالانکہ حصہ اول جو صفحہ ۸۲ پر ختم ہوا بڑے بڑے حرفوں میں کتاب براہین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد یہ کا مبالغہ آمیز محض اشتہار ہے۔ جیسے بازار میں چورن فروش، چورن کی تعریف میں بڑی لمبی چوڑی تقریریں کیا کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ مریدوں نے یہ بدعت ایجاد کی کہ صفحہ۸۲ صفحہ۸۳ کی درمیان میں چند اوراق مرزا غلام احمد قادیانی کی سوانح عمری کے درج کر دیئے حالانکہ کتاب کے درمیان میں ان کا لانا بالکل طہر متخلل سا معلوم ہوتا ہے۔ سوانح کا شوق تھا تو کتاب کے شروع میں لگاتے جسکا ترجمۃ المولف نام رکھتے۔ صفحہ۸۴ حصہ دوم (خزائن جلد ا ص ۷۱) جسے حصہ دوم کا شروع بنایا گیا ہے اس پر یہ عنوان لکھا ہے

مقدمہ: اور اس میں کئی مقصد واجب الاظہار ہیں جو ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔،

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کا شروع یہاں سے ہے۔ صفحہ ۱۳۸ (خزائن ج ا ص ۱۳۲) پر لکھا ہے:

تمت المقدمۃ۔

مگر صفحات برابر جارہے ہیں لیکن مریدوں نے یہاں دوسری جلد ختم کر دی۔

اس کے آگے تیسری جلد کا سرورق لگا دیا (قادیانی خزائن ص ۱۳۳) جس کے شروع میں لکھا:

پہلی فصل: ان براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیت اور افضلیت پر بیرونی اور اندرونی شہادتیں ہیں۔ (قادیانی خزائن ص ۱۴۳)

یہ فصل چلتی چلتی جب صفحہ ۲۷۸ (خزائن ص ۳۱۰) پر پہنچی تو مریدوں نے یہاں تیسری جلد ختم کر کے صفحہ ۲۷۹ (خزائن ص ۳۱۳) پر چوتھی جلد کا سرورق لگا دیا حالانکہ نہ فصل ختم ہوئی، نہ مضمون ختم ہوا۔ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے صفحہ ۲۷۸، صفحہ ۲۷۹ کی عبارت ہم لکھتے ہیں جو یوں ہے:

جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں خدا کے خواص کا ضروری ہونا (ص ۲۷۸۔ قادیانی خزائن ص ۳۱۰)

ص ۲۷۹۔ یعنی اس کی ذات اور صفات اور افعال کا شرکت غیر سے پاک ہونا وغیرہ (ص ۲۷۹۔ قادیانی خزائن۔ ص ۳۲۳)

خیال فرمایئے ایسی بڑی نامور کتاب اور جلدوں کا خاتمہ اس طرح کہ کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معمولی کتاب کی جلدیں بھی اس طرح ختم اور شروع نہیں ہوتیں۔

ہم نے براہین احمدیہ کی اس بے معنی تقسیم کو دیکھ کر بہت کوشش کی کہ اس کو صحیح صورت میں سمجھیں افسوس کہ کچھ سمجھ میں نہ آیا آخر بے ساختہ منہ سے نکلا

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

مرزائی دوستو! یاد رکھو تمہاری کوشش سے براہین احمدیہ سنور نہیں سکتی۔ کیوں

لن یصلح العطار ما افسد الدھر

نوٹ۔ مرزا قادیانی کے کلام منقولہ (صفحات گذشتہ از تریاق القلوب۔ص ۴۹) میں جو عیسائیوں کو نشان دکھانے کا ذکر ہے اس پر یہاں ہم بحث نہیں کر سکتے کیونکہ وہ نشانات علم کلام میں داخل نہیں بلکہ کمالات باطنیہ میں ہیں۔ اور کمالات باطنیہ مرزائیہ کا مفصل ذکر ہم اپنی کتاب الہامات مرزا وغیرہ میں کر چکے ہیں۔

مرزا قادیانی کی تصنیف بحیثیت حوالجات

متکلم اور مصنف خواہ کسی مذہب اور کسی اصول کا ہو، اس کا فرض ہے کہ روایت میں غلط گو نہ ہو۔ یعنی جو حوالہ دے وہ صحیح ہو۔ اس کے مستخرجہ نتیجہ میں کسی کو اختلاف ہو تو ہو، اس کے بتائے ہوئے حوالہ میں کسی کو کلام نہ ہو۔ ہمارے ملک کے نامور مصنف سر سید احمد خان مرحوم سے ہم کو بہت اختلاف ہے مگر ہم ان کی نسبت یہ گمان نہیں کر سکتے کہ جو حوالہ وہ نقل کریں وہ غلط ہوگا۔ برخلاف اس کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بیان کردہ حوالہ پر ہم کو اعتماد نہیں۔ کیوں؟ اس کی وجوہات ذیل میں درج ہیں۔

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مخالف علماء اسلام میں ایک بزرگ مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم تھے انہوں نے مرزا صاحب قادیانی کے ردّ میں ایک کتاب فتح رحمانی لکھی۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں یوں دعا کی

اللھم یا ذا الجلال و الاکرام یا مالك الملك

جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مولف مجمع بحار الانوار کی دعا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بڑا غرق کیا، ویسا ہی دعا والتجاء اس فقیر قصوری کا ن اللہ لہ کی ہے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اسکے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق فرما اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا فقطع دا بر القو م الذین ظلموا و الحمد للہ رب العا لمین انك علی کل شیء قدیر و با لا جا بة جدیر آ مین ۔(فتح رحمانی۔ص ۲۶۔۲۷)

ناظرین اس دعا کے الفاظ کو بغور دیکھیں کہ ان میں کسی طرح یہ مفہوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی غلام دستگیر صاحب میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ پہلے مرے گا۔ بلکہ محض ایک مخلصانہ دعا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ دو میں سے ایک برتاؤ جو تجھے پسند ہو کر۔

۱۔توبہ کی توفیق دے۔۲۔یا موت وارد کر۔

دوسرے ایک بزرگ مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی تھے۔انہوں نے بھی مرزا غلام احمد صاحب کے ردّ میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے اعلا ء الحق الصریح بتکذ یب مثیل المسیح ۔انہوں تو اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کی یا اپنی موت کا ذکر تک نہیں کیا باوجود اس کے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تصنیفات میں متعدد جگہ یہ مضمون لکھا ہے:

مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے۔مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔

(قادیانی اربعین نمبر۲ص ۹۔قادیانی خزائن ج ۱۷ص ۳۹۴)

کس ادعا اور تحدی سے ان مخالف علماء کے اقوال کو بطور دلیل کے پیش کیا ہے اور کس خوبی سے ان کے کلام سے اپنے دعوی مسیحیت کو ثابت کیا ہے حالانکہ حقیقت اس کی کچھ نہیں۔مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کی دعا کا یہ مطلب نہیں اور مولوی اسماعیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب علی گڈھی نے دعا کی ہی نہیں۔ غرض دونوں پر افتراء ہے حالانکہ بطور دلیل کے لائے ہیں۔

۲۔ دوسرا ثبوت: مرزا غلام احمد قادیانی کو اس فن (تحریف) میں ایسا کمال تھا کہ اس فن کو غیروں سے مخصوص نہ رکھتے تھے بلکہ حسب موقع اپنے کلام میں بھی تحریف کر دیتے۔ ناظرین کتاب جنگ مقدس کی عبارت سابقاً دیکھ چکے ہیں ایک نظر پھر دیکھ جائیں اس میں ایک فقرہ یہ بھی ملے گا

> جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا (جنگ مقدس۔ص ۲۱۰)

اس عبارت میں گو نام لے کر ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی تعیین نہیں کی لیکن اوصاف ایسے بتائے ہیں جن سے تعیین ہو جائے، یعنی عاجز انسان کو خدا بناتا ہے، یہ کام آتھم ہی کا تھا کہ وہ حضرت مسیح کی الوہیت کا قائل تھا۔ چنانچہ اسی مسئلہ پر اس نے مرزا غلام احمد قادیانی سے مباحثہ کیا تھا۔ مرزا قادیانی عاجز انسان کو خدا بنانے والے نہ تھے۔ پس مطلب اس عبارت کا صاف ہے کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم مناظر عیسائی پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ اس میں نہ کوئی ابہام ہے، نہ اجمال۔ ہمارے اس دعوی کی تصدیق مرزا قادیانی نے خود کی ہوئی ہے چنانچہ آپ صاف لکھتے ہیں

> ناظرین کو معلوم ہوگا کہ موت کی پیش گوئی اس (آتھم) کے حق میں کی گئی تھی اور اس پیش گوئی کی پندرہ مہینے میعاد تھی (حاشیہ تریاق القلوب۔ص ۵۴)

باوجود اس تعیین کر دینے کے ڈپٹی عبداللہ آتھم میعاد پندرہ ماہ گزار کر بجائے ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء (انجام آتھم۔ص ۱) کو (۲۱ ماہ بعد) مرا، تو مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کے دو جواب دیئے

پہلے جواب میں اپنی عبارت کو مکمل محرف کیا جس کے الفاظ یہ ہیں:

> پیش گوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا سو وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔
>
> (کشتی نوح ص ۶۔ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین اس عبارت کو پہلی عبارت کے ساتھ ملا کر ملاحظہ کریں تو آسمان زمین جتنا فرق پائیں گے۔ پہلی عبارت جو روئداد مناظرہ سے منقول ہے یوں ہے:

عاجز انسان کو خدا بنانے والا پندرہ ماہ کے عرصہ میں ہاویہ میں گرایا جائیگا۔

یہ عبارت اپنے مفہوم میں یہاں تک وسیع ہے کہ بالفرض مرزا غلام احمد اس سے پہلے مر جاتے مگر ڈپٹی عبداللہ آتھم پندرہ ماہ کے اندر اندر مرتا تو بھی وہ عبارت صحیح ہوتی۔ کوئی عقل مند عبارت فہم اس پر اعتراض نہ کرتا کیونکہ اس میں فریقین کے درمیان تقدم و تاخر کی نسبت نہیں۔

اس صاف عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے فریقین کے تقدم و تاخر کی نسبت پیدا کر کے عبارت کو اصل صورت سے محرف کر کے اپنی پیش گوئی کو تو صحیح کر دیا ہوگا، مگر ساتھ ہی اس کے بحیثیت فن روایت اور فن تصنیف آپ قابل اعتماد نہ رہے۔

دوسرا جواب آپ نے اس سے بھی عجیب دیا اس میں بھی میعاد پندرہ ماہ تسلیم کی مگر اس کی توجیہ یوں کی:

اگر کسی کی نسبت یہ پیش گوئی ہو کہ پندرہ مہینے تک مجذوم ہو جائے پس اگر وہ پندرہ کی بجائے بیس مہینے میں مجذوم ہو جائے، اور ناک اور کان تمام گر جائیں تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ نفس واقعہ پر نظر کرنی چاہیے۔ (حقیقت الوحی حاشیہ۔ ص ۱۸۵)

اصحاب فہم للہ غور کریں کہ اس عبارت کا مطلب کیا ہے۔ ہم تو یہ سمجھے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اصل عبارت مجبور کرتی ہے کہ میعاد پندرہ ماہ کا اعتراف کریں جو رہ رہ کر ان کے قلم سے نکلتا ہے لیکن کی اس کی توجیہ کرنے میں وسعت پیدا کرتے ہیں جس سے اصل عبارت میں تحریف ہو جاتی ہے۔

اس موقعہ پر ہمیں نفس پیش گوئی کے صدق کذب سے بحث نہیں اس کا محل رسالہ الہامات مرزا ہے۔ یہاں ہمیں یہ دکھانا منظور ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بحیثیت فن تصنیف معتبر مصنف نہ تھے کیونکہ وہ حوالجات منقولہ میں سخت تحریف کرتے تھے جو مصنف کو درجہ اعتبار سے گرانے کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔

۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت ہم کیا گمان رکھیں حافظہ کمزور تھا یا قلم محفوظ نہ تھا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی واقعہ کو آپ متضاد الفاظ میں بیان کرتے تھے۔لطف یہ کہ وہ واقعہ بھی خود ان کے متعلق ہوتا مثلاً

ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق آپ نے (بقول خود) کئی اشتہار دیئے۔آخری اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کو دیا تھا (انجام آتھم ص ۱۔۳) پر لکھتے ہیں:

وہ (آتھم) ہمارے آخری اشتہار سے جو اتمام حجت کی طرح تھا سات ماہ کے اندر فوت ہو گیا۔ (سراج منیر ص ۶۔ قادیانی خزائن ج ۱۲ ص ۸)

اسی واقعہ کو دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں:

آتھم میرے آخری اشتہار سے پندرہ مہینے کے اندر مر گیا۔

(حاشیہ حقیقت الوحی۔ص ۲۰۷۔ قادیانی خزائن۔ج ۲۲ ص ۲۱۶)

طرفہ یہ کہ آپ نے جس اشتہار کو ساتواں اشتہار کہا ہے جسکی بابت آپ نے لکھا ہے:

یکے بعد دیگرے ہم نے سات اشتہار دیئے ہمارے آخری اشتہار کی تاریخ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء ہے۔ (انجام آتھم ص ۳۔ قادیانی خزائن ۱۱ ص ۳ ملخص)

اسی کے شروع میں لکھتے ہیں:

یہ بات ناظرین کو معلوم ہے کہ ہم اس وقت تک پانچ اشتہار اس بارے میں نکال چکے ہیں (مجموعہ اشتہارات۔ج ۲ ص ۲۰۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اشتہار مذکور چھٹا نمبر ہے نہ کہ ساتواں۔

طرفہ پرطرہ یہ کہ اسی واقعہ کو یوں بھی لکھتے ہیں کہ:

خدا نے بھی اس (آتھم) سے نرمی کی اور اس کے رجوع کی وجہ سے دو برس سے بھی کچھ زیادہ اور مہلت اس کو دے دی۔ (تریاق القلوب۔ص ۱۰۱)

پھر حقیقت الوحی میں اس مدت کو قلیل بنانے کو لکھا ہے:

چند ماہ کے بعد فوت ہو گیا۔ (حقیقت الوحی۔ص ۱۸۶۔ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۴)

ناظرین کرام! غور فرمائیں اصل میعاد پندرہ ماہ اور مہلت ۲۱ ماہ جس کو مرزا صاحب قادیانی خود ہی دو برس سے زیادہ قرار دیں کیا یہ سود اصل سے زیادہ نہیں؟

مرزائی دوستو! بتاؤ تمہارے نزدیک تلون مزاجی اور اختلاف بیانی کسی مصنف کو قابل مصنف بناتی ہے یا قابلیت سے گراتی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔مرزا غلام احمد قادیانی کو غلط حوالجات دینے میں اتنی دلیری تھی کہ وہ کسی مصنف کی عبارت یا خود اپنی عبارت کو تحریف کرنے پر کفایت نہ کرتے تھے بلکہ پیغمبر خدا ﷺ کے حق میں بھی حدیث بنا لیتے تھے۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

> اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ هذا خليفة الله المهدى ۔اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادۃ القرآن۔ص ۴۱۔قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

حالانکہ یہ حدیث صحیح بخاری میں نہیں ہے جو دکھائے انعام پائے۔

ہم اس موقع پر بحیثیت فن اسماء الرجال مرزا غلام احمد قادیانی کو واضع حدیث (جھوٹی حدیثیں بنانے والا) نہیں لکھنا چاہتے کیونکہ ایسا لکھنا ہمارے موضوع کتاب سے خارج ہے۔ ہماری غرض اس جگہ مرزا قادیانی کو فن تصنیف میں جانچنا ہے کہ معتبر اور حوالجات میں معتمد تھے یا نہیں اس کا جواب ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیفات میں اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں مگر ہم بغرض اختصار چند مثالوں پر کفایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

مرزا قادیانی کا علم اصول اشاعرہ پر مبنی ہے؟

علم کلام کے بڑے امام شیخ ابوالحسن اشعری ہوئے ہیں جو ۲۷۰ھ میں مقام بصرہ پیدا ہوئے اور ۳۳۰ میں بعمر ۶۰ سال بغداد میں فوت ہوئے رحمہ اللہ۔ انہوں نے اپنے علم کلام کے زور سے فلاسفروں اور معتزلوں کا مقابلہ کیا۔آج کتب عقائد کی درسی کتابوں میں انہی کے عقاید لکھے جاتے ہیں۔امام غزالیؒ ، امام رازیؒ وغیرہ انہی کے اصول پر تھے ان کے اتباع کو اشاعرہ کہتے ہیں۔

ہماری تحقیق تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا علم کلام کسی سابق معتبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہب پر مبنی نہیں بلکہ محض اپنا ایجاد ہے۔ مگر ہم نے بعض اتباع مرزا کی تحریرات میں دیکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا علم کلام اصول اشاعرہ پر مبنی تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد مرزائی لاہوری بھی لکھتے ہیں:

> آپ (مرزا قادیانی) نے جس طریق پر اپنے علم کلام کی بنیاد رکھی وہ اشاعرہ کا طریق تھا اور سچ تو یہ ہے کہ بنیاد تو اشاعرہ پر رکھی لیکن ایسی اعلیٰ اور انوکھی طرز میں اپنے علم کلام کو اٹھایا کہ اس کے آگے زمانہ حال کے فلسفہ اور سائنس کو سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ (پیغام صلح لاہور ۷ جون ۱۹۳۲ء ص ۶)

اس لئے ہم اس بات کی بھی پڑتال کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو مسائل کلامیہ لکھے ہیں ان کا نشان اشاعرہ کے عقائد میں ملتا ہے؟

سب سے اول ربط حادث بالمحدث کا مسئلہ یعنی اللہ کے ساتھ مخلوقات کو کیا تعلق ہے؟ اشاعرہ کا مذہب یہ ہے:

> و العا لم ای ماسوی الله تعا لی من المو جودا ت بجمیع اجزائی من السما وا ت و ما فیها و ا لا رض و ما علیها محد ث ای مخر ج من العدم الی الو جو د بمعنی انه کا ن معدو ما فوجد خلا فا للفلاسفة حیث ذهبوا الی قدم السما وا ت بموادها و صو ر ها و اشکا لها و قدم العنا صر بموا دها و صور ها لکن با لنوع بمعنی انها لم نخل قط عن صورة نعم اطلقوا القو ل بحدو ث ما سوی الله تعا لی لکن بمعنی الاحتیاج الی الغیر لا بمعنی سبق العدم علیه (شرح عقائد نسفی)
>
> (اللہ کے سوا جو موجودات ہیں، مع اپنی اجزاء کے آسمانوں سے زمین تک، مع ان چیزوں کے جو ان میں ہیں عدم سے وجود میں لائے گئے ہیں۔ یہ عقیدہ فلاسفروں کے خلاف ہے کیونکہ وہ آسمان کے مواد صور اور اشکال کے قدیم ہونے کی طرف گئے ہیں لیکن بالنوع یعنی قدیم بالنوع کے قائل ہیں۔ مطلب ان کا یہ ہے کہ یہ آسمان کسی نہ کسی صورت سے مصور ہے یعنی کوئی وقت ایسا نہیں آیا کہ آسمان پر کوئی نہ کوئی صورت وارد نہ ہو فلاسفہ بھی ماسوی اللہ پر حادث کا لفظ بولتے ہیں لیکن وہ حدوث بمعنی احتیاج بولتے ہیں وجود بعد عدم ان کی مراد نہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت میں دونوں مذاہب کا بیان مصرح ہے۔ اشاعرہ کا بھی اور فلاسفہ کا بھی۔ اشاعرہ تو اللہ کے سوا ہر چیز کو حادث کہتے ہیں، فلاسفہ آسمانوں کو قدیم بالنوع کہتے ہیں۔ اب سنئے مرزا غلام احمد قادیانی قدیم بالنوع کے قائل ہیں۔

مرزائی علم کلام کا مسئلہ اول:

یہ مسئلہ علم کلام میں سب سے اہم اور مقدم ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا علم کلام اس میں قابل غور ہے۔ مرزا قادیانی کے کلام میں دو لفظ آئے ہیں جن کو عام فہم کرنے کے لئے تھوڑی سی تشریح کی ضرورت ہے۔

قدیم اس کو کہتے ہیں جو بے ابتداء (ازل سے) ہو، جیسے خدا۔

قدیم دوطرح سے ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ ایک ہی چیز بے ابتداء چلی آتی ہو جیسے خدا کی ذات اس کو قدیم بالذات کہتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ ایک ہی چیز ایسی (بے ابتداء) نہ ہو مگر اس کا سلسلہ بے ابتداء ہو جیسے آریوں کے نزدیک سلسلہ کائنات قدیم بالنوع ہے۔

یعنی گو دنیا کی ہر مرکب چیز مخلوق اور حادث ہے لیکن سلسلہ قدیم ہے۔ یہ آریوں کا مذہب ہے۔

مرزا غلام احمد نے بھی آریوں کا مذہب پسند کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

> چونکہ خدا تعالی کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں، اس لئے خدا تعالی کی مخلوق میں قدامت نوعی پائی جاتی ہے۔ یعنی مخلوق کی انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آئی ہے مگر شخصی قدامت باطل ہے۔
>
> (چشمہ معرفت۔ص ۲۶۸)

یعنی خالق کے ساتھ مخلوق کا بھی کوئی نہ کوئی سلسلہ برابر چلا آیا ہے۔

ناظرین غور فرمائیں فلاسفہ یونان نے تو صرف آسمان کو قدیم بالنوع کہا تھا مرزا غلام احمد قادیانی نے عام کر کے دوسری مخلوق کو بھی قدیم بالنوع قرار دیا۔ اب بتائیے مرزا قادیانی کا علم کلام اصول اشاعرہ پر مبنی ہے یا فلاسفہ ملاحدہ کے خیال پر؟

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام میں عقیدہ جدیدہ پیدا کر کے سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ اپنے جانشین بیٹے میاں محمود احمد کو پریشان کیا ہے۔ ناظرین ان کی پریشانی ان کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔ آپ بخیال خود گمراہ لوگوں کی قسمیں شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں (ہم نے خلیفہ صاحب کی عبارت کو آسان کرنے کے لئے فقرات میں تقسیم کر کے نمبر لگا دیئے ہیں۔ثناءاللہ) ناظرین بغور پڑھیں:

۱۔ پانچویں قسم کے وہ لوگ تھے جو خدا کی صفت خالقیت کو ایک زمانے تک محدود کرتے تھے ان کو آپ (مرزا غلام احمد) نے خدا تعالیٰ صفت قیوم سے جواب دیا فرمایا خدا تعالیٰ کی صفات چاہتی ہیں کہ ان میں تعطل (بے عملی) نہ ہو بلکہ وہ ہمیشہ جاری رہیں قیوم کے معنی قائم رکھنے والا اور یہ صفت تمام صفات پر حاوی ہے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے اسی بات پر خاص زور دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات میں تعطل نہیں ہوسکتا آپ نے جو اصل پیش کیا اور جو تھیوری بیان کی وہ باقی دنیا سے مختلف ہے (اس فقرے میں صفات خداوندی کے تعطل (بے عمل رہنے) سے انکار کیا ہے)

۲۔بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فلاں وقت سے دنیا کو پیدا کیا گویا اس سے قبل خدا بے کار تھا اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ دنیا ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے گویا وہ خدا کی طرح ازلی ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا دونوں باتیں غلط ہیں۔

یہ ماننا کہ کسی وقت خدا کی صفات میں تعطل تھا خدا تعالیٰ کی صفت قیوم کے خلاف ہے۔اسی طرح یہ کہنا کہ جب سے خدا تعالیٰ ہے تب ہی سے دنیا چلی آتی ہے خدا کی صفات کے خلاف ہے (جو چیز معطل نہ ہوگی وہ برسر عمل ہوگی۔یعنی غیر معطل اور عامل ہونا ایک ہی معنی ہیں۔اس فقرے میں خدائی صفات مثل سابق غیر معطل کہہ کر دنیا کی قدامت اور ازلیت سے انکار کرنا متکلم کی شان کے خلاف ہے۔)

۳۔ شائد بعض لوگ کہیں کہ دونوں باتیں کس طرح غلط ہوسکتی ہیں دونوں میں سے ایک نہ ایک تو صحیح ہونی چاہیے لیکن یہ ان کا خیال مادیات پر قیاس کرنے کے سبب سے ہوگا۔

اصل میں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو عقل انسان سے بالا ہوتی ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقل ان کی کنہ کونہیں پہنچ سکتی دنیا کا پیدا ہونا چونکہ انسانوں جمادات بلکہ ذرات کی پیدائش سے بھی پہلے کا واقعہ ہے (یہ کس کا مذہب ہے؟ ثناء اللہ) اس لئے انسانی عقل اس کونہیں سمجھ سکتی۔ جو دو عقیدے لوگوں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں ان پر غور کر کے دیکھ لو کہ دونوں بالبداہت غلط نظر آتے ہیں اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ جب سے خدا ہے اسی وقت سے دنیا کا سلسلہ ہے تو پھر اسے دنیا کو بھی خدا تعالیٰ کی طرح ازلی ماننا پڑے گا (آپ نے اور آپ کے والد نے صفات الٰہیہ کو غیر معطل کہا ہے ملاحظہ ہو فقرہ اول تو اسکا لازمی نتیجہ یہی ہے جس سے آپ یہاں منکر ہو رہے ہیں هل هذا الا تهافت قبيح و تناقض صريح)

اگر کوئی یہ کہے کہ پیدائش کا سلسلہ کروڑوں یا اربوں سالوں میں محدود ہے تو پھر اسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ ازل سے نکما تھا صرف چند کروڑ یا چند ارب سال سے وہ خالق بنا اور یہ دونوں باتیں غلط ہیں پس صحیح یہی ہے کہ اس امر کی پوری حقیقت کو انسان پوری طرح سمجھ ہی نہیں سکتا (پھر آپ اور آپ کے والد کیا بیان کرنے بیٹھے ہیں۔ ثناء اللہ)

۴۔اور سچائی ان دونوں دعووں کے درمیان درمیان میں ہے یہ مسئلہ بھی اسی طرح محیر العقول ہے جس طرح کہ زمانہ اور جگہ کا مسئلہ ہے کہ ان دونوں چیزوں کو محدود یا غیر محدود ماننا دونوں ہی عقل کے خلاف نظر آتے ہیں (جنہوں نے علم کلام اساتذہ سے پڑھا ہوان کے نزدیک خلاف عمل نہیں۔ثناء اللہ)

۵۔حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس بحث کو یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ نہ خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کبھی معطل ہوئی اور نہ دنیا خدا کے ساتھ چلی آ رہی ہے اور صداقت ان دونوں امور کے درمیان ہے۔

اور اس کی تشریح آپ نے یہ فرمائی ہے کہ مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے گو قدامت ذاتی کسی شئے کو حاصل نہیں کوئی ذرہ کوئی روح کوئی چیز ماسوی اللہ ایسی نہیں کہ جسے قدامت ذاتی حاصل ہو لیکن یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنی صفت خلق کو ظاہر کرتا چلا آیا ہے (اس فقرے میں خلیفہ قادیان بے حد پریشان نظر آتے ہیں۔باپ ایک طرف ہے اسلامی عقیدہ ایک طرف۔اسلئے بزبان حال کہہ رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں دل بکہ کندا اقتداء قبلہ یکے امام دو۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو دنیا کے لفظ سے دھوکا لگتا ہے۔ پس غور سے سنیں جب کہ بقول آپ کے والد صاحب کے خدا کی صفت خالقیت کبھی معطل (بے عمل) نہیں رہی تو جو کچھ بھی اس کے عمل کا معمول ہوگا وہ بحیثیت نوع اگر محدود الوقت ہے تو خدا کی صفت خالقیت اس سے پہلے معطل ماننا پڑے گی جو آپ کو اور آپ کے والد کو منظور نہیں۔ پس مخلوق کا بصورت نوعی قدیم (ازل سے) ہونا آپ دونوں کو ماننا پڑے گا آپ کا عندیہ بھی یہی ہے لیکن اسلامی عقیدہ کی شنید اس کے اظہار سے مانع ہے مگر مولوی عبدالحق کو مانع نہیں ہوئی جن کا قول آگے آتا ہے)

۶۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے قدامت نوعی کا بھی وہ مفہوم نہیں لیا جو دوسرے لوگ لیتے ہیں جو یہ ہے کہ جب سے خدا سے تب سے مخلوق ہے۔ یہ ایک بے ہودہ عقیدہ ہے اور حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) اس کے قائل نہیں۔

۷۔ یہ کہنا کہ جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں جو دونوں باطل ہیں۔ ایک تو یہ کہ خدا بھی ایک عرصہ سے ہے اور مخلوق بھی کیونکہ جب کا لفظ وقت کی طرف خواہ کتنا ہی لمبا ہو اشارہ کرتا ہے اور ایسا عقیدہ بالکل باطل۔ دوسرے معنی اس جملہ کے یہ بنتے ہیں کہ مخلوق انہی معنوں میں ازلی ہے کہ جن معنوں میں خدا ہے اور یہ معنی بھی اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں اور عقل کے بھی۔ خالق اور مخلوق ایک ہی معنوں میں ازلی نہیں ہو سکتے۔

(معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک عقیدہ ہے جس کے حل کرنے میں باپ بیٹا حیران ہیں اصل یہ ہے کہ اس قسم کے عقدے بغیر علم کلام باقاعدہ حاصل کرنے کے حل نہیں کر سکتے۔

ہاں صاحب! جو لوگ ازلیت نوعی کے قائل ہیں وہ بھی خالق و مخلوق میں ایک طرح کی ازلیت نہیں کہتے بلکہ بالذات اور بالغیر سے دونوں میں فرق کرتے ہیں۔ یعنی خدا کو ازلی اور قدیم بالذات کہتے ہیں اور معلول کو ازلی اور قدیم بالغیر نام رکھتے ہیں دونوں میں تقدم و تاخر نہیں کہتے مگر رتبہ علت کو مقدم مانتے ہیں اور معلوم کو مؤخر۔ ثناءاللہ)

ضروری ہے کہ خالق کو تقدم حاصل ہو اور مخلوق کو تاخر یہی وجہ ہے کہ حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود (مرزا قغلام احمدادیانی) نے یہ کبھی نہیں لکھا کہ مخلوق بھی ازلی ہے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے اور قدامت اور ازلیت میں فرق ہے غرض حضرت مسیح موعود کے نزدیک مخلوق کو قدامت نوعی تو حاصل مگر ازلی نہیں

(جس طرح آپ قدامت اور ازلیت میں فرق جانتے ہیں عرصہ ہوا ایک بزرگ بادنجان اور بورانی میں بہت فرق جانتے تھے اسی کی تحقیق میں ان کی سو سال کی عمر ختم ہوگئی سو سال بعد جب ان کو معلوم ہوا کہ دونوں بینگن کے نام ہیں تو انہوں نے صاف اقرار کیا

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان بورانی

آپ اس تحقیق میں لگے رہیں گے تو آپ کی ذہانت سے امید ہے آپ کو جلدی معلوم ہو جائے گا کہ قدیم اور ازلی ایک ہی چیز ہے ہاں اگر قدیم دو قسم بالذات اور بالغیر ہے، تو ازلی بھی دو قسم بالذات اور بالغیر ہے)

خالق مخلوق پر بہر حال مقدم ہے اور دور وحدت دور خلق سے پہلے ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خالق اور مخلوق کے اس تعلق کو سمجھنا کہ خالق کو ازلیت بھی اور دور وحدت کو تقدم بھی حاصل ہو اور مخلوق کو قدامت نوعی بھی حاصل ہو انسانی عقل کے لئے مشکل ہے لیکن صفات الٰہیہ پر غور کرنے سے یہی ایک عقیدہ ہے جو شان الٰہی کے مطابق نظر آتا ہے۔

(مسیح موعود کے کارنامے مولفہ میاں محمود احمد ص ۳۹،۴۰)

خلیفہ ولد مرزا غلام احمد قادیانی کے بیان کے بعد خلیفہ صاحب کے ماموں مولوی میر اسحاق صاحب نے ذرہ توضیح سے کام لیا ہے چنانچہ صاف صاف لکھا ہے:

جاننا چاہیے کہ چونکہ بعض ناواقف مناظر جو اسلام کی تعلیم سے کما حقہ واقفیت نہیں رکھتے سلسلہ کائنات کی ابتداء مانتے ہیں اور خدا کی صفت خلق کا ایک خاص وقت سے کام شروع کرنا تسلیم کرتے ہیں اس لئے ... میں صاف لفظوں میں بہانگ دہل یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ عقیدہ نہایت غلط اور سخت فاحش غلط ہے اور قرآن مجید کے بالکل مخالف ہے قرآن مجید صاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظوں میں فرماتا ہے کل یوم ھو فی شان یعنی خدا کے خلق کرنے کی کوئی ابتداءنہیں بلکہ جب سے خدا ہے اور وہ ہمیشہ رہے گا تب ہی سے وہ مخلوق پیدا کرتا چلا آیا ہے اور جب تک وہ رہے گا اور وہ ہمیشہ رہے گا اس وقت تک وہ مخلوق پیدا کرتا چلا جاوے گا نہ خدا کے خلق کرنیکی ابتداء ہے نہ انتہاء نہ کوئی کوئی پہلی مخلوق گذری ہے نہ کوئی آخری مخلوق پیدا ہوگی بلکہ ہر مخلوق سے پہلے مخلوق ہے اور ہر مخلوق کے بعد مخلوق ہوگی۔ اور یہ سلسلہ پرواہ سے انادی ہے....جس طرح آریہ ہر سرشٹی (دنیا) کو حادث مگر سرشٹیوں کے سلسلہ کو غیر حادث قرار دیتے ہیں اسی طرح قرآن مجید مخلوق کے ہر فرد کو حادث مگر سلسلہ مخلوقات کو قدیم قرار دیتا ہے قرآن مجید کی رو سے کوئی مخوق نہیں جو کہہ سکے کہ میں ہمیشہ سے ہوں اور کوئی مصنوع نہیں جو یہ دعوی کرے کہ میں قدیم سے ہوں مگر سلسلہ مخلوقات ومصنوعات بے شک قدیم ہے۔

(حدوث روح و مادہ۔ص۲۴۴۔۲۴۵)

ان دوشہادتوں سے ثابت ہے کہ قدامت نوعی کو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت کرنا ہمارا افتراءنہیں بلکہ مرزا قادیانی اوران کے اکابر اتباع نے یہی سمجھا ہے ناظرین سلسلہ کائنات کو قدیم بالنوع کہنا بعینہ آریوں کا عقیدہ ہے جیسا کہ مولوی اسحاق صاحب کو مسلم ہے (ملاحظہ ہوستیارتھ پرکاش اردو۔طبع اول۔ص۷۴۴۔۷۴۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کا اہل اسلام سے فصال اور آریوں سے وصال مقام افسوس ہے۔ہم اس افسوس میں دل کو تسلی دینے کے لئے یہ شعر پڑھ لیتے ہیں

ہمارا ہوتا تو رہتا ہمارے سینے میں
یہ دل بنا ہے کسی چشم فتنہ زا کے لئے

پاک تثلیث مرزا: مسئلہ دوم

نصاری کا مذہب بابت تثلیث مشہور ہے کہ وہ خدا کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں ایک میں تین اور تین میں ایک۔یعنی توحید میں تثلیث اور تثلیث میں توحید۔سب مسلمانوں کا مع اشعریہ کے یہ اعتقاد ہے کہ تثلیث فی التوحید اورتوحید فی التثلیث غلط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس کی تشریح فرماتے ہیں:

اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی میں یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکھتے ہیں وہ کیا شئی ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونوں کے روحانی قوی میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلی درجہ کی دل سوزی اور غم خواری خلق اللہ ہے جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی ہے اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلی درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے جو اول بندہ کے دل میں بارادہ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک مستحکم رشتہ اور ایک شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم شال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے جب کہ خدا تعالی اپنے ارادہ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مقام اور اس مرتبہ کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالی کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الٰہی اب محبت سے بھر گئی ہے ایک نیا تولد بخشتی ہے اسی وجہ سے اس محبت کی بھری روح کو خدا تعالی کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ سان دونوں کے لئے بطور ابن کے ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے اور ذرہ امکان کو جو ھالکۃ الذات باطلۃ الحقیقۃ ہے حضرت اعلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واجب الوجود کے ساتھ برابر ٹھہرا دیا ہے۔

(توضیح مرام۔ص ۲۱،۲۲۔قادیانی خزائن ۳ص ۶۱۔۶۲)

ناظرین کیسی خوبی سے پاک تثلیث کی تشریح کی ہے چونکہ خود بدولت حضرت مسیح کے مشابہ بنتے تھے اس لئے خدا کا بیٹا ہونے کے وصف میں اپنے تئیں اس میں شریک کرنے کو لکھتے ہیں:

مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں ایسا ہی وہ مقام عالی شان ہے کہ گزشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا کے ظہور کو خدا تعالی کا ظہور قرار دیا ہے اور اس کا آنا خدا تعالی کا آنا ٹھہرایا ہے۔(توضیح مرام۔ص ۲۷)

اس اقتباس میں جو یہ لکھا ہے کہ گزشتہ نبیوں نے بطور استعارہ خدا کا آنا قرار دیا ہے وہ بھی خود بدولت مرزا قادیانی ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے:یوم یاتی ربك فی ظلل من الغمام (یہ آیت قرآن میں نہیں۔ثناء اللہ) یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا۔

(حقیقت الوحی ص ۱۵۴۔قادیانی خزائن ج ۲۲ص ۱۵۸)

مرزائی دوستو!انبیاء کرام کی تشریف آوری کی غرض وغایت خالص توحید کی تعلیم دینا ہے جو بنیاد اسلام ہے۔اسی لئے قرآن مجید میں بار بار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شخصیت خاصہ کو بھی سامنے رکھ کر جملہ اختیارات الوہیت مسلوب کر کے محض بشرت دکھائی گئی چنانچہ فرمایا:قل انّما انا بشر مثلکم یو حی الیّ انما الهکم اله وا حد۔(کہف:۱۱۰)(اے پیغمبر کہہ دو کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں بشر ہوں میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہے)

مگر مرزا غلام احمد قادیانی کے علم کلام میں خدائے احد اور حضرت احمد میں فرق نہیں بلکہ دراصل دونوں ایک ہیں چنانچہ توضیح مرام صفحہ ۲۳ پر آپ کا شعر ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آں چناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

(ترجمہ: حضرت احمد کی شان خدا کے سوا کون جانتا ہے وہ ایسے ہیں کہ اپنی ذات سے جدا ہوئے ہیں درمیان میں میم آ گئی ہے)

یعنی احمد دراصل احد ہے۔ احد سے جدا ہوا تو درمیان میں میم آ گئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ان دوشعروں سے یہ عقیدہ اخذ کیا ہے جو پنجاب کے جاہل فقیروں کا قول ہے

احمد احد وچ فرق نہ کوئی
ذرہ ایک بھیت مروڑی دا

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

ناظرین اس مشرکانہ تعلیم پر کہا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو توحید سکھائی ہے پہلے نبیوں سے بڑھ کر ہے۔

چوتھا مسئلہ:

مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنے حق میں الہام بتایا:

انّما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون (حقیقت الوحی ص ۱۰۵) (یعنی اے مرزا تیرا اختیار ہے جب کسی چیز کا تو ارادہ کرے تو اسے اتنا کہہ دے کہ موجود ہو جا، پس وہ ہو جائے گی)۔

اس الہام کی تشریح دوسرے مقام پر یوں کی ہے:

اعطيت صفة الا فناء و الا حياء من الرب الفعال

(خطبہ الہامیہ ص ۵۵-۵۶) (یعنی مجھ (مرزا) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھے ملی ہے) (یہ ترجمہ مرزا قادیانی کا خود کیا ہوا ہے)

مرزائی دوستو! کیا یہ مسائل بھی مذہب اشعریہ پر مبنی ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بقول ڈاکٹر بشارت احمد مرزائی اس طرز کلام میں داخل ہیں جسکے سامنے زمانہ حال کے فلسفہ اور سائنس نے سر جھکایا ہوا ہے۔

ایسے متکلم اور ایسے علم کلام کو پڑھ کر بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے
بت کریں آرزو خدائی کی۔ شان ہے تیری کبریائی کی

دوسرا باب

قادیانی کا علم کلام متعلق اپنے دعوی مسیحیت و مہدویت

انصاف اور حق یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر کو اگر سو سال فرض کریں تو اس سو سال میں سے ایک سال بھی آپ کا خالص اسلام کی خدمت میں شائد ہی خرچ ہوا ہو۔ جس کتاب میں دیکھو اپنا حصہ داخل ہے۔ براہین احمدیہ جس کو خالص اسلام کی تائید کا لقب دیا جاتا ہے ناظرین اسے بھی بغور پڑھیں گے تو اکثریت اس کی ذات خاص کے لئے پاویں گے۔ بلکہ مزید غور کریں گے تو اپنے آئندہ دعوی مسیحیت کے لئے اسی کو تمہید پاویں گے۔ حواشی تو قریباً سب کے سب الہامات اور بشارات مرزائیہ سے لبریز ہیں۔ لیکن بعد اس کے ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں جب آپ نے کھلے لفظوں میں اپنی مسیحیت کا اعلان کیا تو ہمہ تن اس طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی کتاب خالص اسلام کی تائید میں نہیں لکھی۔

مقام حیرت ہے کہ کتاب تریاق القلوب کی منقولہ عبارت گزشتہ صفحات میں رسالہ کشف الغطاء کو بھی اسلام کی تائید اور کفار کی تردید میں لکھا جس میں اپنی مسیحیت اور انگریزی اطاعت کے سوا کچھ ذکر ہی نہیں۔ چنانچہ اس کے سرورق کی عبارت ہم دکھاتے ہیں:

اے قادر خدا اس گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے
اور اس سے نیکی کر جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔ آمین

کشف الغطا

یعنی ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے حضور
گورنمنٹ عالیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان

اور نیز ان لوگوں کیخلاف واقعہ باتوں کا ردّ جو اس فرقہ کی نسبت غلط خیالات پھیلانا چاہتے ہیں

اور یہ مولف: تاج عزت جناب ملکہ معظّمہ قیصر ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے باادب گزارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری وکرم گستری اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔

(سرورق کشف الغطاء۔ قادیانی خزائن۔ ج ۱۴ص ۱۷۷)

یہ عبارت رسالہ کا مضمون بتانے کو کافی سے زیادہ رہنما ہے۔ تاہم مزید روشنی کے لئے ہم اس کے دوسرے صفحے سے کچھ عبارت نقل کرتے ہیں جس سے مصنف کی غرض وغایت معلوم ہو جائے گی۔لکھا ہے:

میں تاج عزت عالی جناب حضرت مکرمہ ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈالتا ہوں کہ اس رسالہ کو ہمارے عالی مرتبہ حکام توجہ سے اول سے آخر تک پڑھیں۔(کشف الغطا۔ص ۲)

یہ عبارت مع عبارت سرورق بآواز بلند پکار رہی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حکام کی ترچھی نظر سے کوئی بڑا سیاسی خطرہ تھا جس کے دفعیہ کے لئے یہ رسالہ لکھا چنانچہ اصل مضمون اس سے بھی واضح تر ہے۔فرماتے ہیں:

چونکہ میں جس کا نام غلام احمد اور باپ کا نام میرزا غلام مرتضیٰ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کا رہنے والا ایک مشہور فرقہ کا پیشوا ہوں جو پنجاب کے اکثر مقامات میں پایا جاتا ہے اور نیز ہندوستان کے اکثر اضلاع اور حیدر آباد اور بمبئی اور مدراس اور ملک عرب اور شام اور بخارا میں بھی میری جماعت کے لوگ موجود ہیں، لہذا قرین مصلحت سمجھتا ہوں کہ یہ مختصر رسالہ اس غرض سے لکھوں کہ اس محسن گورنمنٹ کے اعلیٰ افسر میرے حالات اور میری جماعت کے خیالات سے واقفیت پیدا کرلیں۔(کشف الغطا۔ص ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین ہم یہ نہیں کہتے کہ انگریزی گورنمنٹ کی خوش آمد اور منتیں نہ کریں۔ سو دفعہ کریں۔ سو دفعہ کم ہو، تو ہزار دفعہ کریں۔ ہم تو اس سے بھی منع نہیں کرتے کہ کلمہ شریف اس طرح پڑھا کریں لا الہ ا لا اللہ جار ج خلیفۃ اللہ

ہاں اتنا کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ کسی خطرے کو اپنے سے دفع کریں اور نام اسلامی خدمت اور جواب کفار کا رکھیں، تو ہم کہہ سکتے ہیں

حافظا مے خورد رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآن را

تتمہ کے طور پر یہ بتایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں اور انگریزی حکومت کی نسبت عجیب متضاد خیالات شائع کئے ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

ان یاجو ج ما جو ج هم النصاری من الروس و الاقوام البرطانیۃ۔ (حمامۃ البشریٰ۔ ص ۲۸) یعنی روسی اور انگریز قومیں یاجوج ماجوج ہیں

یہاں تو انگریز اور روسیوں کو یاجوج ماجوج قرار دیا جو اسلامی اصطلاح میں بڑے شدید الکفر بھاری مفسدین کا نام ہے، مگر دوسرے ایک مقام میں یوں لکھا

میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔

(ضرورۃ الامام۔ ص ۳۲۔ قادیانی خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۳)

یعنی قرآن مجید میں جو (اولی الامر منکم) اپنے میں سے حکومت والوں کے حکم کی پیروی کرنے کا حکم ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ انگریز اس آیت کے ماتحت ہمارے اولی الامر ہیں یعنی ہم میں سے صاحب حکومت ہیں۔

منطقی شکل کا نتیجہ

ان دونوں عبارتوں کو منطقی قاعدہ سے ملائیں تو صورت یوں ہوگی

۱۔ احمدی برطانیہ قوم سے ہیں کیونکہ وہ مرزائیوں کے اولی الامر ہیں

۲۔ برطانیہ یاجوج ماجوج ہیں

نتیجہ یہ نکلا: احمدی یاجوج ماجوج ہیں۔

اس نتیجہ پر علماء اسلام کے منہ سے یہ شعر بہت موزوں ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

غرض رسالہ کشف الغطا گورنمنٹ انگریزی کی خوش آمد اور اپنی مسیحیت کے دعوی سے لبریز ہے۔انگریزی خوش آمد کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی نسبت جو لکھتے ہیں اس کا نمونہ درج ذیل ہے:

مسیح موعود کا نام جو آسمان پر میرے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کے معنی اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں کہ مجھے تمام اخلاقی حالتوں میں خدائے قیوم نے حضرت مسیح علیہ السلام کا نمونہ ٹھہرایا ہے تا امن اور نرمی کے ساتھ لوگوں کو روحانی زندگی بخشوں۔ میں نے اس نام کے معنی یعنی مسیح موعود کے صرف آج ہی اس طور سے نہیں کئے بلکہ انیس برس پہلے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں بھی یہی معنی کئے ہیں۔ممکن ہے کہ کئی لوگ میری ان باتوں پر ہنسیں گے یا مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں کیونکہ یہ باتیں دنیا کی سمجھ سے بڑھ کر ہیں اور دنیا ان کو شناخت نہیں کرسکتی خاص کر قدیم فرقوں کے مسلمان جن کے ایسی پیش گوئیوں کی نسبت خطرناک اصول ہیں یہ بات یادرکھنے کے (قابل) لائق ہے کہ مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ اور حسین کی اولاد سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار جو اس مہدی سے مل کر مخالفان اسلام سے لڑائیاں کرے گا مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں اور ایسے خیالات کے ماننے والے سخت غلطی پر ہیں ایسے مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے جو نادانی اور دھوکہ سے مسلمانوں کے دلوں میں جما ہوا ہے اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں۔غالباً عباسیوں کی سلطنت کے وقت میں بنائی گئی ہیں اور صحیح اور راست صرف اس قدر ہے کہ ایک شخص عیسی علیہ السلام کے نام پر آنے والا بیان کیا گیا ہے کہ جو نہ لڑے گا اور نہ خون کرے گا اور غربت اور مسکینی اور حلم اور براہین شافیہ سے دلوں کو حق کی طرف پھیرے گا۔سو خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کھلے کھلے کلام اور نشانوں کے ساتھ مجھے خبر دی ہے کہ وہ شخص تو ہی ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے آسمانی نشان نازل کئے ہیں اور غیب کے بھید اور آنے والی باتیں میرے پر ظاہر فرمائی ہیں اور وہ معارف مجھ کو عطا کئے ہیں کہ دنیا ان کو نہیں جانتی اور یہ میرا عقیدہ کہ کوئی خونی مہدی دنیا میں آنے والا نہیں تمام مسلمانوں سے الگ عقیدہ ہے۔ (کشف الغطا۔ص ۱۲)

اس تمہید کے بعد ہم اس باب کا اصل مضمون شروع کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس باب میں تو کمال ہی کر دیا۔ ہم حیران ہیں کہ اس باب میں آپ کے علم کلام کے صناعات خمسہ میں سے کس میں داخل کریں کسی قسم کی کوئی دلیل کوئی جدل کوئی مغالطہ کوئی مضمون شعری یا غیر شعری اس باب میں آپ نے نہیں چھوڑا شروع میں آپ کے دعوی اور ثبوت کا ملخص یوں ہے:

دعوی: میں مسیح موعود ہوں۔

ثبوت، مقدمہ اولی، حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے

مقدمہ ثانیہ۔ مردے دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے

مقدمہ ثالثہ: پیش گوئیوں میں اکثر استعارات ہوتے ہیں

(ملخص از کتاب ازالہ اوہام ص ۵۶۵۔۵۷۳)

ان سارے مقدمات کو سائل صحیح بھی مان لے، تو بھی دعوی آپ کا ہنوز ثابت نہیں ہوسکتا اس لئے مقدمہ رابعہ آپ نے یہ لگایا کہ مجھے الہام ہوا ہے

جعلناك المسيح ابن مريم ،ہم (خدا) نے تجھ (مرزا) کو مسیح ابن مریم بنایا ہے

چونکہ سارا مدار اس چوتھے مقدمہ پر ہے اس لئے آپ نے اس کو کسی قدر مدلل بھی لکھا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہوگیا اور فرمان جعلناك المسيح ابن مريم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا و كان الله على كل شيء قديرا اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد اور عیسیٰ اپنی جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں کیونکہ آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد (مرزا) جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷۳۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

اس اقتباس میں مبارک نام محمد کو جامع صفات جلال و جمال بتایا ہے اور اسم احمد کو فقط موصوف بجمال کہا ہے جس کو منطقی اصطلاح میں تصور مع الحکم اور تصور ساذج سے مثال دے سکتے ہیں۔ یہ بات تو ادنی طالب علم بھی جانتا ہے کہ تصور ساذج اور تصور مع الحکم باہمی قسیمین (متضاد) مفہوم ہیں۔ اس بیان کو ناظرین ذہن میں رکھیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو اس قول کی تشریح دوسری کتاب میں کی ہے وہ بغور پڑھیں۔ آپ فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کے بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم کا ہے جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا یعنی یہ بعث اول جلالی نشان ظاہر کرنے کیلئے تھا مگر بعث دوم جسکی طرف آیت کریمہ و آخرین منهم لمّایلحقوا بهم میں اشارہ ہے وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے جو اسم جمالی ہے جیسا کہ آیت و مبشّراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہو کر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی تھی یعنی یہ کہ میں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں اور اس پر نادان مولویوں نے جیسا کہ ان کی ہمیشہ سے عادت ہے شور مچایا تھا حالانکہ اگر اس سے انکار کیا جائے تو تمام سلسلہ اس پیش گوئی کا زیر و زبر ہو جاتا ہے بلکہ قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی ہے جو نعوذ باللہ کفر تک نوبت پہنچاتی ہے۔ لہذا جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات پر بھی ایمان فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں۔
۱۔ ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے جس کی نسبت بحوالہ توریت قرآن شریف میں یہ آیت ہے
محمد رسو ل الله و الذین معه اشدا ء علی الکفا ر ر حماء بینهم
۲۔ دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے
و مبشّراً برسو ل یأ تی من بعدی اسمه ا حمد۔
(تحفہ گولڑویہ۔ص ۹۶۔قادیانی خزائن ج ۱۷ص ۲۵۳-۲۵۴)

اس بیان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اسم محمد میں اپنی شرکت بتائی ہے اور علماء پر اظہار خفگی فرمایا ہے کہ انہوں نے ہمارا مطلب نہیں سمجھا۔ حالانکہ علماء کی وجہ خفگی آپ نے نہیں سمجھی۔ علماء نے سمجھا کہ بقول آپ کے اسم احمد مجرد ہے تو بمنزلہ تصور ساذج یا بشرط لا کے درجہ میں ہے اور اسم محمد بمنزلہ تصور مع الحکم کے درجے میں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ تصور مع الحکم اور تصور ساذج دونوں ایک مادے میں جمع نہیں ہوسکتے حالانکہ رسول خدا ﷺ نے اپنا نام احمد بھی بتایا پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ آنحضرت میں دونوں مراتب بشرط شیء اور بشرط لاشئی جمع ہوجائیں هل هذا الا تهافت قبیح و تنا قض صریح

اصل مدعا: مسیحیت موعودہ ہے یہ چار جملے اس کے اثبات کی دلیل کے مقدمات ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنے دعوی مسیحیت کو صاف لفظوں میں لکھ کر کہا ہے کہ بس یہی ایک امر موجب انکار علماء ہوا ہے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

و کنت ا ظن بعد هذه التسمیة ان المسیح المو عود خا رج و ما کنت اظن انه انا حتی ظهر السر المخفی الذی ا خفا ہ الله علی کثیر من عباده ابتلا ء من عنده و سما نی ر بی عیسی بن مر یم فی الها م من عنده وقال یا عیسی انی متو فیك و رافعك الی و مطهر ك من الذین کفروا و جا عل الذین اتبعو ك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوق الذين كفروا الى يو م القيا مة انا جعلناك عيسى بن مريم و انت منى بمنز لة لا يعلمها الخلق و انت منى بمنز لة توحيدى و تفر يدى و انك اليو م لد ينا مكين امين فهذا هو الدعى الذى يجادلنى قو مى فيه و يحسبوننى من المرتدين

(حمامۃ البشری۔ص ۸)(ترجمہ: میں سمجھتا رہا کہ اس نام (مسیح) رکھنے کے بعد بھی مسیح موعود ضروری آئے گا میں نہیں سمجھتا تھا کہ وہ میں ہی ہوں یہاں تک کہ خدا کا بھید جو بہتوں پر مخفی رہا تھا مجھ پر ظاہر ہوا کہ میرے رب نے میرا نام عیسیٰ بن مریم اپنے ایک الہام میں رکھا فرمایا ہم نے تجھے مسیح بن مریم کیا اور تو میرے نزدیک ایسے درجے میں ہے جس کو مخلوق نہیں جانتی اور تو میرے نزدیک میری توحید اور تفرید کے درجے میں ہے پس یہی میرا دعویٰ ہے جس میں میری قوم مجھ سے جھگڑتی ہے اور مجھے مرتد سمجھتی ہے)۔

پس اہل علم نظار پر مخفی نہیں کہ جس دعا کے اثبات کے لئے چار مقدمات ہوں سائل کو حق ہے کہ ان میں سے ہر ایک مقدمہ پر یا جس پر چاہے نقض یا منع وغیرہ کرے (کتاب رشیدیہ ملاحظہ ہو) اس میں مدعی کا حق نہیں کہ سائل کو مجبور یا تلقین کرے کہ میری دلیل کے فلاں مقدمہ پر بحث کر (رشیدیہ) جب یہ حق نہیں کہ دلیل کے کسی مقدمہ پر بحث کرنے کی درخواست کرے تو یہاں کہاں حق ہوسکتا ہے کہ کسی ایک مقدمہ کو اصل مبحث بنا کر سارا مدار اسی پر رکھے مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کے بعد ان کے اتباع نے علم کلام کے قواعد کو بالکل بالائے طاق رکھ کر صرف وفات مسیح کو مبحث قرار دے دیا چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

مسیح موعود کا دعویٰ اسی حالت میں گراں اور قابل احتیاط ہوتا کہ جب کہ اس دعویٰ کے ساتھ نعوذ باللہ کچھ دین کے احکام کی کمی بیشی ہوتی اور ہماری عملی حالت دوسرے مسلمانوں سے کچھ فرق رکھتی۔ اب جب کہ ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں ،صرف ما بہ النزاع حیات مسیح اور وفات مسیح ہے اور مسیح موعود کا دعویٰ اس مسئلہ کی درحقیقت ایک فرع ہے اور اس دعویٰ سے مراد کوئی عملی انقلاب نہیں اور نہ اسلامی اعتقادات پر اس کا کچھ مخالفانہ اثر ہے، تو کیا اس دعویٰ کی تسلیم کے لئے کسی بڑے معجزے یا کرامت کی حاجت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۳۹۔قادیانی خزائن ج ۵ ص ایضا)

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو جو کچھ کیا ان کا اختیار ہے مگر ہم تو علم مناظرہ کے خلاف نہ کریں گے اسلئے ہم آپ کی دلیل پر مناظرانہ نظر کرتے ہیں۔

اول سائل کا حق ہے کہ آپ کے چاروں مقدمات پر منع وارد کرے۔

یعنی یہ کہے کہ میں نہیں مانتا کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں

یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں نہیں مانتا کہ مردے زندہ ہو کر دنیا میں نہیں آسکتے۔

یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں نہیں مانتا کہ پیش گوئیوں میں اکثر استعارات ہوتے ہیں

یہ بھی کہہ سکتا ہے میں نہیں مانتا کہ آپ ملہم اور خدا کے مخاطب ہیں۔

دوسرا شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے آپ کی دلیل کے پہلے مقدمہ پر بحث نہیں (مگر اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ وفات مسیح کا قائل ہے یا ہو گیا نہ آپ اسے مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ وفات تسلیم کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ مقدمہ پر بحث کرنے سے اعراض کرتا ہے جواز روئے علم مناظرہ اس کا حق ہے) بلکہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ دوسرے مقدمہ کو بھی میں زیر بحث نہیں لاتا مگر تیسرا خاص کر چوتھا مقدمہ مجھے مسلّم نہیں ان کو مبرھن کیجئے

تیسرا سائل کہہ سکتا ہے کہ میں آپ کی دلیل کے مقدمات ثلاثہ پر کوئی نظر نہیں کرتا۔ میں تو چوتھے مقدمہ کو مدار کار جان کر آپ کی الہامی حیثیت پر بحث کرتا ہوں کیونکہ اگر آپ ملہم اور مخاطب الٰہی ثابت ہو جائیں تو پہلے تینوں مقدمات بلکہ آپ کے جملہ کلمات قابل قبول ہوں گے۔

ناظرین کرام! کیا آپ لوگوں نے کبھی دیکھا کہ اتباع مرزا علم کلام کے اس مناظرانہ طریق سے کلام کرتے ہیں؟ نہیں۔ بلکہ سوال ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت کا ثبوت دو، جواب ملتا ہے حضرت مسیح کی وفات پر بحث کر لو۔ کیسا بے اصولا پن ہے لطف یہ ہے کہ اس بے اصولے پن کا نام رکھتے ہیں اصولی بحث۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کو سکھایا ہے پھر یہ کیوں نہ ایسا کریں بقول:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین نے دیکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اثبات دعوی میں مقدمہ رابعہ کو بہت کچھ دخل ہے بلکہ بغور دیکھیں تو مدارکل وہی ہے ۔ اسی لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے خود بھی مقدمہ رابعہ کو بہت اہم سمجھا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا (آئینہ کمالات اسلام ۔ ص ۲۸۸ ۔ قادیانی خزائن ج ۵ ص ایضا)

معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی مسیحیت ان چار مقدمات پر موقوف ہے خاص کر مقدمہ رابعہ پر بہت کچھ مدار ہے فا فهم فا نه مفید

ایک آسان طرح سے فیصلہ

ہم ایک آسان طریق سے بھی مرزا قادیانی کی دلیل پر نظر کرتے ہیں

علم معانی بیان کا قانون ہے کہ جب تک حقیقت ممکنہ ہو مجاز کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں جس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کہے میں نے شیر دیکھا ، شیر کا دیکھنا حقیقت ممکنہ ہے اس لئے اس کی تاویل نہ ہوگی بلکہ حقیقت ہی مراد لی جائے گی اور اگر یہ کہے کہ میں نے شیر تلوار چلاتے دیکھا، تو یہاں حقیقت مراد نہ ہوگی کیونکہ درندہ شیر تلوار نہیں چلایا کرتا اس لئے یہاں شیر سے مراد بہادر آدمی ہوگا۔

اسی قانون کی تائید میں حکیم نورالدین خلیفہ اول قادیان کی شہادت بھی موجود ہے ۔ حکیم نورالدین صاحب کی یہ تحریر مصدقہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے کیونکہ ان کی کتاب ازالہ اوہام کے ساتھ بطور ضمیمہ مطبوع ہے۔ حکیم صاحب لکھتے ہیں:

ہر جگہ تاویلات وتمثیلات سے استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جائے تو ہر ایک ملحد منافق بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الٰہی کلمات کو لاسکتا ہے اس لئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضرور ہے ۔

(خط ملحقہ ازالہ اوہام ۔ ص ۸ ۔ ۹ ۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۶۳۱)

یعنی الفاظ کی حقیقت کا خیال ہمیشہ رہنا چاہیے تا وقتیکہ حقیقت ممکنہ ہے مجاز کی طرف رجوع نہیں ہونا چاہیے۔ اس قانون اور اس کی تائید کے بعد مرزا غلام احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا اعتراف قابل غور ہے:

> ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے ظاہری الفاظ صادق آ سکیں کیونکہ یہ عاجز دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔(ازالہ اوہام۔ ص۲۰۰)

اسی تسلیم کی تائید فرماتے ہیں:

> اس بات سے اس وقت انکار نہیں ہوا اور نہ اب ہے کہ شائد پیش گوئیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح بھی آئندہ کسی وقت پیدا ہو۔
>
> (ازالہ اوہام۔ص ۲۶۱)

کیا فرماتے ہیں علماء نظّار کہ جب حقیقت ممکنہ ہے یعنی مسیح موعود کا ظاہری نشانوں کے ساتھ آنا ممکن ہے تو پھر مجاز کی طرف رجوع کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو مجازی نشانات کے ساتھ مسیح موعود کیوں مانیں؟

پس حسب قاعدہ علم معانی سائل کہہ سکتا ہے کہ ہم آپ کے مقدمات اربعہ کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے کیونکہ وہ سب مجاز کی طرف لے جا رہے ہیں جس کی طرف جانا جائز نہیں کیونکہ پیش گوئی کے الفاظ کی حقیقت ممکن ہے

فلا یجو ز المصیر الی المجاز

ایک اور طرح سے:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی مسیحیت موعودہ کی نسبت ایک ایسا فقرہ لکھ دیا ہے کہ کل نزاعات کا فیصلہ کرتا ہے۔ہم اسکے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کا جتنا شکریہ ادا کریں بجا ہے۔مگر قبل نقل کرنے اس فقرے کے مرزا قادیانی کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ سے ایک دو سطریں نقل کرتے ہیں۔آپ لکھتے ہیں:

> اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہیں گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدے اتحاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے (براہین احمدیہ۔ج ۴ص ۴۴۹)

اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اظہار کیا ہے کہ میں اپنے کمالات روحانیہ میں حضرت مسیح کے مشابہ ہوں یہ اس زمانہ کا دعوی ہے جب مرزا قادیانی حضرت عیسی مسیح کو مسیح موعود جانتے تھے اور اپنے آپ کو ان کا مشابہ یا مثیل۔ اب سنئے مندرجہ ذیل عبارت جو فیصلہ کن ہے آپ فرماتے ہیں:

اے برادران دین وعلماء شرح متین آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر نہیں کہ اس عاجز نے جو مثیل مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے۔ یہ کوئی نیا دعوی نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خداتعالی سے پاکر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۱۹۰۔قادیانی خزائن ج ۳ص ۱۹۲)

ناظرین ازالہ اوہام، مرزا غلام احمد قادیانی کی اس زمانہ کی تصنیف ہے جس زمانہ میں آپ نے مسیحیت موعودہ کا دعوی کیا تھا اس وقت بھی لکھتے ہیں کہ:

میں مسیح موعود کا مثیل ہوں مگر کم عقل لوگ مجھ کو اصل مسیح موعود سمجھنے لگ گئے

قادیانی ممبرو! مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود مان کر کم عقل کیوں بنتے ہو۔ مانا کہ عشق میں آدمی کم عقل کیا بے عقل بھی ہو جاتا ہے لیکن آخر عقل تو ایک قابل قدر چیز ہے کیا تم نے سنا نہیں

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

باب سوم

مخصوص قادیانی علم کلام

کتاب ہذا میں ہم تیسرے باب کا ذکر کر آئے ہیں اس باب میں ہم خواجہ کمال الدین لاہوری مرزائی کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے احمدی علم کلام کے نام سے ایک خاص عنوان مقرر کیا ہے اس لئے ہم اسی کو سامنے رکھ کر ان مرزائی اصول کلام کی تحقیق کرتے ہیں جو بقول خواجہ صاحب، مرزا غلام احمد قادیانی کی ایجاد ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواجہ کمال الدین صاحب نے اس اصول سے پہلے ایک عام اصول میں مرزا غلام احمد قادیانی اور سرسید احمد خان میں فرق بتایا ہے آپ کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مرزا صاحب نے سرسید کے بالعکس راستہ اختیار کیا آپ نے قرآن کریم کو تحویل سے بچایا آپ نے ہر جگہ قرآن کریم کے لفظی معنی لئے پھر اس کے برخلاف جن غلط نظریات کو فلسفہ جدید نے پیش کیا اسے عقلیہ طور پر توڑ کر قرآنی حقائق کا تفوق ظاہر کیا۔ (مجدد کامل۔ص ۱۰۹)

ہم بہت مشکور اور مسرور ہوتے اگر واقعہ بھی ایسا ہوتا۔ مگر نہایت افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ ایسا نہیں۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی، سرسید احمد خان کی طرح الفاظ کی پابندی سے نکل جاتے ہیں۔ اس کی مثالیں ہم پیش کرتے ہیں قرآن کی آیت ہے

كنتم خير امت اخرجت للناس (آل عمران: ۱۱۰)۔

(تم مسلمان اچھی جماعت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کئے گئے ہو)

اس آیت میں الناس کا لفظ قابل غور ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو ضرورت تھی کہ اپنا دعوی مسیحیت قرآن سے ثابت کریں اور مسیحیت موعودہ کے زمانہ میں دجال کا ہونا ضروری ہے اس لئے آپ نے اس آیت کی تفسیر ایسی خوبی سے فرمائی کہ قابل دید وشنید ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

منجملہ ان دلائل کے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا قرآن شریف کی یہ آیت ہے كنتم خير امت اخرجت للناس اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم بہترین امت ہو جو اس لئے نکالے گئے ہو کہ تا تم تمام دجالوں اور دجال معہود کا فتنہ فرو کرکے اور ان کے شر کو دفع کرکے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچاؤ۔

واضح رہے کہ قرآن شریف میں الناس کا لفظ بمعنی دجال معہود کے بھی آتا ہے اور جس جگہ ان معنوں کو قرینہ تو یہ متعین کرے تو پھر اور معنی کرنا معصیت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے ایک اور مقام میں الناس کے معنی دجال ہی لکھا ہے اور یہ وہ خلق السماوات والارض اكبر من خلق الناس یعنی جو کچھ آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں اسرار اور عجائبات پر ہیں دجال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معہود کی طبائع کی بناوٹ اس کے برابر نہیں ...
بہرحال آیت خیر امت کا لفظ الناس کے ساتھ مقابلہ ہو کر قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ الناس سے مراد دجال ہے اور یہی ثابت کرنا تھا۔
(تحفہ گولڑویہ۔ص ۲۱۔۲۲۔قادیانی خزائن ج ۱۷ص ۱۲۰۔۱۲۱)

خواجہ صاحب! کیا الناس کا اصل ترجمہ دجال ہے۔ اگر ہے تو پھر اس آیت کے کیا معنی ہوں گے

اذا قیل لھم آ منوا کما آ من الناس بقرہ ۱۱۳۔ایمان لاؤ جیسے الناس ایمان لائے ہیں
بقول مرزا غلام احمد قادیانی معنی ہوئے کہ اے لوگو تم بھی دجال کی طرح ایمان لاؤ

۲۔ دوسری مثال یہ ہے کہ سر سید احمد نے لکھا ہے کہ آیت: کونوا قردۃ خاسئین میں بندر سے مراد بد اخلاق انسان ہے نہ کہ مشہور حیوان۔مرزا غلام احمد بھی ایسا ہی لکھتے ہیں:

اسلامی تعلیم سے ثابت ہے کہ ایک تشخص جو اس دنیا میں موجود ہے جب تک وہ تزکیہ نفس کر کے اپنے سلوک کو تمام نہ کرے اور پاک ریاضتوں سے گندے جذبات اپنے دل سے نکال نہ دیوے، تب تک وہ کسی نہ کسی حیوان یا کیڑے مکوڑے سے مشابہ ہوتا ہے یا گدھے سے یا کتے سے یا کسی اور جانور سے اور اسی طرح نفس پرست انسان اسی زندگی میں ایک جون بدل کر دوسری جون میں آ تارہتا ہے ایک جون کی زندگی سے مرتا ہے اور دوسری جون کی زندگی میں جنم لیتا ہے اسی طرح اس زندگی میں ہزاروں موتیں اس پر آتی ہیں اور ہزار ہا جونیں اختیار کرتا ہے اور آخیر پر اگر سعادت مند ہے تو حقیقی طور پر انسان کی جون اس کو ملتی ہے اسی بنا پر اللہ تعالی نے نافرمان یہودیوں کے قصہ میں فرمایا کہ وہ بندر بن گئے اور سور بن گئے سو یہ بات تو نہیں تھی کہ وہ حقیقت میں تناسخ کے طور پر بندر ہو گئے تھے بلکہ اصل حقیقت یہی تھی کہ بندروں اور سوروں کی طرح نفسانی جذبات ان میں پیدا ہو گئے تھے۔(ست بچن۔ص ۸۲۔۸۳۔قادیانی خزائن ج ۱۰ص ۲۰۶۔۲۰۷)

خواجہ کمال الدین صاحب بتاویں کہ قردۃ کے اصل معنی مرزا غلام احمد نے بحال رکھے یا سر سید احمد خان کی طرح چھوڑ دیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔اب ہم ایک مثال حدیث سے دیتے ہیں حدیث شریف میں ہے :

مسیح موعود دمشق میں نازل ہوں گے ۔(مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ باب ذکر الدجال)

مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ مسیح موعود بنے اور نازل ہوئے قادیان میں تو آپ نے دمشق کے معنی میں تصرف کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبے کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں ...

خدا تعالی نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں دمشق سے ایک مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے ۔(ازالہ اوہام ص ۶۶۔۷۱۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۳۵۔۱۳۸)

ناظرین کرام اگر ہم چاہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات سے ایسی مثالیں سینکڑوں گنا دیں مگر اس جگہ ان تینوں پر کفایت کرتے ہیں جن میں نصاب شہادت سے بھی ایک زیادہ ہے۔ مزید کے لئے ناظرین کو اپنے رسالہ نکات مرزا کا حوالہ دیتے ہیں ۔

یہ تو ایک تمہیدی نوٹ ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری نے قادیانی علم کلام کا پہلا اصول یہ بتایا ہے:

سب سے اول ۱۸۹۳ء میں جناب مرزا صاحب نے ایک نہایت زبردست ہی نہیں بلکہ اچھوتا اصول قائم کیا۔ اس وقت آپ امرتسر میں عیسائی قوم کے ساتھ سرگرم مباحثہ تھے۔ آپ نے مباحثہ کے شروع میں فرمایا تھا کہ خدا تعالی کی کتاب اگر کسی امر کی تعلیم کرے تو اس کے دلائل بھی خود دے۔ یعنی اپنے دعوی کے ثبوت میں خود ہی دلائل دے مثلاً اگر خدا کی ہستی منوائے تو پھر اس کی ہستی کے دلائل بھی دے ۔(مجدد کامل۔ص ۱۱۰)

جواب: بے شک مرزا قادیانی نے مباحثہ امرتسر میں ایسا کہا تھا ہم مانتے ہیں کہ قرآن مجید میں یہ مزیت ہے چاہیے تھا کہ مرزا قادیانی اس دعوی کا ثبوت بھی قرآن مجید سے دیتے کیونکہ یہ بھی تو ایک دعوی ہے اس کا ثبوت دینا بھی قائل کے ذمہ ہے یعنی قائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بتائے کہ قرآن نے اپنے ایسا ہونے کا دعوی کیا ہے ۔ یہ نہیں کہ ہم مسلمان بحکم

پیراں نے پرند و مریداں ہے پرانند

قرآن مجید کے سرتھوپیں ۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تصنیفات میں اس دعوی کا ثبوت قرآن شریف میں سے نہیں دیا آج ہم مرزا قادیانی کی کمی پورا کرتے ہیں ۔ ارشاد ہے

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس و بینات من الهدی و الفرقان (البقرۃ: ۱۸۵)(یعنی رمضان کے مہینے میں قرآن کا نزول شروع ہوا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت (احکام) اور ہدایت کے لئے دلائل ہیں اور فیصلہ)

اس آیت میں قرآن مجید کو ہدایت اور ہدایت کے دلائل فرمایا ہے یعنی جن باتوں کی قرآن ہدایت کرتا ہے ان پر دلائل بینات بھی دیتا ہے پس یہ ہے وہ حیثیت جو قرآن شریف نے خود اپنی بتائی ہے ۔

اتباع مرزا کہتے ہیں کہ گو قرآن مجید میں یہ ہے لیکن اس کے اظہار کرنے کا فخر مرزا قادیانی کو ہے کیونکہ ان سے پہلے کسی نے یہ کمال نہیں دکھایا ۔ بس اب اتنی سی بات قابل جواب رہ گئی ۔ ہم اس کا جواب بہت آسانی سے دیتے ہیں جس میں کسی قسم کا ایچ پیچ نہ ہو ۔ عرصہ ہوا اخبار اہل حدیث امرتسر میں بھی ہم شائع کر چکے ہیں آج بھی بتائے دیتے ہیں

کئی صدیاں گزر گئیں کہ علامہ ابن رشد نے اس اصول پر تنبیہ کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

یظهر من غیر آیة من کتاب الله انه دعا الناس فیها الی التصدیق بوجود الباری با دلة العقلیة منصوص علیها مثل قوله تبارك و تعالی

یا ایها الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم و الذین من قبلکم.

و مثل قوله تعالی :

افی الله شك فاطر السماوات و الارض

من الآیات ۔(فلسفہ ابن رشد مطبوعہ مصر ص ۲۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی قرآن مجید کی کئی ایک آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن نے لوگوں کو خدا کے ماننے کی طرف بلایا عقلی دلائل منصوصہ کے ساتھ۔ جیسے فرمایا اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا اور فرمایا کیا اللہ کی شان میں تم کو شک ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے وغیرہ بہت سی آیات ہیں)۔

تشریح: پہلی آیت میں حکم عبادت کا دیا تو اس کی دلیل دی،

جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔،

دوسری آیت میں خدا تعالی کی شان میں شک کو ناجائز قرار دیا تو اس کی دلیل دی کہ،

وہ آسمانوں اور زمینوں کا خالق ہے۔،

ناظرین اسی مختصر تنبیہ سے مرزا غلام احمد قادیانی نے وہ اصول اخذ کیا جو مباحثہ امرتسر میں پیش کیا مگر چونکہ دل میں تھا کہ میں اس اصول کا موجد بنوں اس لئے غلطی کھا گئے جس کی تفصیل معروض ہے۔

نقض اجمالی: علم مناظرہ میں نقض اجمالی اس کو کہتے ہیں جس میں سائل ثابت کردے کہ مدعی کی دلیل سے بعض جگہ خرابی پیدا ہوتی ہے۔ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا قادیانی پر نقض اجمالی وارد ہوتا ہے علامہ ابن رشد پر نہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے عام قانون بتایا ہے جس کو خواجہ کمال الدین صاحب نے یوں بتایا ہے:

خدا کی کتاب اگر کسی امر کی تعلیم دے تو اس کے دلائل بھی خود دے۔،

یہ ایک عام قانون کی صورت میں ہے اس لئے اس پر نقض ہوگا کہ تورات انجیل زبور بلکہ آپ کی مسلمہ الہامی کتاب وید میں یہ وصف نہیں۔ تو آپ ان کتابوں کو کتاب اللہ کیوں مانتے ہیں۔ لیکن علامہ ابن رشد نے عام قانون کی شکل میں دعوی نہیں کیا بلکہ قرآن کی مزیت اور خصوصیت بیان کی ہے اس لئے اس پر نقض وارد نہیں ہوسکتا فا فهم۔ پس اتباع مرزا کا اس پر فخر کرنا قصور نظر اور پیر پرستی ہے واقعہ نہیں العلم عند الله

دوسرا اصول:

خواجہ کمال الدین صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دوسرے اصول کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابت لکھا ہے کہ:

مرزا غلام احمد قادیانی نے دوسرا اصول یہ باندھا کہ خدا کی کتاب وہی ہوسکتی ہے جس میں ہر ضرورت انسانی کا علاج ہو۔ وہ سب فطری تقاضات کو سامنے رکھے اور انہیں پورا کرے۔

تیسرا اصول:

ایک اور اصول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ باندھا کہ مذہب اگر تربیت انسانی کے لئے آتا ہے تو اس کتاب میں کل انسانی جذبات کی تربیت وتعدیل کا سامان ہو۔

چوتھا اصول آپ نے فرمایا کہ

مذہب الہیہ انہی جذبات کو اخلاق اور پھر روحانیات میں متشکل کرنے کا نام ہے محض رسمیات کے مجموعہ کا نام مذہب نہیں۔

ہم حیران ہیں کہ اتباع مرزا باوجود علم وعقل کے کیوں ایسی معمولی الجھنوں میں پھنسے ہوئے ہیں ۔یہ امور جن کو خواجہ کمال الدین، اصول ساختہ مرزا صاحب کی شکل میں بتاتے ہیں قرآن مجید کے کھلے الفاظ اور واضح صورت میں ملتے ہیں

تفصیلا لکل شیء ۔ مفصلا ،مبین، فصلناہ علی علم، کتاب مبین، وغیرہ الفاظ مرات کرات قرآن مجید کے حق میں قرآن میں موجود ہیں اور واضح ترین لفظوں میں ہیں تو ان کو ایجاد مرزا قادیانی کہنا کیا انصاف ہے؟

ان الفاظ قرآنیہ کے ماتحت اکابر مفسرین نے یہی معنی مراد لئے جو خواجہ کمال الدین صاحب کہتے ہیں امام رازی، غزالی، ابن حزم، ابن تیمیہ، ابن رشد، شاہ ولی اللہ وغیرہ سب نے ان آیات کی تفسیر میں یہی لکھا ہے۔

روحانیات میں متشکل کرنے ، کے اظہار کیلئے ایک ہی آیت قرآنی کافی ہے جو یہ ہے:

هو الّذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب و الحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (الجمعہ: ۲) (یعنی خدا نے عرب کے بے علموں میں رسول بھیجا ہے وہ ان کو اللہ کے احکام سناتا ہے اور اس تعلیم کے ان کو پاک کرتا ہے کتاب اور معرفت الہیہ ان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکھا تا ہے اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں تھے)۔

خواجہ صاحب! یہ ہے وہ سب کچھ جس کو آپ نے مرزا قادیانی کا طرہ امتیاز بنایا ہے۔ ہاں سنئے مرزا غلام احمد قادیانی اور آپ نے ان نمبروں کو اصول شکل میں بتا کر اپنی اور باقی اتباع مرزا کی گردن پر بڑا بھاری بوجھ اٹھایا ہے خدا خیر کرے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ آپ لوگ اس بوجھ کی سختی سے دب جائیں گے اور سر نہ اٹھا سکیں گے۔ غور فرمایئے مرزا غلام احمد قادیانی ویدوں کی بابت فرماتے ہیں۔ اور اس مضمون کو آپ ہی نے شائع کیا تھا یعنی کتاب پیغام صلح میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں

> ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں...خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسانوں کا افتراء نہیں ...ہم خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ (پیغام صلح لاہور۔ ص۲۳۔۲۵۔ قادیانی خزائن ج ۲۳ ص ۴۵۳۔۴۵۴)

جب وید بھی خدا کا کلام اور الہام ہے اور سب لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا تھا، تو اس اصول مرزا کے ماتحت اس میں بھی وہ سب اوصاف ہونے چاہییں جو آپ نے الہامی کتاب کے لئے اصول مذکورہ بیان کئے ہیں حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی ویدوں کے حق میں جو رائے رکھتے ہیں خواجہ کمال الدین اور اتباع مرزا قادیانی غور سے سنیں، فرماتے ہیں:

> وید نے انسان کی حالت پر رحم کر کے کوئی نجات کا طریق پیش نہیں کیا بلکہ وید کو صرف ایک ہی نسخہ یاد ہے جو سراسر غضب اور کینہ بھرا ہوا ہے اور وہ یہ کہ ایک ذرہ سے گناہ کے لئے بھی ایک لمبا اور ناپیدا کنار سلسلہ جونوں کا تیار کر رکھا ہے (چشمہ معرفت۔ ص۴۳)

ناظرین! ہم نے نہیں، آپ نے کوئی ایسا قابل مصنف اور لائق متکلم دیکھا جو ایک طرف تو ایک نہیں کئی ایک اصول مقرر کرے دوسری طرف خود ہی ان کے خلاف کرے۔ اگر نہیں دیکھا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دیکھ لیں

مرے معشوق کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

خواجہ صاحب! فرمایئے آریہ ان دونوں حوالوں کو لے کر آپ کے اور آپ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی کل جماعت لاہوریہ اور قادیانیہ کے سامنے آپ کے سلطان القلم رئیس المتکلمین کے یہ دو حوالے لے کر کھڑے ہو جائیں اور ان میں تطبیق کرنے کا سوال کریں تو آپ مع اپنی جماعت کے جواب دے سکتے ہیں پہلے مجھے بتا دیجئے تا کہ میں بھی آپ کی تائید کر سکوں۔ آہ!

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہمہ گوئم

دعا: خدا کرے آر یہ نہ سن پائیں۔

ناظرین! یہ ہیں ہمارے سلطان القلم (مرزا غلام احمد قادیانی) کے اصول کلامیہ جن پر آج اتباع مرزا کو ناز ہے۔ غالبًا انہیں معلوم نہیں کہ علم کلام کیا ہے اور علماء متکلمین کون تھے اس لئے

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

البتہ قرآن شریف نے جس پیرائے میں یہ دعوی کئے ہیں ان پر نقض اجمالی وارد نہیں ہوسکتا جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اصولی شکل پر ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید نے بطور خصوصیت اور مزیت کے یہ دعاوی کئے ہیں نہ بطور اصول کے۔ یعنی یہ کہا ہے کہ مجھ میں یہ امور پائے جاتے ہیں یہ نہیں کہا کہ ہر الہامی کتاب میں یہ امور ہونے چاہییں۔

اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے علماء کی جماعت ایک جگہ جمع ہے جن میں بعض کا بیان ہے کہ ہم نے قرآن اور صحاح ستہ پڑھا ہے۔ ایک ان میں سے کہتا ہے کہ میں نے صرف، نحو، اصول، معقول، فلسفہ، معانی، بیان، ادب اور قرآن، حدث، تفسیر سب پڑھے ہیں اس پچھلے صاحب کا بیان اصولی نہیں بلکہ خصوصی ہے۔ یعنی یہ نہیں کہ ہر عالم کے لئے اتنے علوم کی ضرورت ہے۔ ایسا کہنے سے وہ عالم جنہوں نے اصول معقول فلسفہ وغیرہ علوم نہیں پڑھے وہ عالم کی صف سے نکل نہیں جائیں گے۔ ہاں اپنی مزیت بیان کرنے سے وہ عالم کی صفت سے نکلیں گے نہیں بلکہ اس کی مزیت ثابت ہو گی۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے بعد خواجہ کمال الدین نے چونکہ اس بیان کو اصول کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت میں بیان کیا ہے اس لئے ان پر نقض وارد ہوتا ہے قرآن مجید نے چونکہ مزیت اور خصوصیت کی صورت میں دعوی کیا ہے اس لئے اس پر وارد نہیں ہوسکتا۔ لہ الحمد

۵۔ ان اصول (۴،۳) کی تشریح میں حضرت مرزا نے نبی کامل کے لئے یہ شرط لگا دی کہ اس کی زندگی میں اس قسم کے مواقع پیدا ہو جائیں کہ جن کے ماتحت یہ سارے اخلاق ظاہر ہوں، والّا اخلاق منفیہ کچھ چیز نہیں۔ یعنی اس قسم کا وعظ کرنا کہ فلاں فلاں چیز کرو یا نہ کرو، واعظ کے اخلاق منفیہ میں داخل ہو سکتے ہیں لیکن حقیقی خلق یہ ہے کہ وہ اس ظہور بھی پائیں۔ مثلاً کسی انسان کے اردگرد امور ناجائز کی تحریکات ہوں اس میں بدی کرنے کی طاقت بھی ہو وہ اس فعل بد کو دوسروں کی نگاہ سے چھپا بھی سکے اس پر وہ بدی نہ کرے تو باخلق سمجھا جائے گا۔ جیسے کہ حضرت یوسفؑ نے ایک مصری عورت کے مقابل اپنی عصمت کو قائم رکھا۔ ایسا ہی مصیبت کے وقت غالب دشمن کے مقابل اسے زبانی معاف کر دینا کوئی خوبی نہیں غصہ حقیقی اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب انسان کو اذیت پہنچے وہ اس اذیت پر صبر کرے پھر اس پر وہ وقت بھی آ جائے کہ جب اس کے دشمن اس کے قدموں میں ہوں اس میں انتقام کی طاقت بھی ہو لیکن وہ معاف کر دے اس قسم کے خلق عظیم کا مظہر صرف خاتم النبیین ہی ہیں۔ (مجدد کامل۔ص ۱۱۳۔۱۱۴)

جواب۔ ہم حیران ہیں کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور دیگر اتباع مرزا پر محبت مرزا قادیانی کتنی غالب ہے کہ خواجہ صاحب جیسے ہوشیار وکیل اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ یہ نمبر جس صورت میں (بقول خواجہ) نمبر ۳۔۴ کی تشریح ہے تو اس پر نمبر ۵ لگا کر اس کو مستقل کیوں بنایا۔ یا خواہ مخواہ امتحان کی طرح نمبر زیادہ لینے کا شوق ہے؟ خیر اس فروگذاشت سے بھی ہم درگذر کر کے اصل غلطی کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ امر ہر اہل علم متکلم پر واضح ہے کہ مناظر متکلم جب کبھی کوئی اصول قائم کرتا ہے تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ ہر طرف سے اسے محفوظ کرے کسی طرح اس پر نقض اجمالی یا تفصیلی وارد نہ ہو۔ ہم نہایت حیرت سے دیکھتے ہیں کہ علم کلام کا یہ ابتدائی اصول نہ تو مرزا قادیانی نے کبھی ملحوظ رکھا نہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اس کی پرواہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثلاً یہی نمبر ۵ کا اصول (اگر اس کو مستقل اصول کہہ سکیں) ایسا منقوض ہے کہ کوئی بھی نہ ہوگا

مرزائی علم کلام کے جواب میں ہم قرآن وحدیث کو پیش کرنے کی ضرورت جانتے تو آج وہ حدیث پیش کرتے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

میں نے بعض انبیاء ایسے بھی دیکھے ہیں جن کے ساتھ ایک ہی امتی تھا۔

بقول مرزا غلام احمد قادیانی اس اصول کے ماتحت ایسے نبی سچے نہ ہوئے لیکن ہم اتباع مرزا کو اس خاردار جنگل میں لے جانا نہیں چاہتے بلکہ صاف اور سیدھا راستہ قادیان کا دکھاتے ہیں۔ پس وہ غور سے سنیں مرزا غلام احمد قادیانی عمل الترب (مسمریزم) کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کے لئے اپنی دلی ودماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۱۰-۳۱۱۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

ناظرین کرام للہ غور کریں کہ اگر یہ اصول معیار صداقت ہے تو بقول مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت عیسی روح اللہ صادق نبی ہوئے یا کیا؟

حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اتباع مرزا ہمیں معاف رکھیں ان کو اصول اور مزیت میں فرق معلوم نہیں اس کی مثال ہم پہلے نمبر (دوم) میں دے آئے ہیں یہاں بھی خواجہ کمال الدین صاحب کی شان کے لائق سناتے ہیں۔

وکیل کی تعریف یہ ہے جو قانون کے امتحان میں پاس ہوا ہو اور مزیت یہ ہے کہ وہ قانون کے علاوہ دیگر علوم مذہبی یا لٹریری فنون سے بھی واقف ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اس تمثیل کے ماتحت ہم مانتے ہیں کہ جو کامیابی پیغمبر اسلام، کو ہوئی وہ کسی کو نہیں ہوئی لیکن اس کو اصول صداقت یا اصول کلام کہنا جائز نہیں مزیت بے شک ہے ورنہ اس پر سخت نقض وارد ہوگا۔

٦۔مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا کہ جسم سے کوئی الگ چیز روح نہیں بلکہ حیوانی جذبات تعدیل میں آ کر جب انسان کے نفس کو حالت مطمئنہ تک پہنچا دیتے ہیں تو اس حالت میں انسان کے اندر وہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح ہے روح کی پیدائش اخلاق فاضلہ سے ہوتی ہے جو بذات خود جذبات حیوانیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور جذبات کی پیدائش جسم سے ہوتی ہے گویا روح جسم کا ایک بالغ بچہ ہے روح اور جسم کی بحث قدیم الایام سے اسلامی علم کلام میں چلی آتی ہے لیکن قرآن کی تعلیم جیسا کہ سورہ المومنون میں پایا جاتا ہے یہی ہے۔مرزا صاحب نے ان امور کو ضیافت طبع کے طور پر نہیں لکھا بلکہ وہ بنیادی اصول ہے جس سے ایک طرف عیسائیت اور دوسری طرف تناسخ اور قدامت مادہ وغیرہ کی بنیاد تک ہل جاتی ہے میں نے مفصل طور پر انگریزی تصنیفات میں یہ بحثیں کی ہیں۔(مجدد کامل۔ص ۱۱۴)

جواب:ہمیں اس اصول کی صحت یا غلطی سے سروکار نہیں بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی خصوصیات کی نفی کریں۔پس سنئے:

یہ خیال کہ روح جسم کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے احادیث صحیحہ کے خلاف ہونے کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ایجاد کردہ عقیدہ نہیں۔ہم ہمیشہ اپنے مرزائی دوستوں کی خاطر ملحوظ رکھتے ہوئے ان کو پیچدار راستوں سے نہیں لے جایا کرتے بلکہ سیدھے راستے سے منزل (قادیان) پر پہنچا دیتے ہیں یعنی حوالجات مرزائی لٹریچر ہی سے دیتے ہیں۔پس خواجہ کمال الدین صاحب غور سے سنیں۔لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی اپنی اردو تفسیر میں لکھتے ہیں:

روح جسم کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور یہی مذہب اہل تحقیق کا ہے جیسا کہ امام غزالی نے لکھا ہے۔(بیان القرآن۔ص ۱۱۴۳)

قادیانی دوستو!فرمان خداوندی شھد شا ھد من اھلھا (یوسف:۲۶) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماتحت بتاؤ اس عقیدے کو ایجاد مرزا کہہ سکتے ہو؟ جس حال میں کہ صدیوں پیشتر امام غزالی بھی اسے نقل کر چکے ہیں۔ خواجہ صاحب! آپ جانتے ہیں دوسروں کے کام کو اپنی طرف لگا کر فخر کرنے والوں کے حق میں کلام پاک میں کیا ارشاد ہے

یحبّون ان یحمدوا بما لم یفعلوا فلا تحسبھم بمفازة من العذاب (آل عمران : ۱۸۸)

(جولوگ بے کئے کاموں پر تعریف چاہتے ہیں وہ عذاب سے نہ چھوٹیں گے)

۷۔ بقول خواجہ کمال الدین مرزا قادیانی نے احمدی علم کلام کا یہ اصول بنایا کہ:

انسان ایک پاک اور باتقوی مکمل فطرت لے کر آیا ہے۔ اس فطرت کی تربیت کے لئے مذہب اختیار کرتا ہے۔ یہ فطرت ناقص نہیں ہوتی اس فلسفہ کی بنیاد تو آنحضرت ﷺ کی مشہور حدیث ہے لیکن یہ وہ فلسفہ ہے کہ جو مسئلہ گناہ ارثی کو باطل ٹھہرا کر عیسائیت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتا ہے اسی طرح اس فلسفہ سے تناسخ کے عقیدے میں بھی تزلزل پیدا ہو جاتا ہے جب ہر انسان فطرت سلیمہ لے کر دنیا میں آتا ہے تو سابق جنم کے تاثرات کہاں گئے حضرت کے خدام نے فلسفہ کو بھی مفصل لکھا اور عیسائیت کے خلاف تو یہ ایک ایسا حربہ مغرب میں استعمال ہوا کہ اس کی ضرب نے کلیسیت کو چکنا چور کر دیا قربان جاؤں حضرت خاتم النبیین کے کہ کس طرح وہ عام فہم الفاظ اور ساتھ ہی سریع الفہم طریق پر ایک اصول تعلیم کرتا ہے جو مذاہب باطلہ کے مضبوط قلعوں کو توڑ دیتا ہے۔ (مجدد کامل۔ص ۱۱۴)

جواب: ہم اپنے اعتقاد میں تو یہ عقیدہ صحیح جانتے ہیں مگر افسوس ہے کہ مرزا قادیانی نے اس کے خلاف لکھا ہے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

اول خدا نے چاہا کہ انسان کو نشست و برخاست اور کھانے پینے اور بات چیت اور تمام اقسام معاشرت کے طریق سکھلا کر اس کو وحشیانہ طریقوں سے نجات دیوے۔ اور حیوانات کی مشابہت سے تمیز کلی بخش کر ایک ادنی درجہ کی اخلاقی حالت کو جس کو ادب اور شائستگی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں سکھلا دے پھر انسان کی نیچرل عادات کو جن کو دوسرے لفظوں میں اخلاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رذیلہ کہہ سکتے ہیں اعتدال پر لاوے تاوہ اعتدال پا کر اخلاق فاضلہ کے رنگ میں آ جائیں۔(اصول اسلام کی فلاسفی ص ۱۰۔قادیانی خزائن ج ۱۰ص ۳۲۴)

اس اقتباس میں مرزا غلام احمد نے نیچرل (فطری) طور پر انسان میں اخلاق رذیلہ کا وجود تسلیم کیا ہے پھر فطری طور پر انسان مکمل پاک کیسے ہوا؟ اور سنئے فرماتے ہیں:

انسان کی فطرت میں قدیم سے ایک طرف تو ایک زہر رکھا گیا ہے جو گناہوں کی طرف رغبت دیتا ہے اور دوسری طرف قدیم سے انسانی فطرت میں اس زہر کا تریاق رکھا ہے جو خدا تعالی کی محبت ہے۔

(چشمہ مسیحی ص ۶۷۔قادیانی خزائن ج ۲۰ص ۳۹۰)

اس اقتباس میں بھی بدی کا تخم انسان میں فطری طور پر تسلیم کر کے مروجہ عیسائی مذہب کو قوت دی ہے جو انسان کو موروثی گناہ گار کہتے ہیں خواجہ کمال الدین صاحب نے سچ کہا ہے:

قربان جاؤں خاتم النبیین کے کس طرح وہ عام فہم الفاظ میں اصول تعلیم کرتا ہے۔

ساتھ ہی ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی ہوشیاری کی بھی داد دیتے ہیں کہ کس طرح خاتم النبیین کے تعلیم کردہ اصول اپنے اتباع کو بھلاتے ہیں کہ وہ باوجود عقل مند ہونے کے یہ کہتے رہ جاتے ہیں

ساحری کرد دو چشم تو وگرنہ زیں پیش
بود ہشیار تر از تو دل دیوانہ ما

۸۔ یہ امر بھی قرآن کا ہی تعلیم کردہ ہے اور میں نے اسے ایک فیصلہ کن دلیل کی شکل میں مغرب میں استعمال کیا قرآن نے اس امر کو بہت ہی واضح طور پر لکھا ہے لیکن مسلم طبائع اس سے کچھ ایسی اجنبی ہو گئیں کہ جب حضرت مرزا صاحب نے اس بات کو پیغام صلح میں لکھا تو اس پر سخت مخالفت ہوئی وہ یہ ہے کہ دنیا کی کوئی قوم خدا کے ہادی یا رسول کی بعثت سے محروم نہیں رہی ہر ایک قوم کو مذہب حقہ خدا کی طرف سے ملا لیکن بعد میں انسانوں نے اختلاف پیدا کرلیا اور مذہب حقہ میں آمیزش کر دی اس اصول کو حضرت (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی) نے اپنی وفات سے چند دن پہلے بیان کیا۔ (مجدد کامل۔ص ۱۱۵)
جواب: قرآن مجید کے کھلے الفاظ میں ارشاد ہے
و لکلّ قوم ھاد (الرعد: ۷) ہر قوم کے لئے ہادی ہوئے ہیں
و ان من امۃ الّا خلا فیھا نذیر (فاطر: ۲۴)
(ہر قوم میں ڈرانے والے گذرے ہیں)

ہم حیران ہیں کہ اس عقیدے کو قرآنی اصول جانیں یا مخصوص مرزائی قرار دیں خواجہ کمال الدین صاحب کس دلیری سے فرماتے ہیں کہ، قرآن کا تعلیم کردہ ہے ۔، جناب! قرآن کے تعلیم کردہ عقاید کو مرزائی علم کلام میں درج کرنا ہے تو مندرجہ ذیل امور بھی مرزائی علم کلام میں درج فرمالیجئے

توحید مانو، رسالت پر ایمان لاؤ، نماز پڑھو، روزہ رکھو، حج کرو، وغیرہ

تعجب ہے خواجہ کمال الدین صاحب مرزائیت کے ذمہ دار وکیل اور مرزائی لٹریچر کے ماہر لکھتے ہیں:

حضرت (مرزا قادیانی) نے وفات سے چند دن پہلے بیان کیا۔

حالانکہ یہ مضمون مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۴۔۵ پر لکھا ہے جو ۱۵ جنوری ۱۹۰۴ء کو شائع ہوا تھا۔ یعنی مرزا قادیانی کی وفات سے سوا چار سال پہلے۔ کیا سوا چار سال، چند دن ہوتے ہیں؟ علاوہ اس کے ایک ایسے صحیح معقول اصول کو جو قرآن کریم کا تعلیم کردہ ہو مرزا غلام احمد قادیانی کو ظاہر کرنے میں تامل کیوں رہا (اپنی مسیحیت کی اشاعت سے فرصت نہ ہوگی)

۹۔ مرزا صاحب نے ایک موٹا گر یہ بتلایا کہ تم ہر ایک مذہب کے اصول کو علی وجہ التجر د نہ دیکھو بلکہ اس کی تنقیح و تجزیہ کرو۔ اس اصول کے اثر کو روزانہ اعمال پر دیکھو۔ پھر دیکھو کہ اس کا نتیجہ کیا ہے۔ اگر کوئی اصول عملاً مفید ثابت ہو تو وہ قابل قبول ہے والا وہ ماننے کے قابل نہیں مثلاً مسئلہ تناسخ کے رو سے ہمارا ہر ایک عمل کسی گزشتہ عمل کے ماتحت ہوتا ہے گویا جو بھی ہم کرتے ہیں وہ مشین کی طرح کرتے ہیں ہم اس پر مجبور ہیں جو ہم سے ہوتا ہے وہ پہلے ہی طے ہو چکا ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہم کوئی نئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیکی نہ کرسکیں اور نہ بدی سے بچ سکتے ہیں نہ کوئی نئی ترقی ہوسکتی ہے کیونکہ یہ سب کچھ پچھلے جنم کے آثار و اظلال ہیں مسئلہ کفارہ اسی طرح ہر خوبی و ترقی کو روکتا ہے مثلاً بیماریاں اگر کسی گزشتہ جنم کی بدعملی کا نتیجہ ہیں تو وہ اس بدی کے تناسب پر ہو کر رہیں گی پھر کیوں علاج کیا جائے کیوں علم طب کو فروغ دیا جائے تناسخ کے ماننے پر اس قسم کا جمود ایک ضرورت منطقیہ ہے۔ اسی طرح جب کفارہ پر ہی منحصر ہے تو کسی حسن اعمال کی کیا ضرورت ہے الغرض اس نویں اصول کے ماتحت ہمیں اسی عقیدہ کو تسلیم کرنا چاہیے جو عمل میں آ کر مفید ثابت ہو سکے۔ (مجدد کامل ۔ص ۱۱۵۔۱۱۶)

یہ اصول مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب میں ہم کو نہیں ملا۔ باوجود اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے بحالیکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہندو ترک لحم کی وجہ سے اپنے اندر بہت اچھا اثر پاتا ہے ایک برہمو اور بہائی اپنے عقیدے میں (کہ سارے مذاہب حق ہیں) بہت تسکین پاتا ہے۔

لطیفہ: مجھے ایک دفعہ لاہور کی دیوسماج (دہریہ پارٹی) کا ایک ممبر ریل گاڑی میں ملا، باتوں باتوں میں اس نے کہا میں جب سے دیوسماجی ہوا ہوں میرا من بڑے آرام اور تسکین میں ہے۔ میں کسی برائی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اثر کا تعلق عقیدت سے ہے۔ مزید توضیح کیلئے ہم خواجہ صاحب کو قادیانی جماعت سے مثال پیش کرتے ہیں جو مرزا قادیانی کو نبی رسول وغیرہ سب کچھ مانتے ہیں لیکن بعض ان میں ایسے ہیں کہ ان کی زندگی بھلی معلوم نہیں ہوتی ہے تو کیا ان کے حق میں بھی یہ اصول کام دے گا؟

معلوم نہیں خواجہ صاحب نے مسئلہ تناسخ کو اس ضمن میں کیوں ذکر کیا اور کیوں کر اس سے اس کا ابطال سمجھا بحالیکہ آریہ دھرم میں تناسخ کی حقیقت وہی ہے جو پنڈت لیکھ رام آریہ نے لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

مسئلہ آواگون (تناسخ) کی رو سے دو قسم کے جسم مانے گئے ہیں ایک کرم جونی دوسری بھوگ جونی۔ کرم جونی میں کام کئے جاتے ہیں بھوگ جونی میں کرموں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے جس جسم میں سمجھنے کی طاقت اور نیک و بد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی تمیز دی گئی ہے وہ کرم جونی اور جس جسم میں نہیں دی گئی وہ بھوگ جونی ہے اس لحاظ سے انسان کرم جونی اور باقی بھوگ جونی ہیں۔

(کلیات آریہ مسافر حصہ اول۔ص ۸۰ بحث ثبوت تناسخ)

دیکھئے تناسخ والے انسانی جسم کی بابت کیا رائے دیتے ہیں یعنی اس قیدی کی طرح جو ہر قسم کی سزا بھگت کر گھر میں آتا ہے یہاں انسانی قالب میں وہ افعال کرنے میں فاعل مختار ہے

۱۰۔خواجہ کمال الدین صاحب لکھتے ہیں:

عیسائیت کے خلاف جو یہ دسواں اصول پیدا ہوا، وہ نہ صرف اپنی نوعیت میں نیا ہی تھا بلکہ اس نے مذہب کا ہی خاتمہ کر دیا۔ یہ بیان کیا گیا کہ مذہب کلیسوی کی کوئی تعلیم کوئی عقیدہ کوئی روایت کوئی رسم حتی کہ مصطلحات کلیسا تک بھی ان سب میں ایک امر بھی ایسا نہیں جو قدیمی کفار کے مذاہب سے مسروقہ نہ ہو۔ (مجدد کامل۔ص ۱۱۶)

جواب: اس حوالہ کا پتہ بھی مرزا قادیانی کی تحریرات میں نہیں ملا سچ تو یہ ہے کہ ہم اس کو اصول کلامیہ میں داخل بھی نہیں کر سکتے۔ بھلا اس کے جواب میں مخالف اگر یہ کہیں کہ اسلام کی ہر بات کا پہلی قوموں میں کہیں نہ کہیں پتہ ملتا ہے حتی کہ مصطلحات کا بھی مثلاً صلوۃ، صوم، حج، زکوۃ، یہ سب الفاظ عربیہ نزول قرآن اور آمدن اسلام سے پہلے تھے۔اتباع مرزا قادیانی کو اس کے جواب کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

ان اصول عشرہ کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک جامع جال بنایا ہے جس کی بابت یہ الفاظ ہیں:

میں نے علم کلام بالا میں ایک خاص امر کا ذکر نہیں کیا کیونکہ بالواسطہ اسے مذہب سے تعلق نہ تھا لیکن بالفاظ مرزا صاحب یہ وہ جال ہے جس میں چھوٹی بڑی سب مچھلیاں آجاتی ہیں آپ نے دعوی کیا کہ عربی زبان سے کل زبانیں نکلی ہوئی ہیں۔ (مجدد کامل۔ص ۱۱۶)

ہم جواب کیا دیں جب کہ خواجہ کمال الدین صاحب خود ہی لکھتے ہیں کہ:

میں نے اس مضمون پر توجہ کی تو جماعت قادیانی نے قابل مضحکہ باتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختیار کیں۔ (مجدد کامل۔ص ۱۱۷)

ہم افسوس کرتے ہیں کہ نہ مرزا غلام احمد قادیانی اس دعویٰ کو ثابت کر سکے نہ خواجہ صاحب کو جماعت مرزائیہ نے کرنے دیا بلکہ مضحکہ اڑایا۔ سچ ہے

اہل جوہر کی وطن میں گر فلک کرتا قدر
لعل کیوں اس رنگ میں آتے بدخشاں چھوڑ کر

تتمہ: خواجہ کمال الدین صاحب نے جو اصول علم کلام بتائے ان کی حقیقت تو ناظرین سمجھ چکے، اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے اصول بتاتے ہیں۔

علم مناظرہ میں ترتیب کلام یوں لکھی ہے:

مدعی اپنا دعویٰ بیان کر کے اس پر دلیل لائے پھر سائل اس پر تین طریقوں میں سے ایک طرح سے سوال کرے۔ وغیرہ (رشیدیہ۔ص ۲۶)

یہ ہے وہ اصول مناظرہ جو ہر ایک قوم ہر ایک حکومت کے قانون میں مروج اور مسلّم ہے مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کے خلاف جو اصول مناظرہ قائم کیا ہے وہ یہ ہے کہ سائل پہلے تقریر کرے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی سوامی دیانند کو دعوت مناظرہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

اول تقریر کرنے کا حق ہمارا ہوگا کیونکہ ہم معترض ہیں۔

(قادیانی اشتہار ۱۰ جون ۱۸۷۸ء مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۱ ص ۷)

محمدی مناظرین مطلع رہیں کہ جہاں کہیں مرزائی مناظروں سے گفتگو ہو، اس اصول مرزا کے ماتحت پہلے تقریر کرنے کا حق مانگا کریں کیونکہ آپ معترض ہوں گے اور وہ مجیب۔ وہ اسے منظور نہ کریں تو ان سے لکھوا لیا کریں کہ یہ اصول غلط ہے۔

ترک جہاد اور اطاعت انگریز:

دوسرا اصول خاصہ جس کو مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اصول سے تعبیر کیا ہے اس کا اظہار بالکل مرزا قادیانی ہی کے الفاظ میں موزوں ہے۔ جو یہ ہے:

خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکر گذاری کی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں ۔ چنانچہ میں نے اسی مسئلہ پر عمل درآمد کرانے کے لئے بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کیں ۔اور ان میں تفصیل سے لکھا کہ کیونکر مسلمانان برٹش انڈیا اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں۔اور کیوں کر آزادگی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں اور تمام فرائض منصبی بے روک ٹوک بجالاتے ہیں ۔پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے یہ کتابیں ہزار ہا روپئہ کے خرچ سے طبع کرائی گئیں اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزار ہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر پڑا ہے ۔ بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے ۔ (تحفہ قیصریہ ۔ص ۱۱۔۱۲)

ہم اس غلامانہ خوش آمد کو علم کلام میں دکھاتے ہوئے شرماتے ہیں مگر کیا کریں مرزا غلام احمد قادیانی ہاں سلطان المتکلمین نے خود اس کو اصول بتایا ہے۔ لہذا ہم بھی ایسا ہی کہتے ہیں اور اس اصول کو مکمل دکھانے کے لئے مرزا قادیانی کی ایک اور عبارت سامنے لاتے ہیں جو یہ ہے:

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت کی تائید اور حمایت میں گزرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمقوں کے دلوں کوخراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔

(تریاق القلوب۔ص ۱۵۔قادیانی خزائن ج ۱۵ص ۱۵۵۔۱۵۶)

ناظرین کرام! عمر کا اکثر حصہ اور پچاس الماریاں یہ دولفظ آپ کے قابل غور ہیں اتباع مرزا کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے قریب اسّی کے کتابیں لکھیں ہیں (اخبار پیغام صلح ۷۔ اگست ۱۹۳۲ء ص ۲)

بہت خوب! اسّی کتابوں اوران کے جملہ اشتہارات کو یک جا کر کے دیکھیں کہ ایک الماری بھرتی ہے؟

مرزائی دوستو! آؤاسی سے اپنے ، احمد مسیح ، کی صداقت کا اندازہ کرلو کہ ان کی جملہ تحریرات شائع شدہ سے کتنی الماریاں بھرتی ہیں؟

پھران میں اسلام کی خدمت میں کتنی اوراپنی مسیحیت کے اثبات میں کتنی؟

پھر گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کی تعلیم میں کتنی ہوتی ہیں؟

اسکے بعد فیصلہ ہوگا کہ تمہارا ہیرو بحیثیت مصنف صادق القول متکلم ہے یا مبالغہ گوشاعر

حضرات! ہمارا شروع سے دعوی ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی کی تصنیفات صناعات خمسہ میں سے صنعت شعری پر مبنی ہیں جس کا ثبوت ہم دیتے آئے ہیں بطور مقطع غزل اخیر میں ان پچاس الماریوں کے مبالغۃ کو بھی ہم شاعرانہ تخیل میں صحیح پاتے ہیں جس کی مثال میں استاد داغ کا قول پیش کردینا کافی ہے

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

جیسے استاد داغ نے آسمان جلا دیئے، ویسے ہی مرزا غلام احمد قادیانی نے پچاس الماریاں بھردیں۔

مرزا قادیانی کی تصانیف پر ایک معزز شہادت:

سرسید احمد خان مرحوم اپنے زمانہ کے نامور مصنف تھے۔ مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیفات کے حق میں فرماتے تھے

تصانیف مرزا صاحب قادیانی ایک ذرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔

(مقولہ سرسید احمد مندرجہ درآئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۳۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی دوستوں کو ہماری تحریر سے ملال پیدا ہو تو حوالہ جات منقولہ اصل کتب میں دیکھیں۔ جب دیکھیں گے تو ان کا ملال دور ہو جائے گا کیونکہ ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ : آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گوئیم

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(منقول از احتساب قادیانیت ج ۹ ص ۲۶۳ تا ۳۵۳)

....

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۳۹ء سے

براہین احمدیہ کی حقیقت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد صاحب کی مایہ ناز تصنیف براہین احمدیہ ہے جس میں اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل پیش کرنے کا وعدہ کیا گیا اور اسی وعدے پر مسلمانوں سے زر کثیر بطور چندہ لیا گیا۔..کیا کوئی مرزائی ہمارے سامنے یا غائبانہ بتا سکتا ہے کہ ان چار جلدوں میں حقانیت اسلام کے تین سو دلائل میں سے کتنی دلیلیں پیش کی گئی ہیں۔، اچھا ہم متعدد دلائل سے سوال نہیں کرتے صرف یہی بتا دیں کہ کہیں ایک دلیل بھی پیش کی گئی ہے۔

ہرگز نہیں۔سوائے الہاموں کے باقی سب اللہ خیر سلا۔

اس کے بعد جب آپ اس بارے میں سالہا سال خاموش رہے، تو مخالفوں کی طرف سے اعتراضات کی بھر مار ہوئی کہ براہین احمدیہ کو مکمل کیوں نہیں کرتے۔تو آپ نے اسکی پانچویں جلد لکھی۔اس آخری جلد میں بھی ان دلائل موعودہ میں سے ایک دلیل بھی پیش نہیں کی۔

اس امر کے تصفیہ کے لئے ہم مجلس مکالمہ کرنے کو تیار ہیں۔ یہ مجلس امرتسر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہو یا لاہور میں۔ جس میں کالجوں کے پروفیسر صاحبان اور ایسے ہی دیگر اہل علم حضرات جمع ہوں ۔ ہم براہین احمدیہ کی ساری جلدیں میز پر رکھ دیں گے ۔ جماعت احمدیہ کا کوئی نمائندہ مرزا صاحب کے موعودہ تین سو دلائل کا پتہ ہمیں بتائے۔

براہین احمدیہ کی پہلی چار جلدوں اور پانچویں جلد میں بہت نمایاں فرق ہے۔ پہلی چار جلدوں میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امت محمدیہ کیلئے مسیح موعود تسلیم کیا ہے۔ اور ان کی دوبارہ تشریف آوری کو مان کر ان کی خدمات کے سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس زمانے میں اسلام تمام دنیا کے اطراف و اکناف میں پھیل جائے گا۔ مگر پانچویں جلد میں آپ خود ہی مسیح موعود کے عہدے کے انچارج بن بیٹھے۔ پانچویں جلد ساری پڑھ جائیے سوائے اپنی مسیحیت موعودہ کے اس میں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ بس یہی ہوگا کہ میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں

ثنائے خود گفتن نہ زیبد مر ترا صائب
چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد

کس قدر مقام تاسف ہے اور کتنا محل تعجب ہے کہ براہین احمدیہ کی چوتھی جلد کے آخر میں جس بات کو شروع کر کے ادھورا چھوڑا تھا، پانچویں جلد میں اس کو چھوا تک نہیں ۔ مگر نام اس وہی رکھا یعنی براہین احمدیہ کی پانچویں جلد۔

براہین احمدیہ کے حصہ اول (پہلی چار جلدوں) اور حصہ دوم (پانچویں جلد) کو ملا کر پڑھنے سے مرزا صاحب کی مذہبی زندگی کا نشیب و فراز بہت اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ براہین احمدیہ حصہ اول میں گو آپ خدا سے الہام پانے کے مدعی بنتے ہیں مگر پھر بھی سادگی نظر آتی ہے لیکن دوسرے حصے (پانچویں جلد) میں پہنچ کر آپ ایسے ہوشیار نظر آتے ہیں گویا یہ مصرع آپ پر خوب صادق آتا ہے

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے

خدا کی گرفت مختلف شکلوں میں ہوتی ہے۔ اور ہر صاحب فن کیلئے اسی فن کی حیثیت سے ہوا کرتی ہے۔ جنگی آدمی کے لئے جنگی حیثیت سے غلطی کر کے مبتلائے تکلیف ہونا بھی ایک قسم کی خدائی گرفت ہے۔ ابو جہل جیسے آدمی کا میدان جنگ میں گر کر مر جانا بھی اس کے لئے خدائی گرفت تھی۔ رچرڈ شیر دل کا سلطان صلاح الدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مقابلہ کر کے ناکام واپس آنا بھی اس کیلئے خدائی گرفت تھی۔

کسی مدعی الہام کا اپنے الہام کی زد میں آجانا بھی اس کے لئے خدائی گرفت ہوتی ہے۔ کسی متکبر مصنف کا اپنی تصنیف میں کوئی فاش غلطی کر جانا بھی اس کیلئے ایک قسم کی کبر شکن گرفت ہوتی ہے۔

براہین احمدیہ میں مرزا صاحب ہم کو مصنف اور ملہم دونوں حیثیتوں کے مدعی نظر آتے ہیں۔ ہم نہائت راستی سے کہتے ہیں کہ ہم ان دونوں حیثیتوں میں مرزا صاحب قادیانی کو گرفتار عذاب پاتے ہیں۔ مجموعہ حصہ اول (براہین کی پہلی چار جلدیں) میں حضرت مسیح کی حیات اور دنیا میں آپ کی دوبارہ تشریف آوری کا اظہار کر چکے ہیں جسے اپنی عمر کے آخری حصے میں بدترین قسم کا شرک قرار دیتے ہیں۔

بحیثیت ملہم کے ان جو جو عذاب الٰہی آیا وہ یہ ہے کہ براہین احمدیہ کی پانچویں جلد میں مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی الہامی عمر ۷۵ سے ۸۵ سال بتائی ہے۔ یعنی آپ کی وفات عمر کے ۷۵ اور ۸۵ سال کے درمیان ہوگی۔ حالانکہ آپ کی عمر خود اپنے بیان اور حکیم نور دین خلیفہ اول قادیان کی تصدیق سے ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال تھی جبکہ آپ نے اس دنیا سے انتقال کیا۔

ہمارا یہ مجمل سا تبصرہ صرف مرزا صاحب کی تصنیف براہین احمدیہ سے متعلق ہے... ہم اپنی زندگی میں مرزا صاحب اور ان کے اتباع سے مختلف طریقوں سے مقابلہ کر چکے ہیں۔ تاہم مقابلے کی ایک صورت ابھی باقی ہے۔ اس کے لئے ہم تیار ہیں۔ وہ یہ کہ خاص اہل علم (علمائے عربی و انگریزی) کی ایک مجلس منعقد کی جائے۔ اس مجلس میں ہم مرزا صاحب کی تصنیفات پر تنقید (ریویو) کریں اور فریق ثانی ہماری تنقید کا جواب دے۔ لیکن دونوں فریق اپنے دلائل کو تصانیف مرزا تک محدود رکھیں۔ اس گفتگو کا فیصلہ مجلس کی اکثریت کرے یا چند منتخب حضرات کی رائے سے ہو۔ فیصلہ کی دونوں صورتیں ہمیں منظور ہیں۔ احمدی دوستو

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۵۔ جنوری ۱۹۳۹ء ص ۴۔ ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیانی کا خطبہ اور شیخ چلی کا خواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بڑے مرزا صاحب قادیانی تو کہتے گئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ دنیا کے سب مذاہب کو مٹا کر مذہب اسلام قائم کروں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ دنیا بھول جائے کہ کوئی عیسی، کوئی کرشن کوئی دوسرا معبود بھی تھا یا ہے۔

ان کے اس دعوی کی آزمائش تو دنیا نے خوب کر لی۔ ساری دنیا میں شرک و کفر دن بدن زیادہ پھیلتا جا رہا ہے ،۔ غیروں کو چھوڑ کر اسلامی آبادی کو دیکھا جائے ان میں بھی عقاید شرکیہ کفریہ بکثرت ترقی کر رہے ہیں ۔ یہ تو بڑے میاں (مرزا قادیانی)کے ادعا کا انجام ہے۔ چھوٹے میاں (محمود احمد) کا دعوی سنیئے ۔ آپ جلسہ سالانہ کے خطبہ میں بہت کچھ تعلّی آمیز تقریر کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

> ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اتنا بڑا کام کہ جو ہمیں اور ہماری حالت کو دیکھتے ہوئے بالکل ناممکن نظر آتا ہے ۔ ہم نے دنیا کی موجودہ سلطنتوں کو، دنیا کے موجودہ مذاہب اور دنیا کے موجودہ تمدن کو، دنیا کی اقتصادی انجمنوں کے نظام کو اور ان سب کو بدل کر رسول کریم ﷺ کے لائے ہوئے نظام کو قائم کرنا ہے۔
>
> ایسی حالت میں دنیا کی حکومتیں اور مذاہب کے ادارے ہماری مخالفت کریں تو طبعی تقاضا کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ حق بجانب ہیں کیونکہ انہیں نظر آ رہا ہے کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے موت کا فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ پروانہ ہمارے ہاتھ میں دیا گیا ہے اور اسے ہم لائے ہیں جن کو دنیا میں حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ (الفضل قادیان بابت دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: قانون قدرت ہے کہ لیمپ کے اردگرد جو روشنی ہوتی ہے بہ نسبت دور کے وہ بہت زیادہ صاف اور روشن ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام کے اردگرد کے لوگ تقوی طہارت غیرت مذہبی اور جوش دینی میں بہت ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔

بڑے مرزا صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں منہاج نبوت پر آیا ہوں اسلئے ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کے اردگرد کی روشنی کو جانچیں کہ وہ کہاں تک صاف شفاف روشن اور تیز تھی اور کہاں تک اس نے دنیا میں انقلاب پیدا کیا۔

جو کچھ کیا، وہ ہمارے سامنے ہے۔تیس سال مرزا صاحب قادیانی کے انتقال کو بھی گزر گئے۔ نہ کوئی سلطنت دنیا کی ان کے زیرنگیں آئی، نہ کسی انجمن کا نظام آپ نے بدلا، نہ کوئی انقلاب ہوا۔ ہوا تو یہ کہ پنجاب کی بڑی انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن ترقی تعلیم امرتسر سے مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں کو غیر مسلموں کی طرح نکال دیا گیا۔

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا خود اعتراف ہے جو بارہا اہل حدیث میں پیش کیا جا چکا ہے کہ جو مقاصد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لے کر آئے تھے ان کا اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا۔

وہ کب ہوگا؟ غالبًا قیامت سے ایک ہفتہ پہلے۔

کیسا بڑا چمکیلا پروگرام ہے کہ دنیا کی سلطنتوں کا جدید نظام قائم کریں گے۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب سے سہو ونسیان ہو گیا۔آپ اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے تو دعوی مدلل ہو جاتا کہ یورپ میں جو ڈکٹیٹر شپ جاری ہو رہا ہے یہ ہماری ہی کوشش کا نتیجہ ہے۔

اس دفعہ یہ سہو ہوا ہے، تو امید ہے اس کی تلافی آئندہ سال کر دیں گے کیونکہ بڑے میاں کا یہ بھی تو الہام ہے کہ زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا۔

ناظرین کرام! دنیا کی حکومتوں اور انجمنوں کے نظام میں کیا تبدیلی پیدا کریں گے، سب سے اول اپنی رقیب اور حریف انجمن احمدیہ لاہور میں تو تبدیلی کر لیں جو ہر روز ان کے سینے پر مونگ دلتی ہے، جو بات کوئی نہیں کہتا وہ کہتی ہے۔ ان کا آرگن پیغام صلح لاہور خلیفہ صاحب قادیانی (مرزا محمود احمد) کو سرکاری سانڈ کہتا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا امیر ہر قسم کی برائیاں خلیفہ پر تھوپتا ہے۔

سب انجمنوں کی تبدیلی سے پہلے اس انجمن کی تبدیلی یا اصلاح کرنا خلیفہ یا ان کی جماعت کا فرض اولین ہے، جو انہوں نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔ اس کے علاوہ خود قادیان میں مجلس احمدیہ قائم ہوگئی ہے جو قادیانی جماعت کیلئے نہایت ہی دل آزار ہے جس میں بقول خلیفہ صاحب پانچ سو بلکہ پانچ سو سے زیادہ منافقین شریک ہیں۔

کیا یہی تبدیلی ہے جو خلیفہ قادیان دنیا کی انجمنوں کرنا چاہتا ہے۔

بہر حال قادیانی سودا ابتدا ہی سے ادھار پر چلتا رہا، اور اب بھی ویسا ہی ادھار ہے۔ دعوی تو بروز محمدیت کا ہے اور کام میں سستی اتنی ہے کہ اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا ادھر اصل متبوع علیہ السلام کو دیکھیں گے تو وہ اپنی زندگی میں ہی سب کام پورے کر کے یہ مسرت سن گئے: فاذا فرغت فانصب و الی ربك فارغب

ہم منتظر ہیں دنیا کی سلطنتوں میں قادیانی تحریک کب تبدیلی پیدا کرتی ہے۔

ابھی تک وہی حالت ہے جو ابتدا میں تھی جس کی مثال میں یہ مصرع بہت صحیح ہے:

سپنے اندر راجہ بھو جاگت بھو کنگال

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ (۱۳؟) جنوری ۱۹۳۹ء ص ۶-۷)

کھلی چٹھی بنام بابو عمر الدین جالندھری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب بابو صاحب! آپ کو یاد ہوگا جن دنوں خلیفہ قادیان نے علمائے اسلام کو مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا تو میں نے اس چیلنج کو قبول کر کے لکھا تھا آپ سادہ قرآن مجید اور قلم دوات لکھ کر بٹالے کی جامع مسجد میں آجائیں اور میرے بالمقابل بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ اس پر خلیفہ قادیان کی طرف سے یہ عذر کیا گیا تھا کہ میں عربی لغات بلکہ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں میں نے ایک خط رجسٹری کرا کر آپ کی معرفت ان کو شملہ بھیجا تھا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ ہر قسم کا سامان لے آئیں۔ مگر مقابلے میں ضرور آئیں۔

چند روز ہوئے قادیانی اخباروں میں یہ ڈینگ پھر سنی گئی ہے کہ خلیفہ صاحب کے مقابلے میں کوئی پراز معارف تفسیر نہیں لکھ سکتا اور یہ احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

میں آپ سے حلفاً پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ میری چٹھی ملی تھی اور آپ نے وہ چٹھی خلیفہ قادیان میاں محمود احمد کو دی تھی یا نہیں؟

اس کا جواب بذریعہ اہل حدیث اور بذریعہ پیغام صلح دیجئے۔ آپ کے جواب پر سلسلہ کلام جاری رہے گا۔ ابوالوفاء۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ (۱۳؟) جنوری ۱۹۳۹ء ص ۷)

آخری فیصلہ پر مباحثہ کی درخواست

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے لئے وہ دن روز عید سے کم خوشی کا دن نہ ہوگا جس روز مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلے پر مرزائیوں سے ایک بار پھر مباحثہ ہو کر مکرر فیصلہ ہو جائے۔ اس کے متعلق مرزائی کیمپ میں چاروں طرف سناٹا چھا ہوا ہے مگر بابو عمر الدین شملوی (جالندھری) کبھی کبھی کچھ بول اٹھتے ہیں۔ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ فروری مباحثہ میرٹھ کے ضمن میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ہم نے ان کے جواب میں لکھا تھا کہ آپ کو اگر آخری فیصلہ پر مباحثہ کرنے کا شوق ہے تو بڑی خوشی سے کر لیں مگر ایسے طریق سے کریں جو نتیجہ خیز ہو جس کی صورت ہم نے یہ بتائی تھی کہ آپ اپنے امیر مولوی محمد علی سے سند نیابت و اجازت لے کر میدان میں آئیں کیونکہ آپ بذات خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بوجہ شرکت لدھیانہ کے مباحثہ میں شکست کھا چکے ہیں بلکہ انعام تاوان میں ۵۰ روپے بھی دے چکے ہیں۔ اب اس پر مستزاد ہونا چاہیے وہ یہی ہے کہ آپ اپنے امیر صاحب سے نیابت واجازت حاصل کر کے آئیں۔ آپ اس کے جواب میں کیا مزے سے لکھتے ہیں کہ :

کیا پہلے مباحثے میں منشی قاسم علی نے خلیفہ نور الدین کا سرٹیفیکیٹ پیش کیا تھا؟ اگر اس وقت نہیں کیا تو اب مجھے کیوں کہتے ہو۔

اس کا جواب ہم کئی دفعہ دے چکے ہیں کہ وہ مباحثہ انفرادی حیثیت سے تھا اب جماعتی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ اسی لئے اس کے واسطے سرٹیفیکیٹ کی ضرورت ہے۔ پھر لکھتے ہیں اور کیا ہی سمجھ سے لکھتے ہیں کہ : آپ (مولوی ثناء اللہ) جماعت اہل حدیث سے نمائندگی کا سرٹیفیکیٹ پیش کریں۔،

ان کو حقیقت حال معلوم نہیں یا دانستہ تجاہل کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ میں اور مرزا صاحب قادیانی ایک دوسرے کے مدمقابل تھے۔ اس لئے ہماری مثال ایسے مدعی اور مدعا علیہ کی ہے جو بذات خود عدالت میں مقدمہ لڑ رہے تھے۔ اسی دوران ایک فریق فوت ہو گیا اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوا۔ اب توفی کے قائم مقام کو اپنی قائم مقامی کا سرٹیفیکیٹ پیش کرنے کی ضرورت ہے مگر زندہ کو اس کی ضرورت نہیں۔

پس بات صاف ہے کہ اس مقدمہ میں جو شخص بھی میرے سامنے آئے گا اس کو سند نمائندگی پیش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر مجھ سے سند نمائندگی طلب کرنے کی ضرورت ہوتی تو مرزا صاحب قادیانی طلب کرتے۔ اب کون ہے جو ایسا مطالبہ کر سکے۔ یا یہ مسئلہ کسی قانون دان سے پوچھ کر سامنے آیئے ایسا نہ ہو کہ آپ کے حق میں کہنا پڑے ما لهؤلاء القوم لا يكادون يفقهون حديثاً

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۴، ۵)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امیر پیغام کا مغالطہ آمیز خطبہ

خدا کی طرف سے آنے والوں کی شان اور ہمت بلند ہوتی ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جماعت مرزائیہ کا یہ طریقہ کلام ہے کہ ایک لفظ جو متعدد معنی رکھتا ہو، اس کے ایک معنی لے کر دوسرے معنی کو مخلوط کر دیتے ہیں جو علم بیان کے بالکل خلاف ہے۔ مثلاً انسان کا لفظ قرآن مجید میں برے لوگوں کے حق میں بھی آیا ہے ملاحظہ ہو

کان الانسان کفورا۔ (انسان بڑا ناشکرا ہے)

اور انبیاء پر بھی انسان کا لفظ آیا ہے۔ تو کیا ان دونوں مقاموں کو ایک کر دینا صحیح ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ امیر جماعت پیغامیہ نے اپنے خطبہ میں اس قسم کا ارتکاب کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے خطبہ فرمایا ہے جو پیغام صلح لاہور ۸۔ اپریل ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا۔ اس کے متعدد مقامات اور فقرات یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنا مدمقابل عیسائیت کو چنا ہے۔

۲۔ لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کے مقام کو سمجھا نہیں۔ یہ شخص جو اس قدر بلند ہمت کا مالک ہے کہ اس قوم کے ساتھ ٹکر لگاتا ہے کہ جس سے ٹکر لگانے کیلئے سامان دنیا میں موجود نہیں۔ یہ دنیا کے معمولی انسانوں سے نہیں ہوسکتا۔

۳۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت مرزا صاحب کے زمانہ سے قبل اور آپ کے زمانہ کی ابتداء میں عیسائیت اور اسلام کا باہمی تعلق کیا تھا۔ مسلمان تو ہمیشہ حضرت عیسیٰ کو نبی مانتے چلے آئے ہیں۔ اور اسی لئے عیسائیت کو باوجود اس کے غلو کے برا نہیں کہتے تھے

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: ان تین فقروں میں مولوی محمد علی لاہوری نے جو افسوس ناک مظاہرہ کیا ہے ہمارے پاس اس کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔

اول تو عیسائیت اور حکومت انگریزی کو ایک دکھا کر مرزا صاحب قادیانی کی بہادری کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ غلط ہے۔ عیسائیت اور چیز ہے اور حکومت انگریزی اور چیز ہے۔ حکومت انگریزی کے مقابلے کے لئے اس کو سامان جنگ کی ضرورت ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کی بابت آپ نے فقرہ نمبر دو میں لکھا ہے: ٹکر لگانے کے لئے سامان موجود نہیں لیکن مذہب عیسائیت کیلئے کسی توپ و تفنگ کی ضرورت نہیں ۔ پرائمری کا سمجھ دار لڑکا بھی یہ کام کرسکتا ہے اگر وہ سورہ اخلاص کا ترجمہ خوب سمجھتا ہو۔

دوم، یہ بات کیسی غلط ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پہلے مسلمان عیسائیت کو برا نہیں سمجھتے تھے ۔مولوی محمد علی لاہوری کی نسبت ہمیں یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہیے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی سے پہلے علماء کی خدمات سے واقف نہیں ۔مولوی آل حسن کی خدمات بصورت کتاب دنیا میں موجود ہیں ۔ مولوی رحمت اللہ کیرانوی کی کتاب اعجاز عیسوی ناپید نہیں ہوئی ۔حافظ ولی اللہ لاہوری کے مباحثات ابھی مسنّ بزرگوں کو یاد ہیں ۔سید ابوالمنصور دہلوی کی نوید جاوید دنیا میں موجود ہے ۔اس قسم کی بہت سی کتابیں عیسائی مذہب کی تردید میں ملتی ہیں جو مرزا صاحب کے مبعوث بلکہ پیدا ہونے سے بھی پہلے کی ہیں ۔ پھر یہ کیا ناقدری اور ناشکری بلکہ اخفاء حق ہے جو مرزا غلام احمد صاحب کی تعریف میں حد سے زیادہ کیا گیا ہے ۔یہ اسی طرح کی شاعرانہ ترنگ ہے جو کسی شاعر نے اپنے دوست کے حسن و جمال کو بتانے کو کہی تھی

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریر سے واقعات پر مزید روشنی ڈالتے ہیں ۔موصوف نے مناظرہ عیسائیاں امرتسر میں آخری دن یہ کہا تھا:

> میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا ۔معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کیا کرتے ہیں ۔اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا جو فریق سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بتا رہا ہے وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا ۔(جنگ مقدس ۔ص ۱۸۹)

انسان کو خدا بنانے والا ڈپٹی آتھم مناظر عیسائیاں تھا ۔مطلب اس پیش گوئی کا یہ تھا کہ آتھم پندرہ ماہ تک بسزائے موت جہنم میں ڈالا جائے گا ۔اس کی انتہائی تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی ۔لیکن وہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو اصل میعاد سے بائیس برس بعد فوت ہوا ۔بس یہی ایک خصوصیت مرزا صاحب قادیانی کی تھی جس کا اہل مرزا صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے کوئی نہیں گزرا۔اسی نے ملک سے مرزا صاحب کے حق میں کہلوایا

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری غلط گوئی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گر چہ تم سے غلط گو پہلے

سچ تو یہ ہے کہ اس موقع پر علمائے اسلام ہوشیاری سے کام لے کر مرزا صاحب کو الگ نہ کر دیتے تو آج بقول سعدی مرحوم: بیالائد ہمہ گاوان دہ را تو تمام اہل اسلام کی گردن شرم کے مارے جھکی ہوتی۔مولوی محمد علی کو یقین رکھنا چاہیے کہ آج دنیا اس قسم کے مبالغات سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۳۹ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ ص ۵)

احمدی مثلث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو علم ہوگا کہ اتباع مرزا میں مشہور دو گروہ تھے یعنی قادیانی اور لاہوری۔اب زمانہ ترقی کا ہے ان دو گروہوں میں سے دو گروہ اور پیدا ہو گئے ہیں ایک قادیانیوں سے پیدا ہوا جن کو وہ مخرجین کہتے ہیں اور وہ اپنا نام مجلس احمدیہ قادیان رکھتے ہیں جن کے رہبر شیخ عبدالرحمٰن نومسلم المعروف مصری ہیں۔ان کا روئے سخن خلیفہ قادیان کی طرف ہے۔

دوسرا گروہ لاہوری ہے ان میں سے ایک شاخ شیخ غلام محمد کی نکلی ہے جس کا دعوی ہے کہ میں حسب پیش گوئی مرزا صاحب مصلح موعود ہوں۔یعنی وہ شخص ہوں جو بقول مرزا صاحب قادیانی، امت مرزائیہ اور دوسرے لوگوں کی اصلاح کرے گا۔

ان صاحب کے ساتھ دونوں فریق برسر جنگ ہیں۔کوئی ان کو مخبوط الحواس کہتا ہے، کوئی پاگل۔مگر وہ اپنے خیالات پر بڑی مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔اور آخر کار انہوں نے دونوں فریقوں کو نوٹس دیا ہے کہ میرے ساتھ فیصلہ کر لیں جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری تحریرات اور آپ لوگوں کی جوابی تحریرات ایک جماعت منصفہ کے سامنے پیش کی جائیں وہ جماعت منصفین اگر میرے حق میں فیصلہ کرے تو آپ دونوں (خلیفہ قادیان اور امیر جماعت لاہور) میرے ہاتھ پر بیعت کریں اور اگر فیصلہ میرے خلاف ہوتو میں آپ کے ساتھ ہو جاؤنگا۔

تجویز تو معقول ہے اگر کوئی ذاتی غرض مانع نہ ہوتو اس پر عمل کرنا آسان ہے امید ہے کہ یہ چاروں فریق کچہریوں میں گردش کرنیکی بجائے باہم بیٹھ کر فیصلہ کرلیں گے۔

ہمارا حق ۔ اگر ہم اپنے حق کا بھی اظہار کریں تو بے جا بات نہیں ہوگی۔ اول تو یہ کہ ہم ان حضرات کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہیں گے۔ ہماری جماعت ان صاحبوں کی ہر طرح خدمت کرے گی۔ اور فیصلہ کے بعد جو فریق غالب ہوگا اس کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہوگا جس کا مضمون ہوگا: مرزا صاحب کا آخری فیصلہ

ہم مدعی ہوں گے کہ مرزا صاحب اس دعا آخری فیصلہ کے ذریعہ وہی ثابت ہوئے جوانہوں نے کہا تھا۔ اگر مسلمہ منصف ہمارے حق میں فیصلہ دیں تو ہمارا مدمقابل احمدیت چھوڑ دے۔ اگر ہمارے برخلاف فیصلہ ملے تو ہم مخالفت چھوڑ دیں گے۔

امید ہے ہماری درخواست کو چاروں فریق نیک نیتی پر مبنی سمجھ کر توجہ فرمائیں گے تاکہ آئے دن کے جھگڑے ختم ہو جائیں اور ہم سب مل کر اسلام کی خدمت کریں

نوٹ: اس مقابلے میں چاروں فریقوں کا ایک ایک نمائندہ مناظرہ میں لیا جائے گا جو اپنے رئیسوں کی طرف سے مجاز ہوگا اور ان چاروں فریقوں کے رئیس خود گفتگو کریں گے تو فبہا و نعمت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۹ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۶)

مرزا صاحب کا پسر موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۹ مئی ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پسر موعود کے تولد کو آیت عظیمہ بتایا ہے۔ ہم اس بات کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعتراف کرتے ہیں کہ قادیان میں ہر ایک چیز آیت عظیمہ ہے۔ یہ عربی شعر

فی کل شیء له آیة تدل علی انه کاذب

گویا قادیان ہی کے حق میں صادق آتا ہے کیونکہ قادیان کی ہر ایک چیز مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق شہادت دیتی ہے۔ خاص کر وہاں کا بہشتی مقبرہ۔ اس میں مرزا صاحب قادیانی کی قبر اور اس پر ایک لمبا کتبہ عجیب یاددہانی کرا رہا۔ اس کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

کیا اچھا اگر اس میں ایک فقرہ یہ بھی بڑھا دیا جاتا

یہ مزار اس مقدس بزرگ کا جس نے اپنے اشد ترین مخالف کے ساتھ خدا سے یہ فیصلہ چاہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جھوٹا پہلے مرے۔

۱۹۰۸ء میں آپ بحکم خدا انتقال کر گئے۔ اور آپ کا اشد مخالف بمصلحت خداوندی آج (۱۹۳۹ء) تک زندہ ہے۔

اگر یہ فقرہ لکھا ہوتا تو ہمیں تو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوتا مگر قادیانی تحریک کی تاریخ پر کافی روشنی پڑ جاتی۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے۔ ہمارا اصل مقصد یہ ہے کہ آج کل مرزا غلام احمد صاحب کے پسر موعود کے متعلق قادیان میں سخت اختلاف پیدا ہو رہا ہے۔ کئی ایک احمدی پسر موعود ہونے کے مدعی بن بیٹھے ہیں۔ مگر ہماری بے لاگ تحقیق یہ ہے کہ ابھی پسر موعود پیدا ہی نہیں ہوا۔

ہم قادیانیوں کی طرح بے ثبوت بات کہنے کے عادی نہیں ہیں بلکہ ہر ایک بات کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کی تحریروں سے پیش کر سکتے ہیں۔ مرزا صاحب محترمہ محمدی بیگم (معروفہ آسمانی منکوحہ) کے نکاح میں آنے کا ذکر کرتے ہوئے اس پیش گوئی کو مؤکد کرنے کے لئے لکھتے ہیں:

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے، اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور وہ فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ کا حاشیہ)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ (وہ خاص اولاد جس کی بابت اس عاجز کی پیش گوئی ہے) کیا مضمون بتا رہے ہیں یہی نا کہ وہ پسر موعود محمدی بیگم کے بطن سے ہوگا۔ پھر کیا وہ تولد ہوا؟ اس کا جواب بالاتفاق نفی میں ملے گا کیونکہ محترمہ (محمدی بیگم) مع اپنے خاوند کے اب تک زندہ موجود ہے۔ پھر کس شیخی پر کہا جاتا ہے کہ قادیانی گدی نشین ہی مرزا صاحب کا پسر موعود ہے۔

اخبار الفضل زیر جواب کا دوسرا حصہ مرزا صاحب کے پنجتن سے متعلق ہے جس کی بابت راقم مضمون نے بڑی ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے واقعات کو چھپایا یا بالفاظ دیگر واقعات مکذبہ کو مصدقہ بنایا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ الفضل نے مرزا صاحب قادیانی کی موجودہ بیوی (نصرت جہاں بیگم) سے پانچ موعود اولادوں کا پیدا ہونا اور ان سے نسل مرزا قادیانی کا جاری رہنا بتایا ہے اور بڑے فخر سے مرزا غلام احمد صاحب کا یہ شعر ان پر چسپاں کیا ہے

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں
یہی ہے پنج تن جن پر بنا ہے

اس شعر کی لطافت تو اہل دہلی جانتے ہوں گے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کے خسر دہلوی تھے۔ ہم تو اس کو معنی کے لحاظ سے دیکھتے ہیں کہ واقعہ کے خلاف ہے۔ یہ شعر مرزا صاحب قادیانی کی کتاب درثمین اردو سے لیا گیا ہے جس کے صفحہ ۴۲ پر یہ نظم شروع ہوتی ہے اس میں ان پانچوں کے نام یوں درج ہیں۔ محمود احمد۔ بشیر احمد۔ شریف احمد۔ مبارک احمد۔ مبارکہ (لڑکی)۔ ان پانچوں میں سے مبارک احمد بحالت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نا بالغی فوت ہو گیا تھا۔ دختر سے نسل جاری ہونا شرعاً اور قانوناً ثابت نہیں۔ باقی رہے تین لڑکے اور ان تین کی زندگی میں پانچوں کا تحقق کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب دینا الفضل کا فرض تھا کہ یہ پنج تن ہی رہے ہیں یا مثلث متساوی الاضلاع ہو گیا۔ اگر اس نے پہلے نہیں بتایا تو اب ہی بتائے کہ مبارک احمد کی نسل سے کون ہے اور اس کے متعلق بھی کوئی پیش گوئی تھی یا نہیں اور اس کا کیا حشر ہوا اور وہ پیش گوئی سچی ثابت ہوئی یا نہ؟

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۳۹ء ص ۷۔۸)

یادگار مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قوموں میں یہ دستور ہو گیا ہے کہ اپنے بزرگوں کی یادگار قائم رکھتے ہیں۔ بعض دفعہ جلسے بھی کرتے ہیں۔ ان جلسوں میں ان کی سوانح عمریاں بیان کرتے ہیں۔ قادیانی امت نے اس طریق کو ادھورا اختیار کیا ہے۔ ادھورا اس لئے ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی کے واقعات سارے بیان نہیں کرتے۔ خاص کر وہ واقعات جو ان کی صداقت کے لئے معیار کا کام دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ آخری فیصلہ ہے اس کو مرزا صاحب نے خود اپنے نام سے شائع کیا تھا اور تمام اپنوں بے گانوں کو اس کے نتیجہ کے انتظار کا حکم دیا تھا۔ امت مرزائیہ اس واقعہ کو تازہ رکھنے کی بجائے مٹانا چاہتی ہے وہ یاد رکھیں کہ ان کے مٹانے سے یہ مٹ نہیں سکتا کیونکہ یہ خدائی فیصلہ ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے لئے محک صداقت ہے۔

احمدی ممبرو! مرزا صاحب کے تبرکات جمع کرنے میں یہاں تک اہتمام کرتے ہو کہ کسی منی آرڈر فارم کے کوپن پر ان کے دستخط ہوں وہ بھی طلب کرتے ہو۔ مگر جس تحریر کو انہوں نے خدائی فیصلہ قرار دیا تھا اسے نظر انداز کرتے ہو۔ تمہاری مثال ان ابوالہوسوں کی سی ہے جو محبت رسالت میں آپ ﷺ کا اسم شریف سن کر ہاتھوں کے انگوٹھے چوم لیتے ہیں مگر اتباع سنت سے گھبراتے ہیں یہ طریق کار صادق عاشقوں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا بلکہ بوالہوسوں کا ہوتا ہے پس ہم تمہیں مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب متوفی کے فیصلہ کو حقیقی فیصلہ سمجھیں ورنہ یہ آیت فما ذا بعد الحق ا لا الضلا ل تمہارے حق میں صادق آئے گی۔

چونکہ ۲۶ مئی کو مرزا غلام احمد صاحب کا انتقال ہوا تھا اور یہ پرچہ (اہل حدیث امرتسر) بھی ۲۶ مئی کو شائع ہوگا اس توافق کے لحاظ سے اس کا نام یادگار مرزا تجویز ہوا ہے۔

اس یادگار کو قائم رکھنے کے لئے آخری فیصلے کی اشاعت کرنا سب سے بہترین طریقہ ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کے انتقال پر مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر بہت موزوں ثابت ہوا تھا

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شائد
مر گیا غالب آشفتہ سرا کہتے ہیں

اس یادگار کے متعلق ہمارے دوست منشی عبداللہ صاحب ثالث معمار نے ایک مضمون لکھا ہے جو درج ذیل ہے۔

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانیوں کے حق میں جرمن شعاع

یعنی آخری فیصلہ

برادران! اگرچہ قادیانی بناوٹی نبوت کو درہم برہم کرنے کیلئے بیسیوں ایسے وزنی حربے ہیں جو توپ و بم تیر وتفنگ کا حکم رکھتے ہیں مگر میں اپنے سولہ سال کے وسیع مطالعہ اور تقریباً دس سالہ مناظرانہ تجربہ کی بنا پر حلفیہ شہادت دیتا ہوں کہ قادیانی افواج کو شکست دینے کے لئے، آخری فیصلہ، وہ آسمانی اور لا ثانی حربہ ہے جسے اگر سائنس کی موجودہ اختراعات میں سے شعاع موت، جیسی مہلک ترین ایجاد کا ظل و بروز مثیل ومشابہ قرار دیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

مرزائیوں کی کثیر تعداد اور میلوں میں پھیلی ہوئی پلٹنیں خواہ فولادی لباسوں میں ملبوس ومحفوظ کیوں نہ کھڑی ہوں، آپ کا صرف ایک سپاہی ہی انہیں نابود کر دینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے کافی ہے۔اس کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ اس ، آسمانی شعاع موت ، کا رخ ادھر پھیر کر صرف ایک جھلک لشکر اعداء پر ڈال دے۔ پھر دیکھیں مدعی قادیانی کی فوج اصحاب فیل کی طرح کس طرح بھسم ہو جاتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس شعاع آسمانی کا مصالحہ آپ کے پاس ہو اور طریق استعمال سے واقفیت ہو چنانچہ ناظرین کے استحضار کے لئے ہم پوری عبارت آخری فیصلہ کی نقل کرتے ہیں و ھو ھذا

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ نحمده و نصلی علی رسوله الكريم ۔ يستنبئونك احق هو ۔ قل ای و ربی انه لحق ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ۔اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا ۔اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے ۔اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے ۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے ۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر ۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے ۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا ۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے ۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے ۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر۔اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين ۔ آمین ۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید۔مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

جناب معمار امرتسری لکھتے ہیں: مرزائی اصحاب کی طرف سے اس فیصلہ مرزا پر یہ عذرات پیش کئے جاتے ہیں کہ

> آخری فیصلہ اس گفتگو مباہلہ کی ایک کڑی ہے جو مدت سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب کے درمیان ہو رہی تھی ۔مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود اس تحریر کو مباہلہ لکھا ہے جیسا کہ وہ مرقع قادیانی ماہ جون ۱۹۰۸ء میں راقم ہیں کہ کرشن قادیانی نے میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔اور مباہلہ فریقین کی منظوری کے بعد موثر ہوتا ہے۔
>
> مولوی ثناءاللہ صاحب نے اس کو منظور نہ کیا تھا،

معمار کہتے ہیں کہ: وہ مباہلہ جسکے بارے میں مرزا صاحب قادیانی اور مولانا ثناءاللہ صاحب کے درمیان عرصہ سے گفت وشنید جاری تھی وہ تو اشتہار آخری فیصلہ سے قریباً ۱۲ یوم پیشتر ہی منفصل ہو چکا تھا خود مرزا صاحب قادیانی نے لکھ دیا تھا کہ یہ مباہلہ (آج سے قریباً دو ماہ بعد) حقیقۃ الوحی کتاب چھپنے پر کیا جائے گا ۔ ملاحظہ ہو اخبار بدر مورخہ ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء

حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی اور اشتہار آخری فیصلہ اس سے ایک ماہ پہلے یعنی ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا گیا۔ ولہذا اس اشتہار کو اس مباہلہ سے جوڑنا اس مقولہ کا مصداق ہے

> کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا

اشتہار آخری فیصلہ کے ساتھ سابقہ زیر بحث مباہلہ سے متعلق نہ ہونے پر ایک ناقابل ردّ دلیل یہ بھی ہے کہ جب اشتہار آخری فیصلہ کے ایک ماہ بعد کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہوئی، تو مولانا فاتح قادیان نے مرزا جی کے نام ایک خط روانہ کیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسب وعدہ خود آپ کتاب حقیقۃ الوحی مجھے بھیجیں تا کہ میں اس مباہلہ، کی تیاری کروں ۔اس کے جواب میں اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں لکھا گیا کہ:

مشیت ایزدی نے آپ کو (اب) دوسری راہ سے پکڑا (ہے کہ) حضرت حجۃ اللہ (مرزا صاحب) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا اس واسطے (اس سابقہ) مباہل، کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نہ قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے۔ لہذا (اب) آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔،

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تحریر اشتہار آخری فیصلہ سے ایک ماہ بعد کی ہے جس میں نہ صرف یہ کہ سابقہ مباہلہ کو منسوخ قرار دیا گیا ہے بلکہ یہ بھی تصریح کی ہے کہ آخری فیصلہ صرف ایک دعا ہے جو حسب تحریک ملہم مرزا کی گئی ہے اور کافی وافی ہے۔اس خط سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے جو اس خط سے پہلے اشتہار آخری فیصلہ کو خلاف قرآن اور خلاف سنت انبیاء ثابت کر کے اسے فیصلہ کن ماننے سے انکار کیا تھا اس انکار ثنائی کا آخری فیصلہ پر کوئی اثر نہیں۔مرزا صاحب انکار ثنائی کے بعد بھی اسے فیصلہ کن قرار دیتے ہیں۔

اور یہ بات بھی حق ہے کہ اقرار یا انکار کا اثر مباہلہ سے وابستہ ہوتا ہے اور یہ تو ایک، محض دعا، ہے جس کا قبول کرنا نہ کرنا خدا کے اختیار میں تھا۔سب سے بڑھ کر یہ کہ بقول مرزا انکی یہ دعا خدا قبول بھی کر چکا تھا ملاحظہ ہو اخبار بدر ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء رہ گیا مرزائیوں کا یہ عذر کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اشتہار کو مباہلہ کیا ہے ،سو جواباً عرض ہے کہ مرزا جی کا یہ قاعدہ بھی تھا کہ وہ یک طرفہ دعاؤں کو مباہلہ کہا کرتے تھے جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری کی یک طرفہ دعا کو مباہلہ قرار دیا (نزول المسیح ص ۳۱)اس قاعدہ کی رو سے مرزا صاحب قادیانی اور مرزائیوں نے اس دعا کو مباہلہ کہہ کر با وجود ثنائی انکار کے بھی بحال رکھا (ملاحظہ ہو اشتہار تبصرہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۱۰ نمبر ۲۵)

اور اسی قاعدہ کو ملحوظ رکھ کر مولانا ثناء اللہ صاحب نے الزامی طور پر مباہلہ لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ:

مرزا صاحب کو میرے حق میں دعا بد کئے ہوئے جس کو وہ اور اس کے دام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افتادہ مباہلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں ایک سال سے کچھ روز زیادہ گذر گئے ہیں۔ (مرقع قادیانی ماہ جون ۱۹۰۸ء ص ۱۹)

اس بیان سے صاف واضح ہے کہ مولانا صاحب بتحقیق خود اسے مباہلہ نہیں بددعا سمجھتے تھے۔ ہاں بطور الزام اسے مباہلہ بھی کہا۔ مرزائی صاحبان اپنے مسیح موعود کی سنت کے ماتحت ان الفاظ کو تو چھوڑ دیتے ہیں مگر پہلی سطور کو پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھو جی خود مولوی ثناء اللہ نے اشتہار آخری فیصلہ کو مباہلہ لکھا ہے۔ آہ! اف لهم و لما يفعلو ن

ایک اور واضح بیان:

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کا ایک اور بیان سنئے

چونکہ مرزا اور مرزا کی اندھی تقلید میں مرزائیوں نے اس (آخری فیصلہ) کا نام مباہلہ رکھا دیکھو تبصرہ ص ۱، اس لئے میں نے بھی اس کو کہیں کہیں مباہلہ کہہ دیا ہوگا ورنہ دراصل مباہلہ نہیں بددعا ہے۔ (مرقع قادیانی۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء ص ۲۴)

اس تحریر نے تو روز روشن کی طرح عیاں کر دیا کہ مولوی صاحب کا مباہلہ کہنا محض الزامی رنگ میں تھا ورنہ اصل میں ایک دعا ہے جسے بقول مرزا صاحب قادیانی خدا قبول کر چکا ہے۔ لہذا مرزائی صاحبان کے جملہ عذرات قطعاً باطل ہیں مرزا صاحب قادیانی اپنی دعا کے پورے پورے مصداق ہیں جو انہوں نے اشتہار آخری فیصلہ میں بدیں الفاظ خدا تعالی سے مانگی تھی کہ

اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل یہ کہ مرزا جی کا یہ آخری فیصلہ ہرلحاظ سے مرزائی مشن کے حق میں آسمانی شعاع موت کا حکم رکھتا ہے۔ پس ہمارے احباب کو چاہیے کہ جہاں تہاں مرزائیوں کو اس آسمانی حربے سے تباہ و نابود کریں اگر یہ عذر ہو کہ ہمارے پاس آخری فیصلہ کے متعلق میدان بحث میں حوالہ جات دکھانے کیلئے اخبار و رسائل نہیں ہیں تو میں آپ کو خوش خبری دیتا ہوں مرقع قادیانی بابت ماہ جون و اکتوبر ۱۹۰۸ء نیز قادیانی اخبار بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء و ۱۳ جون ۱۹۰۷ء جن کے اس مضمون میں میں نے حوالے دیئے ہیں کچھ زائد پرچے میرے پاس موجود ہیں آپ بوا پسی ڈاک درخواستیں بھیج کر منگوالیں چونکہ مرقع قادیانی کے قریباً قریباً پانچ پانچ نسخے ہیں اور بدر ۲۵۔ اپریل و ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کا تو صرف ایک ایک پرچہ موجود ہے۔ اندریں صورت آپ کی درخواستیں حضرت مولانا فاتح قادیان کے روبرو پیش ہوں گی وہ جن اصحاب کا نام منتخب فرمائیں گے ان کو اطلاع دے کر ان سے بمعہ محصول ڈاک ایک روپیہ منگوا کر مذکورہ بالا پرچہ جات انہیں بھیج دیں گے۔ انشاءاللہ تعالی

اسلام کے مبلغ و مناظر حضرات درخواست بھیجنے میں جلدی کریں۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ص ۶۔۸)

مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

پچھلے دنوں دہلی میں مرزائیوں کے ساتھ مسئلہ حیات مسیح پر مناظرہ ہوا۔ چند دن بعد مرزائیوں نے اپنی فتح جتانے کے لئے ایک اشتہار شائع کیا تو وہاں کے ایک غیور و مخلص نوجوان امرتسری حال وارد دہلی نے وہ اشتہار برائے جواب امرتسر بھیجا۔ چنانچہ بذریعہ مکتوب قلمی جو مضمون ارسال کیا گیا اس مضمون کو صاحب موصوف نے بصورت اشتہار شائع کیا جس کی ایک نقل امرتسر بھی بھیجی جو درج ذیل ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الر حمن الر حیم۔ نحمده و نصلی علی رسو له الکر یم

ابن مریم زندہ ہے حق کی قسم
آسمان ثانی پہ ہے وہ محترم

مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ

ہمارے دہلوی احباب نے ہمارے پاس مرزائیوں کا ایک اشتہار جس کا عنوان ہے: وفات مسیح کا مسئلہ، احمدیت کی فتح۔ جواب کے لئے بھیجا ہے۔ اس اشتہار میں راقم مضمون بابو عمرالدین مرزائی مبلغ نے لکھا ہے کہ مورخہ ۱۰ محرم ۱۳۵۸ھ کو دہلی میں جو مناظرہ مرزائیوں کا امامیہ اہل حدیث سے ہوا اس میں ہم کو شاندار فتح حاصل ہوئی ہے ۔ہم اس معاملہ میں بوجہ غیر حاضر ہونے کے اگرچہ کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے تاہم اپنے تجربات کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ مرزائی اصحاب عموماً اپنی شکست کو فتح کے نام سے ظاہر کیا کرتے ہیں اس لئے اس جگہ بھی یہی ہوا ہوگا۔ رہ گیا نفس مضمون اور مرزائی مطالبہ کی حقیقت، سو اس کے متعلق ہم بلا خوف تردید کہتے ہیں کہ مرزائی مناظر نے کمال درجہ کی دھوکہ دہی سے کام لیا ہے اور اپنے مسیح موعود کی سنت پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی عادت شریفہ تھی کہ وہ عموماً اسی قسم کے پیچ پیچ کیا کرتے تھے مثال کے طور پر ان کی کتاب ازالہ اوہام ص ۱۸۶ طبع اول صفحہ ۷۵ طبع سوم ملاحظہ کریں جہاں مرزا جی نے اپنی جائے سکونت کو اپنے نام کے ساتھ شامل کر کے لکھا ہے کہ خدا نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ:

اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔

ہندو مسلم سکھ عیسائی دوستو! کہہ دو غلام احمد کی جے۔

برادران! دیکھئے کس قدر چالاکی سے کام لیا ہے کہ اپنے نام کے ساتھ اپنی جائے پیدائش قادیان کی قید لگا دی ہے۔ مطلب مرزا جی کا یہ تھا کہ اول تو قادیان نام کا گاؤں دنیا میں ہوگا ہی نہیں، اگر ہو بھی تو کیا ضرور ہے کہ اس میں کوئی غلام احمد نام کا آدمی بھی موجود ہو، اور پھر وہ میری طرح اپنے نام کے ساتھ اپنے گاؤں کا دم چھلا لگا کر غلام احمد قادیانی کہلاتا ہو۔ آہ! صدق رسول اللہ ﷺ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بعینہ یہی چال اس جگہ مرزائیوں نے اختیار کی ہے۔ ملاحظہ ہو مرزائی مشتہر لکھتا ہے : اگر قرآن مجید، احادیث، یا لغت عرب سے یہ ثابت کر دیا جائے کہ لفظ توفی کے معنی سوائے موت یا قبض روح کے کچھ اور بھی ہوتے ہیں جب کہ یہ لفظ باب تفعل سے ہو اور فاعل اللہ تعالی ہو اور مفعول بہ انسان ہو اور کوئی قرینہ موجود نہ ہو تو ایسا ثابت کرنے والے کو مبلغ ۵۰ روپیہ انعام دیئے جائیں گے۔

جواباً گزارش ہے کہ لفظ توفی کے متعلق جو شرائط اور قیود مرزائیوں نے لگائے ہیں عربی کتب گریمر میں ان شرائط کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزائی لوگ ہم سے اس قسم کے مطالبات کرنے سے پہلے خود اپنی پیش کردہ شرائط و قیود کا کسی معتبر کتاب لغت سے پتہ بتائیں ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ غلام احمد قادیانی الہامی نام کی طرح یہ بھی ایک پر پیچ مغالطہ ہے۔

ہمارا یہ اعتراض ایسا وزنی ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس کی اہمیت کو محسوس کیا۔ چنانچہ انہوں نے اس کا جواب بایں الفاظ دیا ہے کہ :

در بارہ لفظ توفی اتفاق اہل لغت برہمیں قاعدہ مستمرہ است کہ چوں در عبارت فاعل ایں لفظ خدا باشد و مفعول بہ انسان درآن صورت معنی توفی در میرانیدن محصور خواہد بود و بجز میرانیدن و قبض روح معنی دیگر درآنجا ہرگز نخواہد بود (اشتہار مرزا، واجب الاظہار)

ناظرین کرام! بالخصوص ہمارے مخاطب مرزائی اصحاب بغور مطالعہ کریں کہ اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لفظ توفی سے متعلقہ قیود کا حوالہ، اتفاق اہل لغت، پیش کیا ہے (بہت خوب)

اب ہماری گذارش صرف یہ ہے کہ مرزائی اصحاب اہل لغت کے اقوال سے اس کا ثبوت دکھائیں لیکن اگر وہ نہ دکھا سکیں اور ہرگز نہ دکھا سکیں گے تو انہیں اقرار کرنا ہوگا کہ ہمارے مسیح موعود نے اس جگہ اہل لغت پر صریح جھوٹ باندھا ہے اور سراسر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

مرزائیو! یاد رکھو اگر تم نے اہل لغت کا یہ متفقہ فیصلہ نہ دکھایا تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ تمام اقوال یاد کر لینا جن میں انہوں نے لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے، جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ دروغ گو لعنتی وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحبان! جب تک مرزائی اصحاب لغت کا حوالہ تلاش کریں آپ میری طرف متوجہ ہوکر لفظ تو فی کا حال سنیں

یہ لفظ تین معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پورا لینا۔ نیند۔ موت۔

پہلے معنی اس لفظ کے حقیقی اور وضعی ہیں۔ موخر الذکر دونوں معنی یعنی نیند اور موت اس لفظ کے مجازی معنی ہیں۔ چنانچہ امام زمخشری جس کے متعلق مرزائیوں کے مسیح موعود نے خود لکھا ہے کہ:

اس کے مقابل پر کسی کو چوں چرا کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۲۰۴)

یہ امام صاحب اپنی کتاب اساس البلاغہ میں رقم فرماتے ہیں: و من المجازتو فی فلا ن و تو فاه الله و ادر کته الوفاة۔ یعنی توفی کے معنی موت لینا مجازی ہیں۔

ایسا ہی تاج العروس شرح قاموس جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۴ میں لکھا ہے۔

امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں: و قدعبر عن المو ت و النو م با لتو فی یعنی موت و نیند تو فی کے مجازی معنی ہیں اصلی اور حقیقی معنی توفی کے ا خذ الشیء وا فیاً ہیں (ملاحظہ ہو تفسیر بیضاوی وغیرہ) یعنی چیز کو پورا پورا لینا چنانچہ عرب کہا کرتے ہیں

تو فیت منه درا همی (تفسیر کبیر) میں نے اس سے اپنے درہم پورے وصول کئے

تو فی کا لفظ خود وفا سے ماخوذ ہے اور وفا کہتے ہیں پورا کرنے کو۔ لسان العرب ج ۲۰ میں لکھا ہے: الو فا ضد الغدر یعنی وفا غدر کی ضد ہے۔

چنانچہ محاورہ عرب ہے یقال و فی بعهد ه یعنی اس نے اپنا عہد پورا کیا

نیز اسی لسان العرب میں ہے۔ توفیت الما ل منه و استو فيته اذا ا خذ ته کله (ج ۲۰) یعنی تو فیت الما ل (باب تفعل) اور استو فیتہ (باب استفعا ل) دونوں ہم معنی ہیں یعنی میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا۔

اسی کے قریب قریب علامہ فیومی نے مصباح المنیر میں رقم فرمایا ہے۔

اساس البلاغۃ میں ہے استو فاه و تو فاه استكمله یعنی استو فاه تو فاه کے معنی ہیں پورا لیا اس نے۔

لسان العرب جلد ۲۰ میں یہ محاورہ بھی مرقوم ہے تو فیت عدد القوم اذا عدد تهم کلهم یعنی جب کوئی شخص قوم کی گنتی پوری کر لیتا ہے تو کہتا ہے تو فیت عدد القو م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے قوم کی گنتی پوری لے لی ہے۔

الحاصل لفظ توفی کے حقیقی معنی پورا لینے کے ہیں اور یہ قاعدہ مسلمہ فریقین ہے کہ حقیقی معنی کے ہوتے ہوئے مجازی معنی لینا غلط و باطل ہیں۔ اندریں صورت آیت یا عیسی انی متو فیك و را فعك کے معنی بالکل عیاں ہیں یعنی اے عیسی میں تجھے زندہ لے کر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

ایک اور طرح سے: آیت یا عیسی انی متو فیك و را فعك الیّ کے معنی سمجھنے کے لئے حضرت عیسی کے واقعات پر ایک گہری نظر ڈالیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اس وقت کا نقشہ یہ ہے کہ حضرت مسیح محصور ہیں ان کے دشمن قتل پر آمادہ ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے مکروا و مکر الله و الله خیر الما کرین یہود نے قتل مسیح کی تدبیر کی اور ان کے بالمقابل خدا نے بھی تدبیر اور خدا بہترین مدبر ہے۔

چنانچہ خدا تعالی نے مسیح کو وعدہ دیا: یا عیسی انی متو فیك و را فعك الیّ و مطهر ك من الذین کفروا اے میرے رسول تو خوف نہ کر کہ میں تیری توفی کرونگا تجھے اپنی طرف اٹھا کر دشمنوں سے بچاؤنگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس وعدہ الہی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے بچاؤنگا اور تیرا اپنی طرف رفع کرونگا۔(اربعین نمبر ۳ ص ۱۰)

بنا بریں ظاہر ہے کہ مسیح کو بچانے کا وعدہ واقعہ صلیب کے وقت سے متعلق ہے جو اسی وقت پورا ہونا چاہیے تھا۔ مرزا خود اقراری ہیں کہ وعدہ ہذا کے الفاظ: دلالت کرتے ہیں کہ یہ وعدہ جلد پورا ہونے والا ہے اور اس میں کچھ توقف نہیں۔(دافع الوساوس۔ص ۴۶ طبع اول۔ص ۴۰ طبع دوم)

اب اگر اس جگہ توفی کے معنی موت لئے جائیں جیسا کہ مرزائی کہتے ہیں تو معنی آیت یہ ہوں گے کہ اے عیسی تیرے دشمن تجھے مارنا چاہتے ہیں تو کچھ غم نہ کر انّی متو فیك میں ابھی تیری جان نکال لیتا ہوں و را فعك الی اور اس کے بعد تیری روح کو اپنی طرف عزت کی موت دے کر اٹھا لوں گا (رفع کے معنی مرزا نے ازالہ اوہام میں عزت کی موت کئے ہیں۔طبع اول ص ۴۶)۔ ومطهر ك من الذین کفروا اور تیرا خاتمہ کرنے کے بعد ان کفار دشمنوں سے تجھے پاک کرونگا۔(تطہیر کے معنی مرزا نے ازالہ اوہام

www.KitaboSunnat.com

میں میں صلیبی موت سے بچانا کئے ہیں۔طبع اول ص ۹۲۳طبع سوم ص ۳۷۷)

صاحب علم اور منصف مزاج ناظرین! آپ خود غور فرمائیں کہ یہ ترجمہ جو مرزائی کتب پر مبنی ہے کس قدر لغو ہے۔اگر یہ صحیح مانا جائے تو اس کا مطلب یہ نکلے گا کہ خدا تعالی کا یہ وعدہ کہ میں تجھے بچاؤنگا، کفار سے پاک رکھونگا، میں بہترین تدبیر کرنے والا ہوں وغیرہ یکسر باطل لغو لچر تھا۔ معا ذ الله ثم معاذ الله ثم معا ذ الله

سب سے بڑھ کر مرزائیوں کے مسیح موعود نے جو اپنی متعدد کتب میں قرآن شریف کی آیت و آوینا هما الی ر بوة ذات قرارو معين ۔میں تحریف کرتے ہوئے نیز الہام جتا کر یہ لکھا ہے کہ مسیح اس وقت صلیب سے زندہ اتر آیا تھا، کشمیر آکر ۱۲۰ برس عمر پا کر فوت ہوا وہیں اس کی قبر موجود ہے۔ یہ سب کا سب جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ وعدہ الٰہی یا عیسی انی متو فيك تو بزمانہ صلیب دیا گیا جو اسی وقت پورا ہونا تھا اور بقول مرزائیوں کے تو فی کے معنی موت ہیں نتیجہ ظاہر ہے کہ مسیح اسی وقت فوت ہو گئے۔

خلاصہ یہ کہ اس آیت میں تو فی کے معنی موت کرنا قرآن وحدیث کتب لغت اقوال مرزا وغیرہ کے صریح خلاف ہے مرزائی لوگ تو فی کے معنی اپنے مسیح موعود کے اقوال کے ماتحت کشمیر کی طرف جانا کریں ہم بروئے آیت و را فعك الی مسیح کا آسمان پر اٹھایا جانا کریں گے۔ تو فی کے معنی موت اس جگہ ہو ہی نہیں سکتے اگر کسی مرزائی میں جرأت ہے تو کر دکھائے ایک سو روپیہ انعام کا میری طرف سے اعلان ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۸۔۱۰)

دوسرا خر دجال قادیان میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے بتصریح لکھا ہوا ہے کہ انگریز دجال ہیں اور ریل گاڑی اس دجال کا گدھا ہے اور قادیان مدینۃ المسیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ خر دجال ایک مرتبہ پہلے اس روز داخل قادیان ہوا تھا جب خلیفہ قادیان مع سٹاف امرتسر جنکشن پر اس کے استقبال کے لئے آئے تھے اور اس کم بخت خر دجال کے انجن کو پھولوں کے ہار پہنا کر اچھا خاصہ دولہا بنا کر قادیان میں لے گئے تھے اس وقت بھی ہم نے لکھا تھا کہ یہ کیا اندھیر ہے کہ خر دجال کی اتنی عزت کی جاتی ہے کہ کسی دلہا کی بھی نہ ہو۔

اب دوسرا خر دجال قادیان میں ڈیزل کار کی صورت میں آیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ پنجاب ریلوے نے ایک کار چلائی ہے جس کا نام ڈیزل کار ہے۔ یہ کسی جرمن صناع کیا یجاد ہے اس کا انجن بھی ریلوے سے مختلف ہے۔ یہ ڈیزل کار جب سب سے پہلے قادیان میں گئی، تو اسکے پہنچنے پر قادیانی اخباروں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا بلکہ حضرت مرزا صاحب کے پرانے بہی کھاتے سے ایک پیش گوئی بھی نکال ماری۔ ہم اس سے ان کو منع نہیں کر سکتے مگر اتنا تو ان کو خیال رکھنا چاہیے کہ بقول مرزا صاحب اگر ریل خر دجال ہے تو ڈیزل کار کیا ہوئی؟ ہمیں افسوس ہے کہ یہ کم بخت خر دجال ایسا جری ہو گیا ہے کہ مدینۃ المسیح میں پہنچنے سے نہیں رکتا۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اس کا پیٹ آگ سے بھرے اور یہ آگ میں جلے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۱ ص ۵)

نبوت مرزا غلط ہے

کیونکہ ان کی اولاد ان کی وارث ہوئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت کا مسئلہ ایسا صاف ہے کہ جیسے دو ضرب دو چار۔ در و دیوار سے آواز آتی ہے کہ قادیانی نبوت خود ساختہ ہے۔ لا مانع تحتها

علمائے اسلام اس کے ابطال میں بہت سے دلائل دے چکے ہیں مگر بڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل وہ ہے جو قادیانی خاندان عملی طور پر خود پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب متوفی کا ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوا۔ حالانکہ حدیث صحیح بروایت بخاری موجود ہے

نحن معا شر ا لا نبیاء لا نور ث ما تر کنا صدقة ہم انبیاء کی جماعت ہیں ہم کسی کو ترکے کا وارث نہیں چھوڑا کرتے ہم جو مال چھوڑ جائیں وہ صدقہ فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔

یہ روایت قادیانی جماعت کو بھی مسلّم ہے۔ کسی معترض کی طرف سے اس روایت کی بنا پر اعتراض ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی اگر نبی تھے تو ان کا ترکہ کیوں تقسیم ہوا۔ اس کے جواب میں الفضل قادیان ۳ مئی ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں اس حدیث کو تسلیم کر کے جواب دیا گیا ہے کہ یہ حکم کہ:

انبیاء کے وارث نہیں ہوتے یہ مخصوص آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا

اللہ! کس قدر دلیری اور جرأت ہے کہ اپنے مکذوبہ عقیدہ کو صحیح رکھنے کے لئے حدیث نبوی پر تصرف کیا جاتا ہے۔ لیکن ان لوگوں سے یہ تعجب نہیں۔ یہ تو یہاں تک دلیر واقع ہوئے ہیں کہ دمشق کے معنی قادیان کر لیتے ہیں۔ خر دجال سے مراد ریل لیتے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ خود اس پر سوار ہوتے ہیں۔

اس لئے ان لوگوں کا کسی حدیث کی تاویل بلکہ تحریف کر دینا کوئی عجب امر نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے جو ان کو ان کے نبی نے خود سکھایا ہے۔ کوئی پوچھے کہ حدیث کے الفاظ تو معا شر الا نبیاء آئے ہیں جس کے معنی انبیاء کی جماعت کے ہیں اور لا نو ر ث بھی جمع کا صیغہ ہے پھر تم اس کو مخصوص بہ ذات محمد یہ ﷺ کیسے کر سکتے ہو۔ کوئی دلیل مثبت اس دعوی پر آپ نے نہیں دی پھر لطف یہ ہے کہ کس دلیری سے لکھتے ہیں کہ محققین اس حدیث کو آنحضرت ﷺ کی ذات سے مختص سمجھتے ہیں جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں تصریح موجود ہے

ہمیں نہ تو بخاری شریف میں کوئی ایسا لفظ ملا اور نہ ہم ان محققین کی حقیقت سے واقف ہوئے کہ محققین تحقیق سے مشتق ہیں یا حقے سے۔

آگے چل کر لکھا ہے: حضرت مسیح موعود (مرزا) پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ جمہور سنی صاحبان کا عقیدہ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔

کیوں؟ اس لئے کہ ظاہر الفاظ حدیث کے اہل سنت کی طرف ہیں یا کچھ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔حق یہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کے ابطال میں یہ حدیث اصرح دلیل ہے ۔ ہاں اس کا جواب اہل قادیان ہم سے پوچھیں تو ہم بتا سکتے ہیں جو ان کے اصول پر مبنی ہوگا لیکن اس جواب بتانے کے لئے فریق ثانی کی درخواست مع نذرانہ بغرض مٹھائی آنا ضروری ہے ایسا جواب دیں گے کہ کارآمد ہو ایسا کارآمد کہ قادیانی جماعت بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور ان کے مخالف بھی فائدے سے خالی نہ رہیں ۔ کیا اہل قادیان ہم سے جواب سیکھیں گے ۔؟ دیدہ بائد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۱ ص ۵۔۶)

مسلمانوں کے ارتداد کی وجہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الفضل ۲۱ مئی ۱۹۳۹ء میں لکھا ہے: مسلمانوں کے غلط عقاید کی وجہ سے (جن میں ایک عقیدہ حیات مسیح کا بھی ہے) دنیا کے اکثر حصے پر عیسائیوں کا غلبہ ہوگیا ہے اور بہت سے مسلمان مرتد ہوگئے۔ وغیرہ۔

جواب ۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ قادیانی لوگ اپنے ہیرو کی تصنیفات سے بے خبر ہوگئے ہیں یا سرکار نے ان سے چھین لی ہیں ۔

دوسری شق ہے تو از راہ ہمدردی ان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کی تصانیف دفتر اہل حدیث امرتسر میں آ کر دیکھ لیا کریں ۔

مرزا غلام احمد کی (بزعم جماعت احمدیہ) لاجواب اور بے نظیر کتاب براہین احمدیہ ہے جس نے بقول ان کے کفر کے حملے کو نہ صرف روکا بلکہ حملہ آوروں کو فنا کر دیا۔ ایسی بے نظیر اور بے مثال کتاب میں حیات مسیح کا عقیدہ درج ہے۔ دیکھو صفحہ ۴۹۸۔۴۹۹۔

بلکہ بعد ادعائے مسیحیت حضرت موسیٰؑ کی حیات کا بھی آپ نے دعوی کیا تھا جس کی تردید انہوں نے انتقال تک نہیں فرمائی ۔ اس حیات (موسی) کا حوالہ ہم نہیں دیتے بلکہ جماعت مرزائیہ کی طرف سے اس کے مطالبے کا انتظار کرتے ہیں ۔ پھر ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ جو مرزا صاحب کی مہدویت اور مجددیت کے خلاف نہ ہو وہ مسلمانوں کو مرتد کیسے بنا سکتا ہے اور اگر کہیں (جیسا کہ مرزا صاحب نے خود کہا ہے کہ یہ عقیدہ میری سادگی پر مبنی ہے) مرزا غلام احمد صاحب نے اس سے رجوع کر لیا ہوا تھا۔ بے شک حیات مسیح سے رجوع کر لیا تھا لیکن جس وقت یہ عقیدہ براہین میں ظاہر کیا تھا اس وقت بھی تو آپ ملہم اور مجدد تھے۔

ہماری غرض اس سے صرف یہ ہے کہ اگر یہ عقیدہ کفر اور شرک اور موجب ارتداد ہوتا تو اس وقت بھی ہوتا۔ جب اس وقت نہیں تھا تو پھر اب کیوں؟ کفر شرک ہر حال میں برا ہے۔ یہ نہیں کہ ایک وقت تو وہ مجدد میں پایا جائے اور پھر وہی موجب ارتداد ہو۔

علاوہ ازیں حیات مسیح سے رجوع کیا تو حیات موسیٰ کا اظہار کیا۔ بات ایک ہی ہے۔

ناظرین کے لئے یہ ایک نئی بات ہوگی کہ مرزا صاحب قادیانی جو وفات مسیح پر ایسے تلے ہوئے تھے کہ کوئی بھی مضمون لکھیں اس میں وفات مسیح کا ذکر لے آتے تھے وہ حضرت موسیٰ کی حیات کے کیسے قائل ہو گئے۔ لیکن یہ بات حیرانی کی نہیں ہے بلکہ تصرف قدرت قدرت ہے۔ اور اس کا لطف اس وقت آئے گا جب اس شعر کا مصداق ظاہر ہوگا

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۱ ص ۶)

منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانے والے ہم بھی ہیں

مولانا ثناء اللہ امرتسری بتاتے ہیں کہ اخبار الفضل میں تجویز شائع کی گئی ہے کہ منارۃ المسیح (قادیان) پر خاص خاص اصحاب کے نام کندہ کرائے جائیں اور ان سے کچھ رقم وصول کی جائے۔ ہم بھی اپنا نام کندہ کرانے کی درخواست کرتے ہیں مگر نام ہمارا اس طرح لکھا جائے

ابوالوفا ثناء اللہ: جن کے حق میں مرزا صاحب نے اپنے سے پہلے مرنے کی پیش گوئی کی تھی۔

اس کے لئے پانچ روپئے فیس بھی ہم پیش کریں گے۔ کیوں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثنا خوانوں کو ترے رخ پر گر کندہ کیا ہوتا
ہمارا بھی ذکر ہوتا ترا چرچا جہاں ہوتا

(ہفت روزہ اہلِ حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۱ ص ۶)

خاتم النبیین ۔ ۱۱

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

چونکہ حدیث میں تیس کذابوں کی قید خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد قادیانی) کے مطلب کو قطعاً غلط ثابت کر رہی ہے اس لئے خلیفہ صاحب نے حسب مقولہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، اس کا جواب دینے کی ناکام کوشش بدیں الفاظ کی ہے کہ: تیس کی قید صرف ایک خاص زمانہ کے لئے ہے اور صرف ان مدعیوں کی نسبت ہے جو منہاج نبوت کے خلاف دعوی کریں اور مجنون نہ ہوں۔

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہمیں اس جواب کی سمجھ نہیں آئی۔ منہاج نبوت سے مراد خلیفہ صاحب نے ،قبل دعوی سچا ہونا، بتایا ہے جس کا مطلب وہی ہے کہ جو جھوٹا ہے اس کو سچا نبی نہ مانو۔ تیس کی قید سے اس کو کیا تعلق ہے؟ اس کا جواب آپ نے نہیں دیا اور نہ دے سکتے ہیں۔

رہ گیا آپ کا یہ کہنا کہ تیس کی قید ایک خاص زمانہ کے لئے ہے، یہ فقرہ بھی مطلب در بطن قائل کا مصداق ہے۔ بتلایئے وہ کون سا زمانہ ہے۔ اور اس کی حد کہاں تک ہے جس کے اندر تو جھوٹے انسانوں کو سچا نبی نہیں مانا جا سکتا، مگر اس کے گذر جانے کے بعد ہر کذاب و دجال مدعی نبوت کو نہ صرف یہ کہ ضرور مان لینا چاہیے بلکہ اس کے منکروں پر فتوی لگایا جاوے کہ: جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۶۳)۔ خلیفہ صاحب! آپ کی یہ باتیں فرزانگی سے بعید ہیں

تیسرا امر یہ ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کا یہ مطلب تھا کہ: جھوٹے انسان کے دعوی نبوت پر ایمان نہ لانا،، تو آپ نے اس فقرہ کے بعد جو دلیل اس پر بیان فرمائی ہے کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی اس کی کیا ضرورت تھی اور مطلب کیا؟

خلیفہ صاحب نے خاتم النبیین کے معنی منہاج نبوت، بتائے ہیں اور منہاج نبوت، دعوی سے قبل پاک زندگی کو قرار دیا ہے۔

آیئے! ہم اس مطلب کو حدیث میں داخل کر کے حدیث کا مدعا سمجھنے کی کوشش کریں ملاحظہ ہو۔ عبارت یہ بنے گی: میری امت میں تیس ایسے اشخاص پیدا ہوں گے جن کا جھوٹ لوگوں کو معلوم ہوگا مگر وہ نبوت کا دعوی کریں گے و انا خاتم النبیین میں دعوی سے قبل صادق ہونے کی وجہ سے صادق نبیوں کے لئے معیار ہوں مگر لا نبی بعدی میرے بعد سچا نبی مبعوث نہ کیا جاوے گا۔

خلیفہ صاحب! ملاحظہ ہو یہ معنی ہم نے آپ کے مسلمات کی بناپر کئے ہیں ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر سب انبیاء کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے بعد میں جھوٹے اشخاص ہی دعوی نبوت کریں گے سچا کوئی نہ ہوگا۔

معلوم نہیں آپ نے اس قدر تکلفات کیوں کئے۔ بات تو پھر پھرا کے وہی رہی۔ اور بہر حال اس حدیث سے یہی ثابت ہوا کہ جوں ہی کوئی مسلمان یہ سنے کہ فلاں شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے وہیں بلاتامل کہہ دے کہ وہ الثلا ثین میں ہے۔ یا مرزا صاحب کے لکھے ہوئے کو دوہرادے، سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں:

۱۔ میں حضرت محمد مصطفی ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوئی۔ (اشتہار مرزا قادیانی ۲۔اکتوبر ۱۸۹۱ء)

۲۔ میں مدعی نبوت کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ (آسمانی فیصلہ)

۳۔ کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعوی کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے۔ (انجام آتھم حاشیہ ص ۲۷ طبع دوم۔) باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۱ ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماموراور مصلح اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۳۹ء میں عنوان بالا سے ایک مضمون شائع ہوا تھا جو آج ۳۰ مئی کو ہماری نظر سے گذرا، جسے دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے کیونکہ یہ عنوان ہمارے اور امت مرزائیہ (ہر دوصنف) کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ ہم اپنے معلومات کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی تحریک کے لئے دو ہی امور فیصلہ کن ہیں۔ سب سے پہلے مرزا صاحب کا آخری فیصلے والا اعلان۔ دوسرے مذکورہ بالا عنوان۔

آخری فیصلے کے متعلق تو اہل حدیث ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء میں کافی بحث ہو چکی ہے۔ آج ہم اس عنوان سے امت مرزائیہ کے ماموراور مجدد کو جانچتے ہیں۔

سب سے پہلے اخلاق کی تعریف ہونی چاہیے۔ اخلاق نویسوں نے اخلاق کی مختلف تعریفیں اور قسمیں بتائی ہیں مثلاً شیخ سعدی فرماتے ہیں

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

یعنی جو کچھ تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کیلئے پسند نہ کرو۔ مثلاً بدگوئی اگر تم اپنے لئے نہیں چاہتے تو دوسروں کے حق میں بھی بدگوئی نہ کیا کرو۔ استاد صائب ایرانی کہتے ہیں

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

قرآن نے اخلاق کے متعلق بڑا تاکیدی حکم فرمایا ہے اسی سے اخلاق کی تعریف بھی مستنبط ہوسکتی ہے۔ غور کیجئے کس محبت اور مودت سے ارشاد ہوتا ہے

قل لعبادی یقو ل التی ھی احسن ۔ ان الشیطا ن ینز ع بینھم
ان الشیطا ن کان للا نسا ن عدوا مبینا

یعنی میرے بندوں سے کہہ دو کہ جو بات کہا کریں بہت اچھی کہا کریں۔ شیطان سخت گوئی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان میں فساد ڈلوا دے گا کیونکہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

اخلاق کی یہ تعریفات سب کو مسلّم ہیں اس لئے ان کو معیار قرار دے کر طول دینا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ قادیانی مصلح کو ان پر جانچنا ہمارا مقصد ہے کیونکہ پیغام صلح نے اس عنوان کے ماتحت مرزا صاحب (مصلح قادیانی) کے حق میں لکھا ہے:

ابھی زمانہ قریب ہی میں ایک مرد کامل کا ظہور ہوا۔ ایک بلند اخلاق کا انسان دنیا کے ایک غیر معروف مقام سے اٹھا۔ اور اس کا اٹھنا قیامت ہو گیا۔ اس لئے تمام مذہبی دنیا میں اپنی اخلاقی اور علمی شوکت سے شدید ردّ عمل پیدا کئے اس کی اخلاقی اور علمی عظمت پر متعصب دشمنوں نے بھی شہادت دی ہے اس عظیم الشان انسان کے سانحہ ارتحال پر تمام اسلامی دنیا نے ماتم کیا۔

(پیغام صلح لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: پیغام صلح کا یہ قول محض دعوی ہے جس کا ثبوت اس نے نہیں دیا۔ اس لئے اس کا کام بھی ہم ہی کئے دیتے ہیں تاکہ قادیانی مصلح کا اخلاق پرکھا جائے۔ آپ علمائے اسلام کے حق میں کیا ہی لطیف فقرات فرماتے ہیں:

اے بد ذات فرقہ مولویاں .... اے یہودی خصلت مولویو!۔ (انجام آتھم)

مولوی محمد حسین مولوی احمد اللہ ثناء اللہ جھوٹے ہیں، کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

میرے منکر بغایا (کنجنیوں) کی اولاد ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۵۴۷)

اس نالائق نذیر حسین (حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی) اور ان کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین بٹالوی کا یہ افتراء ہے۔ (مواہب الرحمٰن۔ ص ۱۲۷)۔

کہاں تک لکھیں۔ ہم نے مرزا غلام احمد صاحب کے اس قسم کے اخلاقی فقرات اور ان کے ساتھ ہی آریوں کے گرو سوامی دیانند کی شیریں کلامی کے نمونے ایک رسالے کی صورت میں جمع کر دیئے ہوئے ہیں جس کا نام: دو ریفارمرز، ہے۔ غالباً اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے حق میں سخت کلامی سے کام لیا تو مرزا صاحب قادیانی نے بھی ان کو ایسا ویسا لکھا۔

ہمارے خیال میں یہ جواب مبطل الزام نہیں بلکہ موید الزام ہے کیونکہ علمائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے اگر یہ بداخلاقی کی ہے، تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں۔ نہ وہ مہدی معہود ہیں نہ مسیح موعود۔ لیکن مہدویت اور مسیحیت کے مدعی کو تو جواب میں بداخلاقی سے کام لینا روانہیں۔ ورنہ اس میں اور اس کے مخالفین میں کیا فرق رہے گا۔

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدالگتی کہنے میں کوئی غلطی محسوس نہیں کرتے کہ بحیثیت تصنیف اور شستہ کلامی کے سرسید احمد خان مرزا صاحب کی نسبت اعلیٰ مرتبہ پر تھے۔ گو وہ بھی اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ نہ تھے، کیونکہ آپ علمائے اسلام کے حق میں بحالت خفگی کوڑمغز ملاں اور شہوت پرست زاہد وغیرہ الفاظ استعمال کرجاتے تھے (اللھم غفر لنا) مختصر یہ کہ ہم قادیان کے مصلح اعظم اور مسیح موعود کے اخلاقی حیثیت سے کسی بلند پایہ پر نہیں دیکھتے باوجود اس کے جب ہم ان کے اتباع کو ان کے اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ہمارے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۲ ص ۵-۶)

خاتم النبیین۔ ۱۲

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

صحابہ کرام کی تعریف سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ پھر خلفاء اربعہ ان میں بھی خلیفہ اول و دوم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جو شان ہے وہ کسی پر مخفی نہیں۔ آج اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں ان سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کا عاشق ہوں یا ان سے زیادہ متبع رسول علیہ السلام ہوں، تو میں کیا دنیا کا ہر وہ انسان جس نے صحابہ کے حالات پڑھے ہیں بلا تامل کہہ اٹھے گا کہ یہ شخص پرلے درجے کا شیخی باز بلکہ کذاب ہے۔ باوجود صحابہ کرام کی اس قدر علوشان کے بھی ان میں سے کسی کو نبی نہ بنایا گیا حالانکہ ان میں ایسے انسان موجود تھے جو نبوت کے بارگراں کو اٹھا سکتے تھے چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی میں فرمان نبوی موجود ہے کہ لو کان بعدی نبی لکا ن عمر یعنی تقدیر الٰہی میں میرے بعد اگر کسی شخص کو مقام نبوت دیا جانا مقدر ہوتا تو حضرت عمرؓ کو دیا جاتا۔

اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد امت محمدیہ میں خدا کے علم و تقدیر کے اندرت کسی نبی کی بعثت مقرر ہی نہیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ جیسے فنا فی الرسول، آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویر، اور ظل محمد، علیہ السلام (ملاحظہ ہو مرزا صاحب کی کتب فتح اسلام، ازالہ اوہام ص ۲۷۱ طبع ۲۔ ایام الصلح ص ۳۵) کو محض اسی لئے نبوت نہ دی گئی کہ نبوت ختم ہو چکی تھی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ

کا نت بنو اسرا ئیل تسو سهم ا لا نبیا ء کلما هلك نبی خلفه نبی ولا نبی بعدی سیکو ن خلفاء فیکثرو ن (متفق علیه)

(یعنی بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ رہا ہے کہ جب ایک نبی فوت ہوتا اس کا خلیفہ بھی نبی ہوتا مگر میرے بعد ایسا نہیں ہوگا کیونکہ میرے بعد نبی ہی نہیں۔ ہاں خلفاء بکثرت ہوں گے)

اس فرمان نبوی نے تو امت کو ظلی و بروزی بھول بھلیوں سے بچانے کے لئے تصریحاً بتا دیا کہ میرے بعد خلیفے تو بے شک ہوں گے مگر نبی ہرگز نہ ہوگا۔ باوجود اس قدر کھلی کھلی ہدایات کے بھی نہ ماننے والوں نے نہ صرف یہ کہ نہ مانا بلکہ الٹا ان تصریحات نبویہ کو محرف کر کے اجرائے نبوت کا مسئلہ ان سے نکالنے کی کوشش کی۔ چنانچہ خلیفہ صاحب قادیانی (مرزا محمود احمد) نے ان احادیث پر یہ گوہر افشانی فرمائی ہے

> ان (احادیث) سے محض اتنا معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے معاً بعد کوئی نبی نہ ہوگا ہم اس کے خلاف نہیں کہتے اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہی بیان فرمایا کہ پہلے نبیوں کے بعد جلد ہی ان کی (امتیں خراب؟؟)... ہو جاتی تھیں مگر (یہ) امت ایک ہزار سال کے عرصہ میں خراب ہوگی تو ایک شخص مقام نبوت پر کھڑا ہوگا۔ (ریویو آف ریلی جنز ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۱۱)

جناب معمار کہتے ہیں: ہم نے خلیفہ جی کے اس مضمون کو آگے پیچھے نیچے اوپر ہر طرح سے دیکھا، بخدا ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم نے احادیث نبویہ کو بھی دیکھا جن پر اس وقت گفتگو ہو رہی ہے، ان میں کوئی ایک فقرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجود نہیں جس کا یہ ترجمہ ہو کہ آنحضرت ﷺ کی امت ایک ہزار سال میں خراب ہو جائے گی تو ایک نبی مبعوث کیا جائے گا۔

نہ معلوم خلیفہ صاحب یہ سطور لکھتے وقت کہاں تھے۔ بہر حال اس میں کچھ راز ہے جسے کھولنا خلیفہ صاحب یا اڈیٹر صاحب ریویو آف ریلی جنز کا کام ہے۔

رہ گیا یہ امر کہ خلیفہ جی نے اس جگہ لا نبی بعدی کے معنی معاً بعد کئے ہیں، سو اس کے متعلق میرا پہلا سوال خلیفہ صاحب سے یہ ہے کہ آپ تو لا نبی بعدی کے معنی، خاتمہ نبوت، کرتے آئے ہیں یہاں آکر اس ترجمہ کو کیوں چھوڑ دیا؟

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

قارئین کرام! نبی کریم ﷺ نے لفظ لا نبی بعدی اگرچہ متعدد بار فرمایا ہے مگر مضمون ایک ہی ہے۔ خلیفہ صاحب نے اگست ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں مسئلہ اجراء نبوت کے راز کو لفظ مبشرات میں مستور بتا کر الفاظ فلا رسول بعدی و لا نبی کی شرح یہ کی تھی:

> اگر آنحضرت ﷺ نے یہ بات کھول کر بیان کر دی ہوتی کہ وہ نبوت ختم ہے جو شریعت والی ہے (یا جو) براہ راست ملتی ہے لیکن بغیر شریعت اتباع محمدی میں جاری ہے تو جھوٹے مدعی بھی دعوی کرتے (ص ۴۰) اس لئے یہ نہایت ضروری تھا کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی جاتی کہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (ریویو آف ریلی جنز بابت اگست ص ۳۹۔)

یعنی لا نبی میں ہر قسم کی نبوت کا بند ہونا مراد ہے

اس کے بعد دوسرا پلٹا کھایا تو ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۶ پر لکھا:

> بعدیت سے مراد (نبوت) کا خاتمہ ہے۔

یعنی آنحضرت ﷺ کی نبوت کو ختم کر کے کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ تابع شریعت نبی آ سکتا ہے۔ یہ معنی ہیں لا نبی بعدی کے۔

اب یہاں آکر ایک نیا رنگ اختیار کیا ہے کہ بعد سے، معاً بعد، مراد ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی کوئی نبی نہیں ہو سکتا ہاں کچھ سو سال بعد ہو سکتا ہے اس کوڑھ پر کھاج یہ، آگے آنے والا مضمون ہے۔ اس میں یہی خلیفہ صاحب آپ کو پھر یہی کہتے نظر آئیں گے کہ لا نبی بعدی کے معنی خاتمہ نبوت ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، (ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۱۱) آہ:

صدق رسول اللہ : اذا لم تستحی فا صنع ما شئت

لفظ بعدی پر چونکہ ہم گذشتہ نمبروں میں کافی بحث کر آئے ہیں اس لئے مزید ضرورت نہیں۔

ہاں یہ بات ہم مکرر عرض کئے دیتے ہیں کہ احادیث زیرِ نظر کے الفاظ اس تاویل کے قطعاً متحمل نہیں ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے معاً بعد تو خلافت ہو گی مگر کچھ عرصہ بعد نبوت کا دور شروع ہو گا۔ ملاحظہ ہو آپ کے والد صاحب بھی اس امر میں ہمارے ہم نوا ہی ہیں وہ راقم ہیں:

الف: قرآن شریف سے ثابت (ہے) کہ اس امت مرحومہ میں سلسلہ خلافت دائمی کا اسی طور پر قائم ہے جو حضرت موسیٰ کی امت میں تھا صرف اس قدر لفظی فرق رہا کہ اس وقت تائید دین کے لئے نبی آتے تھے اور اب محدث آتے ہیں۔ (شہادۃ القرآن۔ ص ۶۱ طبع دوم)

ب۔ بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا ہونا ضروری ہے کہ کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا، مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی راہیں قیامت تک کھلی ہیں۔ وحی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت امامت خلافت کبھی ختم نہ ہو گی۔ (مکتوب مرزا مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۱ جلد ۱ ص ۲۳)

ج۔ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ ولایت کے ہم قائل ہیں۔

(اشتہار مرزا مندرجہ تبلیغ رسالت۔ ج ۶ ص ۲)

د۔ ہمارے رسول خاتم الانبیاء ہیں۔ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں

(شہادۃ القرآن۔ ص ۲۸ طبع ۲)

پس ہمارا اور مرزا صاحب کا عقیدہ متعلق ختم نبوت متفق ہے اس کے بعد متبعین مرزا نے جو ایجاد کی وہ ان کی غرض فاسد پر مبنی ہے۔ اس سے ہم متفق نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۲ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا امت مرزائیہ کو سچ بولنے کی توفیق بخشے۔ آج تک تو ان کی جو تحریر ہم نے دیکھی ہے جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کمالات اور فضائل بیان کئے گئے ہوں وہ ضرور غلط اور پراز کذب وزور (جھوٹ) ہوتی ہے۔ پیغام صلح لاہور ۲۷ مئی ۱۹۳۹ء میں ایک سرخی یوں لکھی ہے:

مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کی اہمیت کا خاتمہ کر دیا

اس کے نیچے یہ عبارت مرقوم ہے کہ:

آپ (مرزا قادیانی) کی جماعت میں شیعہ سنی اہل حدیث وغیرہ مختلف فرقوں کے افراد شریک ہوئے وہ اپنے ساتھ فروعی اختلافات بھی لائے لیکن جماعت احمدیہ کے اندر داخل ہوتے ہی ان اختلافات کی اہمیت یکسر زائل ہوگئی۔ (پیغام صلح لاہور ۲۷ مئی ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اس بیان کی تردید کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ پیغام صلح لاہور سے چند سوال کرنا کافی ہے:

۱۔ کیا مرزا صاحب قادیانی کتاب سرّ الخلافہ جو لکھی ہے وہ شیعوں کیخلاف نہیں ہے

۲۔ کیا قصیدہ اعجازہ مندرجہ کتاب اعجاز احمدی میں مرزا صاحب قادیانی نے شیعوں کو مخاطب کر کے نہیں کوسا۔

۳۔ کیا حکیم نورالدین کو مرزا صاحب قادیانی نے بذریعہ خط یہ حکم نہیں دیا کہ آپ اہل حدیث بننے کی بجائے حنفی بنیں جس کے جواب میں حکیم صاحب نے لکھا تھا

بہ مئے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوئد۔ (راقم نورالدین حنفی)

۴۔ کیا مرزا صاحب قادیانی نے اپنے مرید عبداللہ سنوری (اہل حدیث) کو نماز میں رفع یدین کرنے سے منع نہیں کیا۔

۵۔ کیا مرزا صاحب نے یہ نہیں کہا کہ میں ان خشک وہابیوں سے ہمیشہ متنفر رہا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے حوالہ جات کئی ایک ہیں جو بوقت ضرورت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کیا یہ فروعات کا ترک ہے، یا ان کی اہمیت ہے کہ ایک بہت بڑے اہل حدیث عالم کو (جس کے علم وفضل کا سب نے اعتراف کیا ہے) اس کے پسندیدہ ومختار مذہب (اہل حدیث) سے ہٹا کر اپنے مذہب (حنفی) میں آنے کا حکم دیا۔ ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے کیونکہ ہر ایک شخص اپنے مذہب کی طرف دوسروں کو دعوت دینے کا حق رکھتا ہے۔ ہاں اس جگہ ہم پیغام صلح کے اس ادعا کی تردید کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو کچھ اہمیت نہیں دی۔

مرزا غلام احمد صاحب خود حنفی تھے اور حنفی بھی تھرڈ کلاس (معمولی درجے کے) جن کا عقیدہ ان کے صاحبزادے (مرزا بشیر احمد) نے سیرۃ المہدی میں یوں لکھا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا ہے کہ:

> مردوں کی روحیں جمعرات کو اپنے گھروں میں آتی ہیں اس لئے اس روز خیرات کرنی چاہیے۔

ایسا حنفی اگر بڑے بڑے علماء کو حنفیت کی دعوت دیتا ہے تو وہ اسی قسم کی حنفیت ہوگی، اندریں حالات کس منہ سے کہا جا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا۔

ایسا کہنا یقیناً جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔

علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب خلافت ثلاثہ کو خلافت راشدہ سمجھتے تھے۔ پھر اگر کوئی غالی شیعہ جو اصحاب ثلاثہ کے حق میں تبرا اور بدگوئی کرنے والا ہوتا تو کیا آپ اس کو اس بدگوئی سے منع نہ کرتے۔ اگر منع کرتے تو فروعی اختلاف نہ مٹتا۔ اگر نہ کرتے تو آپ بدگوئی کے مؤید ٹھہرتے۔ تب تو ان کے حق میں یہ شعر صادق آتا ہے

دو گو نہ رنج و عذاب است جان مجنون را
بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی جلد ۳۶ نمبر ۳۳ ۱۳۵۸ھ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی کامیاب وفات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیغام صلح لاہور کے بڑے بھائی اخبار الفضل قادیان نے بھی اسی قسم کا ایک دل خوش کن افسانہ لکھا ہے۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات کو کامیاب بتاتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت کو گویا زریں حروف میں لکھ کر اپنے حلقہ بگوشوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

> حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) جب طویل اور کامیاب جدو جہد کے بعد اس دار فانی سے رخصت ہوئے تو خوش تھے۔اسلام کی اشاعت کے لئے محکم بنیاد کے رکھے جانے پر مطمئن تھے۔اسلام کا شاندار مستقبل آپ کے سامنے تھا۔سب سے پیارے بلانے والے کی آواز پر آپ شاداں وفرحان لبیک کہہ رہے تھے۔ جس طرح ہونہار فرزند اپنے باپ کے مفوضہ کام کو سرانجام دے کر خوش وخرم اس کی جانب آتا ہے، اسی طرح خدا کا یہ مقدس عبد اپنے فرض سے سبکدوش ہوکر اپنے رب کی طرف جارہا تھا۔
>
> (الفضل قادیان ۳۰ مئی ۱۹۳۹ء ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ پوچھتے ہیں:

کیا انتقال کے وقت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اپنا اشتہار متعلقہ آخری فیصلہ مجریہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء یاد نہ تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ

گفت مرزا مر ثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خدا است

اگر یاد تھا، اور ضرور یاد تھا، تو انصاف سے کہیے کہ ایسا شخص دنیا سے کیونکر خوش وخرم جا سکتا ہے جس کے مدمقابل کی زندگی اس کے اپنے اعلان کے مطابق اس کے تمام کارناموں پر پانی پھیرتی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کہنا جی خوش کرنے کی بات ہے کہ آپ انتقال کے وقت شاداں وفرحاں خدا کی طرف گئے۔

واقعات شہادت دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کو وفات کا سخت صدمہ پہنچا ہوگا اور یہ خیال آپ کے لئے سوہان روح کا باعث ہوا ہوگا کہ میرا مد مقابل تو زندہ ہے اور میں سفر آخرت کر رہا ہوں۔ حالانکہ اس فیصلے کی دعا کے متعلق قبولیت کا اعلان خود ہی کر چکے تھے۔ بلکہ اس دعا کی قبولیت کا اعتراف ان کے صاحبزادے (محمود احمد) نے بھی کیا ہوا ہے (تشحیذ الاذہان۔ جولائی ۱۹۰۸ء)۔ اندریں حالات آپ کیونکر دنیا سے شاداں وفرحاں جا سکتے تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی انتقال کے وقت اپنی ناکامی پر نظر کر کے یہ شعر پڑھتے ہوں گے

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۳ ص ۵۔ ۶)

مرزا صاحب کی اسلامی خدمات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی منصب کے مدعی، کسی محکمہ کے افسر، یا فوجی جرنیل کی خدمات صحیحہ وہ ہوتی ہیں جو وہ اپنے الفاظ میں خود ظاہر کرے۔ صلیبی لڑائیوں میں یورپین افواج کا افسر رچرڈ شردل یہ کہہ کر گھر سے نکلا تھا کہ میں بیت المقدس کو فتح کئے بغیر واپس نہ آؤنگا۔ جب وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا تو واپسی کے وقت بیت المقدس کی طرف ڈھال رکھ کر چلتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مارے شرم کے اس کو دیکھ نہیں سکتا۔

ایسے لوگ قابل تعریف ہوتے ہیں جو اپنی ناکامی پر شرمندہ ہوں، اور خواہ مخواہ کی لن ترانیاں نہ سنائیں۔ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کی حالت اس کے بالکل برخلاف پاتے ہیں۔ آپ اپنے مقصد میں بری طرح فیل ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ مرزا صاحب قادیانی جو مقصد لے کر اٹھے تھے، اس کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔ بایں ہمہ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم مرزائی اخباروں میں یہ سرخیاں دیکھتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب کا عظیم الشان کام

کام کیا تھا؟ اس کا جواب مولوی محمد علی لاہوری کے الفاظ میں سنیئے۔ آپ نے پیغام صلح ۸ جون سن رواں (۱۹۳۹ء) میں مرزا صاحب قادیانی کے کاموں کی فہرست دس نمبروں میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سکھایا کہ

۱۔ قرآن شریف، حدیث اور فقہ پر مقدم ہے

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: کبھی کوئی اس سے منکر ہوا ہے۔ احناف نے تو اس کو ایسا اصل الاصول ٹھہرایا کہ صحیح خبر واحد کے ساتھ عموم قرآنی کی تخصیص بھی جائز نہیں سمجھتے۔ ملاحظہ ہوں کتب اصول شاشی وغیرہ۔

مرزا صاحب قادیانی چونکہ حنفی المذہب تھے جس کا ثبوت ہم گزشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں دے چکے ہیں، اس لئے انہوں نے اگر یہی مسلک اختیار کیا تو کوئی جدت نہیں کی۔ ہاں محدثین اور شوافع وغیرھم ایسی جرأت نہیں کرتے تھے بلکہ حتی المقدور قرآن اور حدیث میں تطبیق دینے کے کوشش کیا کرتے تھے۔ کوشش کے باوجود اگر کامیاب نہ ہوتے تو قرآن ہی کو مقدم رکھتے ملاحظہ ہوں کتب اصول حدیث (مقدمہ ابن صلاح وغیرہ)

محدثین کا یہ طرز عمل اس حدیث کے ماتحت تھا جس کے الفاظ یہ ہیں
كلامی لا ينسخ كلام الله ۔ میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کرسکتا۔

بہر حال یہ دونوں مسلک ابتداء اسلام سے چلے آئے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی نے اس اصول میں کوئی جدت نہیں کی۔ ایسا کہنا محض ناواقفی پر مبنی ہے۔

۲۔ اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے.. اجرائے اجتہاد کے تو سب قائل ہیں . الخ

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ یہ اصول بھی کتب اہل سنت واہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں مصرح ملتا ہے،کوئی نئی بات نہیں۔ چنانچہ شامی میں لکھا ہے کہ امام ابن ہمام درجہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے۔

۳۔قرآن میں ناسخ منسوخ کوئی نہیں

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ یہ بھی کوئی نیا خیال نہیں۔تفسیر کبیر میں ابو مسلم اصفہانی اوراس کی جماعت کے اقوال موجود ہیں۔مگر مرزا صاحب اور ابو مسلم نے اس آیت کا جواب نہیں دیا جس میں پیغمبر اسلام کے نجوی (سرگوشی) کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا۔اور پھر اس سے اگلی آیت میں اس حکم کو رفع بھی کر دیا ہے۔ بہر حال یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے سر سید احمد خان بھی اسی کے قائل تھے جنکا تتبع مرزا صاحب قادیانی نے کیا ہے۔

۴۔تعلیم اسلام کو وسیع کیا

یعنی یہ بتایا کہ دنیا کی ہر قوم میں خدا کی طرف سے مصلحین آتے رہتے ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ یہ بھی کوئی بات نہیں۔دنیائے اسلام کے علمائے متقدمین کے علاوہ علماء ہندوستان کے سر برآوردہ علماء خصوصاً حضرت مجدد سرہندی، مولانا عبید اللہ بلتی صاحب تحفۃ الہند اور مولانا محمد حسین بٹالوی رحمهم الله علیهم اجمعین اسی کے قائل تھے اور کیوں نہ ہوتے جب کہ قرآن میں صاف آیت موجود ہے:

و ان من امّة الا خلا فيها نذير . (پ۲۲ع۔۵)

(ہر ایک گروہ میں خدا کی طرف سے کوئی سمجھانے والا گذرا ہے)۔

ہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک جدت ضرور کی ہے اور اس میں ان کی اپنی غرض مخفی تھی،جس کے باعث ہم ان کو معذور سمجھتے ہیں۔غرض یہ تھی کہ آپ کو ہندو قوم کے لئے کرشن بننے کا شوق تھا۔اور اس کیلئے یہ امر ضروری تھا کہ مرزا صاحب قادیانی،کرشن جی کو منصب رسالت پر فائز بتاتے اور خود ان کا بروز بنتے۔چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔

اس جدت کے ہم بھی قائل ہیں۔ہم بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوؤں کے لئے کرشن کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ ہاں یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کی گوپیوں کی تعداد کتنی تھی کیونکہ یہ بتانا اتباع مرزا کا کام ہے۔

۵۔ کفار کا دوزخ سے نکالا جانا

اس کے ذیل میں مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں:

مجدد وقت (مرزا قادیانی) نے اس حقیقت کو ظاہر کیا کہ مشرک اپنے شرک کی اور کافر اپنے کفر کی سزا بھگت کر سب دوزخ سے نکل جائیں گے اس کے لئے آپ نے قرآن کی تصریح ان ربک فعال لما یرید پیش کی۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں مولوی محمد علی صاحب مفسر قرآن ہو کر علم تفسیر سے اتنے بے خبر کیوں ہیں۔ کتب تفاسیر معالم وغیرہ میں ابن مسعودؓ صحابی کا یہ قول ملتا ہے کہ مشرک، کافر وغیرہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ ایک وقت آئے گا کہ جہنم خالی ہو جائے گا مرزا صاحب قادیانی نے اس میں کیا جدت دکھائی؟

۶۔ عقل اور مذہب

اس سرخی کے ماتحت مولوی محمد علی لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے بتایا ہے:

مذہب کے اصول کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے لیکن اس کے اصول سب عقل کے مطابق ہیں ...مگر اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔

مولانا امرتسری بتاتے ہیں کہ یہ اصول بھی علم کلام میں مصرح ملتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس میں تنزل کر کے کہا ہے کہ خدا کی ذات اور صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔ یہ بہت بڑی گراوٹ ہے۔ بلکہ قرآنی تصریحات کے بھی خلاف ہے۔ افسوس ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری وغیرہ نے متکلمین کی محنت سے فائدہ حاصل نہیں کیا۔

۷۔ اسلام اور تلوار

اس کے ذیل میں مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجدد وقت مرزا صاحب نے قرآن وحدیث کو پیش کر کے دکھایا کہ مذہب میں جبر کوئی نہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کونسا بڑا کام کیا۔ جب قرآن کریم میں صریح آیات موجود ہیں

۱۔ لا اکراہ فی الدین ۔ (البقرۃ:٢٥٦)

۲۔ افا نت تکرہ الناس حتی یکو نوا مومنین (یونس:٩٩)

ہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ جدت ضرور دکھائی کہ اسلام کے جس رکن اعظم کے لئے ارشاد نبی کہ الجھاد ما ض الی یوم القیا مۃ وارد ہوا تھا ۔آپ نے بحثیت مسیح موعود اس کو منسوخ قرار دیا الی اللہ المشتکی

۸۔ ختم نبوت

اس سرخی کے نیچے مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں؛

مرزا صاحب نے مسئلہ وفات مسیح بیان کر کے ختم نبوت کو پایہ تکمیل تک پہنچایا

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ واقعی کمال کیا۔ مگر ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ مرزا غلام احمد صاحب اس بارے میں سر سید احمد مرحوم علی گڈھی کے پیرو تھے۔

ناظرین حیران ہوں گے اور مولوی محمد علی لاہوری کے معلومات میں بھی یہ سن کر اضافہ ہوگا کہ حضرت مسیح کی حیات اور آمد ثانی تو ختم نبوت کے منافی اور مخالف ہو مگر حضرت موسیٰ کی زندگی مخالف نہ ہو جس کے مرزا صاحب قادیانی بھی قائل ہیں۔ اتباع مرزا کو اگر یہ حوالہ یاد نہ ہو، تو دفتر اہل حدیث امرتسر سے پوچھ لیں مگر اس سے پہلے اعلیٰ درجے کے پانچ سیر لڈو بطور تحفہ پیش کریں تا کہ لدھیانہ کے انعامی مباحثہ کی طرح یہ واقعہ بھی تاریخ احمدیہ میں ہمیشہ یادگار رہے۔

۹۔ دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور

مولانا امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے دجال اور یاجوج ماجوج کا مصداق نہیں بتایا مگر ہمیں مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں سے معلوم

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ دجال پادری لوگ اور یاجوج ماجوج انگریز اور روسی ہیں (حمامۃ البشری)۔مگر مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اس عقدے کو حل نہیں کیا کہ جن حدیثوں میں دجال اور یاجوج ماجوج کا ذکر ملتا ہے ان میں صاف مذکور ہے کہ یہ تینوں گروہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہوں گے۔ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دنیا سے چلے گئے مگر پادری لوگ برابر دندناتے پھرتے ہیں حتی کہ

مرزا صاحب قادیانی کے دارالامان قادیان میں بھی پہنچ جاتے ہیں۔

اوریاجوج ماجوج کی زندگی کا کیا ذکر ہے،انکی تو حکومت ہی کے زیرسایہ مرزا صاحب قادیانی نے پرورش پائی اور ترقی کی بلکہ اپنے مریدوں کو ہدایت کی کہ انگریزوں کی حکومت کو اولو الامر منکم کے ماتحت سمجھو۔(ضرورۃ الامام)

کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد کے اتباع اور یاجوج ماجوج ایک ہی برادری سے تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ لفظ منکم سے ظاہر ہو رہا ہے۔

۱۰۔سلسلہ نبوت کی صداقت پر گواہی

اس سرخی کے تحت مولوی محمد علی لاہوری فرماتے ہیں کہ :

مجدد وقت (مرزا قادیانی) نے اس حقیقت کو ظاہر فرمایا کہ گو نبوت کا سلسلہ اختتام کو پہنچ گیا مگر کلام الٰہی کا سلسلہ اس امت میں جاری رہا ہے اور آئندہ بھی قیامت تک جاری رہے گا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

بالکل ٹھیک ہے مگر مرزا غلام احمد قادیانی جس قسم کے خطاب الٰہی سے مشرف ہونے کے مدعی ہیں اس کی بابت صاف فرماتے ہیں کہ :

مجھ سے پہلے امت محمدیہ میں ایک شخص بھی ایسے مخاطبہ الٰہی سے مشرف نہیں ہوا۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۱)

معلوم نہیں تیرہ سو سال تک یہ رکاوٹ کیوں رہی؟

ناظرین! یہ ہیں وہ دس خصوصیات جو بقول مولوی محمد علی لاہوری،مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ اس مرتبہ جلیلہ تک پہنچ گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ خدا نے انکو مخاطب کر کے فرمایا کہ :

تیرا تخت سب تختوں سے اوپر بچھایا گیا ہے۔

ہم سے پوچھو، تو خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے

نہ عارض نہ زلف دو تا دیکھتے ہیں

خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۶)

مرزا کا اعجاز، بذریعہ طاعون

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں

ہماری رائے سے کوئی صاحب متفق ہوں یا نہ ہوں ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ جماعت مرزائیہ مذہبی گفتگو میں کبھی خاموش نہیں ہوسکتی۔ اس میں بڑا کمال یہ ہے کہ جس بات میں مغلوب ہو، اسی کو اپنے لئے باعث غلبہ بتاتی ہے۔ خاص کر وہ واقعات جن پر کچھ لمبی مدت گذر گئی ہو ان میں تبدیلی کرنا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ آج ہم اس کی کچھ تفصیل بیان کرتے ہیں۔

گذشتہ طاعون کے ایام میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تین پیش گوئیاں کی تھیں۔ ایک قادیان کی حفاظت کے متعلق۔ دوسری اپنے گھر کی حفاظت کے متعلق۔ تیسری عام مریدوں کی حفاظت کے متعلق۔

اخبار الفضل قادیان ۱۸ جون ۱۹۳۹ء میں ان پیش گوئیوں کو مرزا صاحب کی صداقت کا معیار بتایا گیا ہے۔ واہ رے مریدانہ عقیدت مندی۔ مشہور مقولہ :

پیر من خس است اعتقاد من بس است

انہی لوگوں پر صادق آتا ہے۔

قادیان کی حفاظت کے متعلق جو پیش گوئی تھی اس کی تردید تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حقیقۃ الوحی میں خود ہی کردی اور اخبار الفضل نے بھی تسلیم کرلیا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں طاعون پڑی تھی۔ (الفضل ۱۸ جون ۱۹۳۹ء ص ۳ کالم ۳)۔

دوسری پیش گوئی جو اپنے گھر کی حفاظت کے متعلق تھی وہ بھی صراحۃً جھوٹی نکلی جس کو الفضل نے بہت بڑی شریف قوم کی طرح چھپا لیا جس نے دربار رسالت میں آیت رجم کو چھپا لیا تھا۔

مرزا غلام احمد صاحب نے صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ چار دیواری سے مراد چونے اور اینٹوں کی دیواریں نہیں بلکہ حلقہ ارادت مراد ہے۔ (کشتی نوح)

یعنی میرے مرید جہاں کہیں بھی ہوں وہ میری چار دیواری میں ہیں، وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔

تیسری پیش گوئی جو عام مریدوں سے متعلق تھی اس کی تکذیب تو ایسی ہوئی کہ مرزا صاحب قادیانی کو اعلان کرنا پڑا کہ ہمارے مریدوں میں سے جو طاعون سے مرے گا وہ شہید ہوگا۔ چنانچہ اخبار بدر قادیان کا اڈیٹر محمد افضل طاعون ہی سے مرا۔ محمد یامین ساکن منصوری بھی طاعون سے مرا۔ اسی طرح اور جگہ امرتسر وغیرہ میں ہوا۔ جب مرزائی لوگ بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی شہادت پانے لگے تو مرزا صاحب نے اخبارات کے ذریعہ اپنے مریدوں کو ان کی جنازہ خوانی کے سلسلہ میں ہدایات جاری کیں کہ: چارپائی سے دور ہٹ کر رہا کرو۔ (فتاوی احمدیہ)

مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ تینوں پیش گوئیاں حرف غلط کی طرح بالکل غلط ثابت ہوئیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ص ۴)

کیا مرزا صاحب عام علماء کی طرح تھے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں شیخ فریدالدین عطار نے نفس انسانی کے متعلق دو شعر لکھے ہیں جو قابل شنید ہیں۔ شیخ عطار فرماتے ہیں:

چوں شتر مرغ شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پرّد بر ہوا

www.KitaboSunnat.com

چوں پر گوئیش گوید اشترم
در نہی بارش بگوید طائرم

یعنی انسان کا نفس امارہ شتر مرغ کی طرح ہے۔ اگر تو اس کو اڑنے کیلئے کہے تو کہتا ہے میں اونٹ ہوں۔ اگر تو اس پر بوجھ لا دے تو کہتا ہوں کہ میں پرندہ ہوں۔

یہ دو شعر متصوفانہ رنگ میں جس مطلب کے لئے کہے گئے ہیں اس میں موزوں ہونے کے علاوہ قادیانی تحریک پر بھی پوری طرح چسپاں ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو یہاں تک بڑھا کر دکھایا گیا ہے کہ انکے فرضی منصب کا انکار بھی کفر قرار دیا گیا (انوار خلافت) اور جب معترضین کی طرف سے مرزا صاحب قادیانی کے اخلاق فاضلہ پر اعتراض ہوتے ہیں، تو جواب میں کہا جاتا ہے کہ آج کل کے علماء بھی تو ایسے ہی ہیں، ان کا کیا منہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی پر اعتراض کریں۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ۹ جون ۱۹۳۹ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون بعنوان: مصلح اور مامور اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے، شائع ہوا تھا جو دراصل مولوی محمد علی لاہوری کے جواب میں تھا، جنہوں نے یہ دعوی کیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک بہت بلند اخلاق انسان تھے۔

ان کے جواب میں ہم نے مرزا صاحب قادیانی کے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھایا تھا کہ آپ اپنے مخالفوں کو حرام زادے، یہودی خصلت اور کتے وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے تھے۔ پھر بطور دفع دخل مقدر کے ہم نے خود ہی لکھ دیا تھا کہ علماء بھی بعض دفعہ ایسے الفاظ ایک دوسرے کے حق میں لکھ دیا کرتے ہیں یہ کوئی سند نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب مسیحیت اور مہدویت کے اعلی مرتبے پر فائز ہونے کے مدعی تھے اور ان کے اتباع ان کو اخلاقی حیثیت سے بہت بلند پایہ انسان جانتے ہیں۔

اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل ۱۵ جون میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل اسی کام کا نمونہ ہے جو دربار رسالت میں ایک شریف قوم نے کیا تھا۔ یعنی الفضل نے ہماری نصف عبارت تو نقل کر دی اور باقی نصف جس میں الفضل کو اصلی جواب دیا گیا تھا حذف کر دی۔ صرف اتنا فقرہ نقل کر دیا کہ:

علماء اسلام نے اگر بداخلاقی کی ہے تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے اگلا فقرہ صاف ہضم کر گیا جسے ہم دوبارہ درج کرتے ہیں۔ ہم نے لکھا تھا:

نہ وہ (علماء) مہدی معہود ہیں نہ مسیح موعود، لیکن مہدویت اور مسیحیت کے مدعی کو تو جواب میں بھی بداخلاقی سے کام لینا روانہیں۔

(اہل حدیث امرتسر ۹ جون ص ۶ کالم اول)۔

پہلے فقرے پر بنا کر کے الفضل نے اس اعتراض کو ٹالنا چاہا ہے لیکن دانا جانتے ہیں کہ یہ بھاری پتھر ہٹ نہیں سکتا۔

اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ کھانے پینے میں بے احتیاطی اور بدپرہیزی کا الزام کسی حکیم یا ڈاکٹر پر لگایا جائے اور وہ اس کے جواب میں عوام کی بدپرہیزی کو بطور نظیر پیش کرے تو ہر عقل مند کی نظر میں اسکا جواب غلط ہوگا۔ ایسا شخص شیخ سعدی کا جواب سن رکھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بے علم کا غلطی کرنا ایسا ہے جیسے کوئی نہتا آدمی ڈاکوؤں سے لٹ جائے، اور عالم کا غلطی کرنا ایسا ہے جیسا کسی مسلح سپاہی کو راہزن لوٹ لیں۔

فرمان خداوندی هل يستوى الذ ين يعلمون و الذين لا يعلمو ن (۹:۳۹)، مقولہ سعدی کی تصدیق کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تیز زبانی اور بدکلامی کے جواب میں علماء کی بدکلامی کو نظیراً پیش کرنا مرزا صاحب کی توہین کرنے کے مرادف ہے۔ اس کی مثال یہ ہوئی کہ کوتوال شہر چوری کے الزام میں پھنس جائے اور جواب میں کہے کہ میں نے اگر چوری کی ہے تو کیا تعجب ہے، اور لوگ بھی تو کرتے ہیں۔

ناظرین اندازہ کرلیں کہ کوتوال کا یہ جواب صحیح ہوگا؟

ایسا جواب دیتے ہوئے کیا وہ یہ نہیں سمجھتا کہ شہر کے عوام میں اور مجھ میں بہت فرق ہے۔ وہ اگر ایسے بداطوار نہ ہوتے تو میں کوتوال بن کر کیوں آتا۔ بحیثیت کوتوال ہونے کے میرا فرض ہے کہ میں لوگوں کو بدکرداری سے روکوں، نہ کہ خود ہی بدکردار بن جاؤں۔

عذر گناہ بدتر از گناہ۔ الفضل نے یہ بھی کہا ہے کہ ابتدا علمائے اسلام نے کی تھی جس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی کو بدکلامی کرنی پڑی۔

ہمارے خیال میں یہ عذر گناہ سے بھی بدتر ہے اس کے جواب میں ہم مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کا ایک سنہرا شعر پیش کرتے ہیں جو سونے اور موتی کی روشنائی سے لکھا جا کر ہر شہر اور ہر قصبہ کے چوکوں میں لٹکائے جانے کے قابل ہے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا پنجابی نبی کس اخلاق کا مالک تھا آپ نجم الہدی میں فرماتے ہیں

ان العدی صاروا خنازیر الفلا
ازواجهم من دونهن الاکلب

یعنی ہمارے دشمن جنگلوں کے سؤر ہیں ان کی بیویاں کتیوں سے بڑھ کر ہیں

مرزائیو! مرزا صاحب قادیانی کے دشمن تو مورد عتاب بنے ہی تھے مگر ان کی بیویوں کے کیا قصور کیا تھا ان کو تو خبر بھی نہ تھی کہ مرزا صاحب قادیانی کون تھے اور کیا کہتے تھے۔ کیا تم لوگ کسی مخالف کی بیوی کی تصنیف بحق مرزا صاحب سبّ وشتم سے بھری ہوئی دکھا سکتے ہو۔ واللہ! ایسے بااخلاق شخص کے حق میں یہ شعر بہت موزوں ہے

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ص۴، ۵)

قادیان سے مرزا قادیانی کے ابطال کی آواز

(شہد شاھد من اھلھا)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ امرأۃ العزیز نے امر واقعہ کو چھپانے میں بہت کوشش کی، آخر ظاہر ہو ہی گیا۔ اسی طرح امت مرزائیہ مرزا صاحب قادیانی کے غلط دعوی کو صحیح ظاہر کرنے کے لئے بڑی کوشش کرتی ہے لیکن آخر مثال، حق برزبان جاری گردد، اپنا جلوہ دکھا دیتی ہے۔ چنانچہ زلیخا کے حق میں یہ الفاظ قرآنی ہیں کہ جب اس نے اپنے خانگی شاہد کا بیان سنا تو بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا

الآن حصحص الحق (حقیقت حال کھل گئی واقعی میں قصوروار تھی)

آج ہم قادیانی مقدمے کے متعلق قادیان کے عینی گواہ کی شہادت پیش کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تے ہیں پھر دیکھیں گے کہ جماعت مرزائیہ خاتون زلیخا کی طرح حصحص الحق کہتی ہے یا نہیں۔

اس شہادت سے پہلے ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی سناتے ہیں مرزا صاحب بارہا کہا کرتے تھے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو دین و دنیا کی ترقی پر پہنچا دوں۔ نہ صرف پہنچاؤں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کو ایک مسلمان قوم بنادوں اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے اگر مجھ سے کروڑوں نشان ظاہر ہوں اور یہ کام نہ ہو تو میں جھوٹا۔ پھر کیا ہوا؟ قادیان کا خانگی گواہ الفضل اس بارے میں اپنا بیان دیتا ہے جو ناظرین کے سامنے ہم پیش کرتے ہیں:

> آج ہر سنجیدہ مسلمان انتہائی افسوس کے ساتھ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ مسلمان کہلانے والوں کی عظمت وشوکت ذلت ونکبت سے بدل گئی ان کے اقبال کا آفتاب غروب ہو گیا اور اب وہ تاریکی وظلمت میں بھٹک رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ روشنی کی شعاع ان تک پہنچے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے دروازوں کھڑکیوں اور روشن دانوں کو اپنے ہاتھ سے بند کر رکھا ہے۔ نہ وہ ان دروازوں کو کھولتے ہیں نہ شعاع امید انہیں نظر آتی ہے۔
>
> اس بے بسی و بے کسی کی حالت میں جس طرح ہر آسودہ حال جو کسی وجہ سے حوادث روزگار کا شکار ہو جائے اپنی سابقہ دولت وثروت اور آرام وآسائش کی داستانیں سناتا رہتا ہے اسی طرح مسلمانوں کا بھی اب یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ اپنے گزشتہ عہد زریں کو یاد کر کے آنسو بہائیں چنانچہ الامان لکھتا ہے:
>
> یورپ کے عروج سے پیشتر کرہ ارض کی سب سے بڑی طاقت اسلام تھی یورپین حکومتیں باب عالی کے نام سے کانپتی تھیں ہندوستان میں جب یورپین پادری ڈاکٹر آئے تو مغلوں کی عظمت وشان کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ اس زمانہ کا ایران اور وسط ایشیاء کا تاتاری مسلمان بھی دنیا کی ایک بہت بڑی طاقت تھے اس وقت بنی نوع انسان کا احساس تھا کہ تمام کرہ ارض کی لگام مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے مسلمانوں کی زبان سے جب صلح وامن کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ نکلتا تو روئے زمین پر راحت و آرام کے بستر بچھ جاتے مگر جب جنگ کا اعلان ہوتا تو انسانیت کا کلیجہ پھٹ جاتا پہاڑ اور جنگل بید مجنوں کی طرح کانپنے لگتے آج جن ممالک کی عالم میں دھوم مچی ہوئی ہے اس زمانہ میں کسی شخص کو ان کا نام تک معلوم نہ تھا۔ انگریز جو آج دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ قوم سمجھی جاتی ہے وہ خانہ بدوش قبائل کی طرح جنگلوں اور پہاڑوں میں رہتے تھے۔ روس اور جرمنی گمنامی کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے۔ امریکہ زندگی کی صف ہی سے خارج تھا۔ روما کی طاقت بے شک ایک بہت بڑی طاقت تھی، مگر بہادران اسلام کے سامنے اس کی حیثیت ایک پٹے ہوئے مہرے کی سی تھی۔ ہم پہاڑوں کے سامنے آتے تو وہ راستہ خالی کر دیتے تھے ہم سمندروں کی طرف بڑھتے تو موجیں سیلاب اور طوفان پیچھے ہٹ جاتے تھے فتح و کامرانی ہمارے قدم چومتی تھی اور ہم جس ویرانہ میں قدم رکھتے وہ سبزہ زار ہو جاتا۔ (الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۹ء ص ۳)

ناظرین! یہ عبارت ملاحظہ فرمایئے۔ مسلمانوں کی حالت زبوں کا کیسا نقشہ ہے اور پھر اس نقشے کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تشریف آوری سے پہلے نقشے کے ساتھ ملا کر دیکھئے کہ اس سے بدتر ہے یا بہتر۔

جہاں تک ہمارا علم اور حافظہ کام دیتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت سے پہلے مسلمانوں کی حالت بلحاظ سیاست بلحاظ اخلاق بلحاظ مذہب اتنی بری نہ تھی جتنی کہ آج کل ہے۔ دنیا کے ہر گوشے سے آواز آتی ہے کہ

کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

احمدی دوستو! برا نہ منایئے ٹھنڈے دل سے ہمارے سوال کو سنئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو پیدا ہوئے سو سال ہو گیا، دعوی کئے ساٹھ سال گزر گئے انتقال کئے بھی تیس سال ہو گئے انکے جانشینوں کا زمانہ بھی اچھا ممتد ہوا اور وہ اپنی کارگزاری پر اس کا فخر بھی کرتے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت بد سے بہتر کی بجائے بدتر کیوں ہوئی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ عذر ہرگز قابل قبول نہیں کہ مسلمانوں نے مرزا صاحب کو مانا نہیں ہے۔ مسلمانوں کا ان کو نہ ماننا بھی ان کی ناکامی کی دلیل ہے اگر وہ اپنے دعوی میں سچے ہوتے تو مسلمان بھی بلا چون و چرا ان کو مان لیتے۔

آپ لوگ جواب دینے سے پہلے خاتون زلیخا کی راستی کو سامنے رکھا کریں کہ اس بے چاری نے باوجود غلط کار ہونے کے شہادت حقہ کے سامنے اف تک نہیں کی بلکہ کھلے لفظوں میں تسلیم کرلیا کہ

میں جھوٹی میرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تم ہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

مگر تم ہو کہ سیدھی بات کو ٹیڑھا کرتے ہو نہ صرف ٹیڑھا کرتے ہو بلکہ اسے توڑنے کی کوشش کرتے ہو۔ آپ لوگ جو جواب دیں یا عذر پیش کریں اس کو مرزا صاحب قادیانی کی تحریرات کے ساتھ موافق کرلیا کریں ایسا نہ ہو کہ مدعی اور وکیل کے بیانوں میں اختلاف پیدا ہو جائے اور مدعی کو کہنا پڑے کہ

من چہ گوئم وطنبورہ من چہ گوید

سنئے مرزا صاحب قادیانی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۸۹ پر لکھتے ہیں:

مسیح موعود جب دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو عالم کے تمام اطراف واکناف میں اسلام پھیل جائے گا۔

بتایئے مرزا صاحب کے مسیح موعود ہوکر آنے سے دنیا میں اسلام پھیل گیا یا یہ خواب ہے جو دیکھ رہے ہو یا یہ شیخ چلی کی شادی ہے جس میں پتاشوں کی بارش ہوئی تھی اور حقیقت میں اچھا دل خوش کن خواب ہے جو الفضل نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت باوجود تھوڑی ہونے کے دنیا پر چھا گئی ہے۔ کیا اچھا شاعرانہ تخیل ہے۔ کسی شاعر نے اپنا زور بتانے کو کیا اچھا شعر لکھا ہے

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بایں جمال وکمال شوکت وسطوت تشریف لائے مگر مسلمانان دنیا اسی طرح بلکہ اس سے بدتر قعر مذلت میں پڑے رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس قعر مذلت میں گرے ہوئے مرزا صاحب قادیانی کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے ہیں

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۶)

مناظرہ حیات مسیح دہلوی اور مرزائی غلط بیانی

جناب منشی محمد عبداللہ معمار صاحبؒ امرتسری لکھتے ہیں:

گذشتہ ماہ محرم کے ایام میں مسئلہ حیات مسیح پر شہر دہلی میں مرزائیوں اور جماعت امامیہ دہلی کے درمیان مناظرہ ہوا۔ جس میں مرزائیوں کی طرف سے بابو عمر الدین اور مسلمانوں کی طرف سے مولوی حافظ اسماعیل صاحب مناظر تھے۔

دوران مناظرہ مرزائی نمائندہ نے اپنی کمزوری محسوس کر کے بکمال چالاکی بحث کا رخ پھیرنے کے لئے یہ من گھڑت مطالبہ پیش کر دیا کہ:

جہاں اللہ تعالیٰ فاعل اور انسان مفعول بہ ہو اور توفی باب تفعل سے ہو تو وہاں سوائے موت اور قبض روح کے اور کوئی معنیٰ نہیں ہوتے

اس مضمون کو مرزائیوں نے بعد مناظرہ بصورت اشتہار بھی شائع کیا جس کا جواب ایک غیور اہل حدیث نوجوان خواجہ عبدالرشید صاحب امرتسری حال وارد دہلی کی خواہش پر ہماری طرف سے لکھا گیا، جسے اس مخلص نوجوان نے دہلی میں بصورت اشتہار شائع کر دیا۔ (یہ اشتہار اہل حدیث ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء میں بھی نقل ہو چکا ہے)

ہم نے اپنے مضمون میں یہ لکھا تھا کہ لفظ توفی کے متعلق جو شرائط اور قیود مرزائیوں نے لگائے ہیں عربی کتب گرامر میں ان شرائط کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزائی لوگ ہم سے اس قسم کے مطالبات کرنے سے پہلے خود اپنے پیش کردہ شرائط کا پتہ کسی معتبر کتاب لغت سے بتائیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

در بارہ لفظ توفی اتفاق اہل لغت بر ہمیں قاعدہ مستمرہ است

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے لفظ توفی سے متعلقہ قیود کا حوالہ اتفاق اہل لغت پیش کیا ہے مرزائی اہل لغت کے اقوال سے اس کا ثبوت دکھائیں۔

اب چاہیے تو یہ تھا کہ ہمارے مخاطب اس معاملے پر لغت، صرف ونحو کی کسی معتبر کتاب کی عبارت نقل کر دیتے کہ واقعی یہ قاعدہ ہم اہل لغت کا متفقہ ہے مگر افسوس کہ بحکم

رہا ٹیڑھا مثال زلف جاناں
کبھی مرزائی کو سیدھا نہ پایا

ہمارے مخاطب مرزائی نے کجروی اختیار کی ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتا ہے:

مولوی عبد اللہ معمار امرتسری نے ایک سو روپیہ کا چیلنج دیا ہے کہ احمدی جماعت اگر کتب لغت سے دکھا دے کہ یہ قاعدہ ہے کہ جب فعل توفی کا فاعل اللہ ہو اور مفعول بہ انسان ہو تو اس کے معنی سوائے موت یا قبض روح کے اور نہیں ہوتے تو میں ایک سو روپیہ انعام دوں گا۔

(پیغام صلح لاہور ۲۷ مئی ۱۹۳۹ء)

ناظرین کرام! ہماری عبارت جسے ہم نے اوپر نقل کر دیا ہے دوبارہ ملاحظہ فرمالیں۔ اس عبارت میں ہم نے لفظ توفی سے متعلق مرزائیوں کی پیش کردہ قیود کا حوالہ تو کتب لغت سے بے شک مانگا ہے مگر ایک سو روپیہ انعام کا کوئی ذکر نہیں۔ لہذا ابو عمر الدین کا یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے۔

ہم نے ایک سو روپیہ کا انعامی چیلنج جس بارے میں دیا ہے اس کا ذکر آئندہ ہوگا۔

دوسرا جھوٹ اس بارے میں مرزائی مضمون نگار نے یہ بولا ہے کہ:

معمار صاحب کو اپنی کج بحثی پر ناز ہے اور وہ اس پر یک صد روپیہ انعام بھی مقرر کرتے ہیں اور اپنی پاکٹ بک محمدیہ میں بھی اس مطالبہ کو پیش کیا ہوا ہے

محمدیہ پاکٹ بک میں اس مطالبہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ خدا جانے ان مرزائیوں کے قلب وروح پر جھوٹ کا اس قدر غلبہ کیسے ہو گیا ہے کہ بڑے میاں سے لے کر چھٹے بھئیوں تک جو بات بھی منہ سے نکالتے ہیں خلاف واقع ہوتی ہے۔ صدق اللہ تعالی: انّ اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنئے صاحب! ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اہل لغت کے اتفاق سے جو یہ قاعدہ درج کیا ہے کہ خدا فاعل انسان مفعول بہ توفی باب تفعل سے ہو تو معنی سوائے موت وقبض روح کے اور نہیں ہوتے۔ یہ عبارت کتب لغات عربیہ سے دکھاویں ورنہ سن لیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے (نصرۃ الحق ص ۱۰) لکھا ہوا ہے کہ

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں

رہ گیا ہمارا انعامی چیلنج۔ سو ہمارے اشتہار کے الفاظ یہ ہیں:

اس آیت (یا عیسی انی متو فیك .. ا لآ یه) میں توفی کے معنی موت کرنا قرآن وحدیث کتب لغت اقوال مرزا صاحب وغیرہ کے صریح خلاف ہیں، ...توفی کے معنی اس جگہ موت ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر کسی مرزائی میں جرأت ہے تو کر کے دکھائے ایک سو روپیہ کا انعام میری طرف سے اعلان ہے۔

بابو عمر الدین صاحب! یہ ہے ہمارا چیلنج۔ اس کے مطابق اگر آپ میں جرأت ہے تو بسم اللہ! طبع آزمائی کر دیکھیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ جب چاہو اور جس جگہ چاہو مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا خدابخش صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی، اور ایک تیسرے غیر جانبدار ثالث کی موجودگی میں تقریری یا تحریری مناظرہ کرلیں۔

جس صورت میں آپ کو اپنے پیش کردہ علماء عظام پر اعتماد کلی نہیں ہے اور ایک تیسرے غیر جانبدار کو ثالث بنانے پر زور دے رہے ہو تو اس سے بہتر تو یہی ہے کہ صرف ایک ہی غیر جانب دار کو منصف بنا لیا جائے میرے خیال میں اگر ثالث غیر مسلموں سے ہو تو پھر پنڈت رام چندر صاحب دہلوی موزوں ہیں۔

لہٰذا اگر آپ کو منصف کی تجویز پیش کرنے محض فرار مطلوب نہیں ہے تو منظوری کے دستخط بھیجیں۔ اور آپ چاہیں تو میں احمدیہ بلڈنگ لاہور میں آجاؤں گا۔ اس کا اثبات دعوی آپ پر اور ابطال میرے ذمہ ہوگا۔

بالآخر میری وجدانی پیش گوئی ہے کہ آپ میرے سامنے نہیں آئیں گے۔ یقیناً نہیں آئیں گے۔ کیوں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ص ۶-۷)

قادیانی مسیح۔ دجال اور ڈاکٹر بشارت احمد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں جہاں اور کمالات تھے یہ بھی ایک کمال تھا کہ وہ حدیثیں وضع کر لیتے تھے۔ جس کی مثالیں ہم پہلے کئی دفعہ پیش کر چکے ہیں۔ آج ایک اور واضح مثال پیش کرتے ہیں۔ آپ کا بیان تھا کہ دجال سے مراد ایک شخص نہیں ہے بلکہ گمراہوں کی جماعت مراد ہے۔ آپ کے الفاظ یوں ہیں:

نسائی نے ابو ہریرہؓ سے دجال کی صفت میں آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث لکھی ہے یخر ج فی آ خر الز ما ن د جا ل یختلو ن الد نیا بالدین یلبسو ن للناس جلود الضأ ن.. السنتهم احلى عن العسل و قلوبهم قلو ب الذيا ب يقو ل الله عز و جل أ بی يغترّو ن ام علیّ يجتر ء و ن۔ الخ۔ آخری زمانہ میں ایک گروہ (دجال) نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔ یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے۔ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے۔ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔ الخ۔ (تحفہ گولڑویہ طبع اول۔ ص ۳۷ کا حاشیہ)

اس بیان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دو کمال کئے ہیں۔ ایک یہ کہ حدیثی لفظ کو کمال جرأت سے تبدیل کر دیا یعنی ر جا ل (با لرا ئے) کو د جا ل (بالدا ل) بنا دیا،۔ حدیث کی کل صحیح مطبوعہ کتب میں لفظ ر جال (با لرا ئے) لکھا ہے۔ مصر کی مطبوعہ کتب میں بھی لفظ ر جا ل (بالراء) موجود ہے ایسا ہی ہندوستان کی صحیح مطبوعہ کتب حدیث میں لکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں دوسرا کمال مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کیا ہے کہ دجال جو صیغہ مفرد ہے اس کے معنی گروہ ، کے کئے ہیں۔ خدا بھلا کرے ڈاکٹر بشارت احمد کا جو کبھی کبھی سچ کہہ دیا کرتے ہیں یا بتصرف قدرت ان کے قلم سے سچ نکل جاتا ہے۔ آپ نے حال ہی میں ایک مضمون پیغام صلح ۳ جولائی میں شائع کرایا ہے اس کا ایک فقرہ قابل غور ہے آپ نے اس امر پر بحث کی ہے کہ انبیاء کرام خصوصاً آنحضرت ﷺ نے دجال سے اتنا کیوں ڈرایا ہے۔ فرماتے ہیں:

دجال سے ڈرانے کی جو وجہ تھی وہ اس لفظ دجال کے اندر موجود ہے جو دجل سے مشتق ہے جس کے معنی دھوکہ کے ہیں مبالغہ کا صیغہ ہونے کی وجہ سے دجال کے معنی یہ ہیں کہ وہ دھوکہ دینے میں ایسا کمال رکھتا ہو کہ بڑے بڑے اہل علم اور صاحبان بصیرت چکمہ کھا جائیں گے،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں

دجال کو مبالغہ کا صیغہ کہنا بالکل صحیح ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ چونکہ یہ صیغہ مبالغے کا ہے اسی لئے مفرد ہے، جمع نہیں ہے۔ جیسے آیہ کریمہ انی لغفار لمن تاب میں غفار مبالغے کا صیغہ مفرد ہے جمع نہیں ہے۔ فعال کا وزن جو مبالغہ کیلئے ہوتا ہے اسکی جمع واؤنون کے ساتھ آتی ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ میرے بعد دجالون کذابون ہونگے قرآن مجید سے بھی اسکا ثبوت ملتا ہے چنانچہ ارشاد ہے: انّ فیھا قوماً جبارین۔ اس آیت میں جبارین، جبار کی جمع ہے جو مبالغے کا صیغہ ہے۔

زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں ادنی طالب علم بھی جانتے ہیں کہ دجال مبالغے کا صیغہ ہے جسکی جمع سالم دجالون (واؤنون) کے ساتھ آتی ہے اور جمع مکسر دجالہ آتی ہے

احمدی دوستو! اب اس امر میں فیصلہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے کہ اس مضمون میں مرزا صاحب قادیانی سچے ہیں یا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب؟

نگاہ نکلی نہ دل کی چور زلف عنبریں نکلی
ادھر لا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین۔۱۳

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری

(یہ سلسلہ خلیفہ محمود احمد صاحب قادیانی کے جواب میں عرصہ سے شروع ہے۔اس سے پہلے ۹ جون ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں بارھویں قسط درج ہوئی۔آج تیرھویں قسط درج ہے۔مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

بعثت انبیاء کی غرض وغایت حقوق اللہ وحقوق العباد کا اظہار ہے ایسا کوئی نبی نہیں آیا جس نے کسی نہ کسی شرعی حکم کی تعلیم نہ دی ہو۔مگر اب جب کہ قرآن مجید نے جملہ ضروریات شرعیہ کو پورا کر دیا کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی چنانچہ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم ..الآیۃ۔خلیفہ محمود احمد صاحب لکھتے ہیں:

آیت اکملت لکم سے صرف تشریعی انبیاء کا اختتام ہوسکتا ہے غیر تشریعی انبیاء اب بھی آسکتے ہیں (مفہوم)

جواباً عرض ہے کہ کسی آیت یا حدیث سے اپنے دعوی کا ثبوت دیجئے

خلیفہ صاحب کا بڑا سوال یہ ہے کہ:

نبوت ختم ہے تو کیا حکومت بھی ختم ہے وہ بھی تو نعمت ہے (مفہوم)

الجواب:

اس آیت میں اتمام نعمت الہی سے مراد الہی ختم نبوت ہے مرزا صاحب بھی ایسا ہی لکھتے ہیں (تحفہ ولڑویہ۔ص ۳۳ طبع دوم)

ایک اور طرح سے:

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کا ارشاد ہے کہ:

اکملت لکم دینکم میں اشارہ تھا کہ امت محمدیہ میں ملوکیت اور نبوت دونوں ظلی ہوں گی۔میری یہ مراد یہ نہیں کہ ہر مسلمان بادشاہ ظلی ہے بلکہ میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد (موعودہ حکومت سے) اسلامی بادشاہ ہے۔ اسلامی بادشاہ چار ہی ہوئے ہیں ابوبکر عمر عثمان اور علی۔ اور یہ ظلی بادشاہ تھے۔

(ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۴)

اسی بیان کی بنا پر اگر انعمت علیکم نعمتی سے مراد حکومت و نبوت دونوں ہی لے لیں تو کوئی مشکل باقی نہیں رہتی یعنی نبوت تو آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگی اور حکومت موعودہ خلفاء اربعہ پر۔ مرزا جی کے لئے کیا رہ گیا۔ (غلامی کا طوق)

آیت اکمال دین واتمام نعمت نے خلیفہ صاحب کو کچھ پریشان سا کر رکھا ہے وہ ایک طرف تو لکھتے ہیں کہ اس آیت میں جو اسلامی حکومت موعود ہے وہ خلفاء اربعہ پر ختم ہو چکی ہے مگر دوسری طرف رقم فرما ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ کو حکومت اور نبوت سے حصہ وافر ملے گا۔ (ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۴)

کہاں چار خلیفے اور کہاں حصہ وافر، خدا معلوم ہمارے مخاطب کو کیا ہو گیا ہے۔

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

نعمت کے معنی قرآن نے صرف نبوت نہیں کئے بلکہ حکومت اور نبوت ہیں۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ اکتوبر۔ ۱۹۳۸ء ص ۴)

گویا ان دونوں میں حصر ہے بخلاف اس کے دوسرے مقام پر گویا ہیں کہ نعمت کے معنی قرآن سے اول نبوت دوم حکومت سوم تکمیل شریعت ثابت ہیں ((ریویو آف ریلی جنز اکتوبر۔ ۱۹۳۸ء ص ۵)

آگے چل کر صفحہ ۶ پر خود ہی سورہ نحل کی آیت درج فرمائی ہے و الله جعل لکم مما خلق ظلا لا و جعلکم من الجبا ل اکنا ناً و جعل لکم سرا بیل تقیکم الحر و سرا بیل تقیکم باسکم۔ کذلك یتم نعمته علیکم لعلکم تسلمو ن۔ (النحل : ۸۱) (اللہ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں۔ اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں۔ وہ اسی طرح اپنی پوری پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم بردار بن جاو) جس میں پہاڑوں اور ان کی گھاٹیوں یہاں تک کہ گرم و سرد لباسوں کو بھی یتم نعمته علیکم قرار دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں سمجھتا کہ خلیفہ صاحب کو اس قدر الجھنوں میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ شائد اپنی قرآن دانی کا اظہار و اعلان مطلوب تھا۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب آپ اجرائے نبوت کے اثبات میں اپنی دماغی قوتوں کو خرچ نہ کریں قرآن و حدیث کے علاوہ خود آپ کے والد (مرزا غلام احمد) صاحب نے قلعہ نبوت کو ایسا سنگین بنا دیا ہے کہ انسانی حربوں سے اسے گرانا ناممکن ہے مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:

> میں آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور (محض سماعاً نہیں) بلکہ یقین کامل سے جانتا ہوں کہ اور اس بات پر محکم یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں محدث آئیں۔ (نشان آسمانی۔ص ۳۰)

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب حدیث انی آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں:

> محدثین اور شراح حدیث نے مسجدی آخر المساجد کی تشریح میں لکھا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مسجد کے بعد جو مسجدیں بنیں گی وہ حضور کی مسجد کے تابع اور ان کے نقش قدم پر بنیں گی اس تشریح کو مدنظر رکھ کر (حدیث کے) پہلے ٹکڑہ انی آخر الانبیاء کے معنی صاف ہیں کہ اب جو نبی ہوگا وہ آنحضرت ﷺ کے اتباع میں ہوگا۔
>
> (ریویو آف ریلی جنز۔اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۹)

منشی عبداللہ صاحب معمار لکھتے ہیں: کیا اچھا ہوتا کہ خلیفہ صاحب ان محدثین و شراح حدیث، کا نام و پتہ بمع حوالہ کتب بیان کرتے جنہوں نے تابع مساجد کا ذکر کیا ہے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملتا کہ مجھے اس معاملہ میں میاں صاحب (مرزا محمود) کے صادق نہ ہونے کا یقین ہے۔ پھر اگر کسی کے قول میں یہ ذکر مل بھی جائے تو یقیناً خطا ہے خود معلم الکتاب والحکمۃ ﷺ نے دوسرے موقع پر اس کی تشریح بیان فرما دی ہے

انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کنز العمال) میں انبیاء کا خاتم ہوں اور میری مسجد، مساجد کی خاتم ہے۔

لیجئے جناب آپ کا آخری سہارا بھی ٹوٹ گیا۔

رہ رہا کر خلیفہ صاحب ایک اور حیثیت سے کھڑے ہوئے کہ

حدیث میں آیا ہے او تیت جوا مع الکلم جس کے معنی یہ تو ہو نہیں سکتے کہ آنحضرت ﷺ ہر قسم کے انسانی کلمات دیئے گئے۔ لازماً الکلم کے الف لام کو عہد ذہنی مان کر خاص کلمات لئے جائیں گے اور یہی ہم کہتے ہیں کہ آیت خا تم النبیین میں النبیین سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کے نبی آنحضرت ﷺ سے پہلے آیا کرتے تھے اس قسم کے اب نہیں آئیں۔ یہ مراد نہیں کہ ہر قسم کی نبوت بند ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۱۰)

منشی معمار لکھتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ تحقیقی جواب سے پہلے ایک الزامی جواب دے لوں۔ سب سے پہلے ہم جناب خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے مذہب میں نبیوں کی کل کتنی قسمیں ہیں جن میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی داخل ہوں۔

مرزا محمود احمد قادیانی کا کہنا ہے:

میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ ایک جو شریعت لانے والے ہیں دوسرے جو شریعت تو نہیں لاتے لیکن ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے۔ ایک وہ جو نہ شریعت لاتے ہیں اور نہ ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں۔ (القول الفصل۔ ص ۱۴)

معمار صاحب پوچھتے ہیں: پہلے نبی کس قسم کے تھے؟

مرزا محمود احمد کا کہنا ہے:

جب ہم انبیاء کے حالات کو دیکھتے ہیں تو وہ مختلف اقسام کے پائے جاتے ہیں بعض ایسے ہیں جو شریعت لائے بعض ایسے ہیں جو شریعت نہیں لائے (حقیقۃ النبوت۔ ص ۵۸)

معمار صاحب لکھتے ہیں: مرزا محمود احمد صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نبی دو قسم کے تھے تشریعی اور غیر تشریعی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات کو دیکھتے ہیں تو ان سے یہ مزید انکشاف ہوتا ہے کہ انبیاء گذشتہ میں ایسے ہزاروں نبی تھے جو حضرت موسیٰؑ کی اتباع سے نبی تھے چنانچہ لکھا ہے: حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔ (الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۳)

معمار صاحب لکھتے ہیں: بیانات بالا سے عیاں ہے کہ نبیوں کی کل تین قسمیں ہیں اور گذشتہ نبی انہی تین اقسام پر مشتمل تھے۔

ادھر میاں محمود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ آیت خاتم النبیین نے نبوت کی تمام وہ اقسام منقطع قرار دی ہیں جو آنحضرت ﷺ سے قبل رائج تھیں۔

نتیجہ ظاہر ہے۔ مرزا غلام احمد متبع نبی ہونے کے دعوی میں قطعاً کاذب تھے کیونکہ متبع نبی پہلے بھی گذرے ہیں اور آیت خاتم النبیین گذشتہ اقسام نبوت کے بند ہونے پر نص ہے۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مرزائیو! یہ ہے قانون قدرت کا کاذب پاش نظارہ۔

تحقیقی جواب:

مرزا محمود احمد نے لکھا ہے کہ حدیث او تیت جوا مع الکلم میں الف لام عہدی ہے خاتم النبیین کے الف لام کا بھی یہی حال ہے اس کا تحقیقی جواب یہ ہے۔

انبیاء کی بعثت کا مقصد جیسا کہ اوپر لکھا ہے، تبلیغ احکام الٰہی ہے اس لئے ان کا فرمان او تیت جوا مع الکلم ان کے عہدہ کے حسب حال کلمات وحی نبوت دیئے جانے کے معنوں میں لیا جائے گا۔ اس کے خلاف کوئی اور معنی لینے والا عند المرزا ہی نہیں کل اہل دیانت کے نزدیک غلط کار ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ آیت خاتم النبیین کا الف لام بھی اپنے اصطلاحی معنوں میں استغراقی ہے اور او تیت جوا مع الکلم کا بھی استغراقی۔ آنحضرت ﷺ جس طرح جملہ انبیاء کے خاتم ہیں اسی طرح آپ جملہ کلمات نبوت کے بھی جامع ہیں فبطل ما کا نوا یا فکو ن۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ ص ۵-۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طاعون کا دفعیہ، مرزا کا نشان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں پنجاب سے طاعون دفع ہونے پر بہت مسرت کا اظہار کیا ہے۔ ہم بھی اس مسرت میں اس کے شریک ہیں۔ گو وجہ مسرت الگ الگ ہے۔ چونکہ ہم نے کہا ہے کہ ہم الفضل کی مسرت میں شریک ہیں اس لئے اس کی اصل عبارت پیش کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

> حکومت پنجاب کے محکمہ ہیلتھ ایڈمنسٹریشن کی حال میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جو ۳۸۔۱۹۳۷ء کے کوائف پر مشتمل ہے۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ طاعون کا بھی ذکر ہے اور لکھا ہے:
>
> ۱۸۹۸ء کے بعد یہ پہلا سال ہے جس میں طاعون کا پنجاب میں کوئی کیس نہیں ہوا۔ یہ الفاظ جہاں پنجاب کے رہنے والوں کے لئے مسرت وانبساط کا موجب ہیں وہاں ان سے حقیقت بھی ظاہر ہے کہ ۱۸۹۸ء سے ۱۹۳۸ء تک طاعون اپنی لرزہ خیز تباہ کاریوں سے بنی نوع انسان کے ایک کثیر حصہ کو لقمہ اجل بنا چکی ہے اور کوئی سال ایسا نہیں گذرا جس میں اس موذی مرض کا مہلک حملہ نہ ہوا ہو۔ صرف ۳۷۔۱۹۳۸ء کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں طاعون کا کوئی کیس نہیں ہوا۔
>
> گویا چالیس سال کے بعد طاعون سے مخلصی کا صرف ایک سال میسر آیا مگر اور وباؤں نے ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑا۔ چالیس سال کوئی معمولی عرصہ نہیں اتنے لمبے اور طویل عرصہ تک لوگوں کا ایک مہلک عذاب میں مبتلا رہنا بالطبع دل میں یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔
>
> لوگ کہتے ہیں کہ غلاظت سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ کلیہ بڑی حد تک درست بھی ہے مگر کوئی شخص یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ طاعون کی وجہ محض عدم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفائی تھی اگر عدم صفائی ہی اس کی اصل وجہ ہوتی تو چاہیے تھا صرف وہی لوگ اس کا شکار ہوتے جو غلیظ اور گندے رہتے ،مگر واقعات سے ثابت ہے کہ بڑے بڑے صفائی پسند اور محتاط بھی اس کی نذر ہو گئے۔

پس اس مرض کی یہ تشخیص صحیح نہیں۔اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالی نے دنیا کی اصلاح کیلئے اپنا مامور بھیجا۔اسے قبول کرنے کی بجائے اس کی سخت مخالفت شروع کر دی گئی۔تب خدا نے عذاب کے رنگ میں طاعون کو مسلط کیا۔جس کی خبر پہلے ہی اس مامور کو دے دی گئی تھی۔چنانچہ ابھی طاعون کا پنجاب میں کہیں نام ونشان نہ تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں لکھا کہ:

میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے خدا تعالی کے ملائکہ پنجاب کے مختلف حصوں میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ کیسے پودے ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ طاعون کے پودے ہیں جو عنقریب ملک میں پھوٹنے والی ہے۔

اس کشف پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ طاعونی اجرام نمودار ہوئے اور اس دابۃ الارض نے لوگوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ ہر طرف تباہی اور ہلاکت شروع ہوگئی۔ جو ایک سال نہیں، دو سال نہیں، متواتر چالیس سال جاری رہی۔جس سے ہزاروں گھر ویران ہوگئے ، ہزاروں آبادیاں اجڑ گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس عرصہ میں ہزاروں انسانوں نے خدا تعالی کے مامور حضرت مسیح موعود (مرزا) کو قبول کیا جن میں سے بہت سے ایسے ہیں جنکے قلوب میں طاعون کے خوفناک سیلاب اور اس کے تباہی خیز طوفان نے خدا تعالی کا خوف پیدا کیا اور وہ حق کے قبول کرنے پر آمادہ ہوئے۔

اب جب کہ خدا تعالی نے محض اپنے فضل اور ذرہ نوازی سے اس عذاب سے اہل پنجاب کو مخلصی بخشی ہے اور اس کے خوف خطر کو دور کر دیا ہے شکر گزار قلوب کا فرض ہے کہ اس فضل اور رحم کے شکرانہ میں اس کے آستانہ پر جھکیں اور اس کے مخلص بندے بننے کی پوری کوشش کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الفضل قادیان ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الفضل کی وجہ مسرت تو ناظرین دیکھ چکے، اب ہماری وجہ مسرت بھی ملاحظہ کیجئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے طاعون کا دفعیہ اپنے اوپر ایمان لانے کو موقوف بتایا تھا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے ماموراور رسول (مرزا قادیانی) کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہ ہوگی۔ (دافع البلاء۔ص ۵)

قادیانی ممبرو! کیا یہ شرط پائی گئی؟ ہم اسکے متعلق کیا سوال کریں۔ اہل منطق کہا کرتے ہیں کہ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا مگر وہ بدیہی جس پر اہل جدل خواہ مخواہ ظلمت کا پردہ ڈال دیں اس کے متعلق تنبیہ کی جائے تو جائز ہے۔

اسی لئے ہم باجازت اہل منطق آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا قادیان کے سکھوں، آریوں، احراریوں اور دوسرے مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مان لیا ہے؟

پھر قادیان کی تحصیل بٹالہ ہے۔ کیا وہاں کے لوگوں نے آپ کو مان لیا؟

پھر قادیان کا ضلع گورداسپور ہے۔ کیا وہاں کے لوگ مرزا غلام احمد پر ایمان لے آئے گورداسپور کے بعد امرتسر قریب ہے۔ یہاں دفتر اہل حدیث کے سٹاف کو چھوڑ دیجئے جو ازلی مومن ہے، کیا امرتسر کے باقی باشندوں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مان لیا ہے؟ اہل لاہور جن میں آریہ سماجی اور شیعہ بکثرت ہیں، وہ تو ضرور ہی مرزا صاحب قادیانی کے مومن ہو گئے ہوں گے۔

آہ! کیسی دل خوش کن بھول بھلیاں ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت کا بازار اسی طرح بلکہ پہلے سے زیادہ گرم ہے اور طاعون جو اس جرم کی سزا کے طور پر مرزا صاحب کے منکروں پر نازل ہوا تھا، وہ خود بخود رفع ہو گیا۔

اہل حدیث کی مسرت کی وجہ یہ ہے کہ اس کا سٹاف، اس کا خاندان، اس کا حلقہ احباب، اس کا دائرہ جماعت طاعون سے محفوظ رہا ہے۔ ان کو محفوظ حالت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ کر طاعون، خدا حافظ، کہتا ہوا چلا گیا جس سے یہ نتیجہ نکلا

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۴۔اگست ۱۹۳۹ء ص ۴۔۵)

علمائے اسلام سے مرزائیوں کے سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قاعدے کی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ دوسرے پر وہی سوال بصورت اعتراض پیش کرتا ہے جو خود اس پر وارد نہ ہو۔ لیکن جو اعتراض اس پر بھی وارد ہو، یعنی ایسا سوال جس کا مخاطب وہ خود بھی و دوسروں پر پیش کر کے جواب طلب کرے، تو سمجھا جائے گا کہ اسے خود جواب نہیں آتا، بلکہ وہ چالاکی سے سیکھنا چاہتا ہے۔

آج اسی قسم کے چند سوال اخبار فاروق قادیان سے ہم بطور نمونہ دکھاتے ہیں جو اس کے کسی ناظر نے بغرض جواب اڈیٹر فاروق کے پاس بھیجے ہیں۔ اس نے چالاکی سے ان کو ایسی سرخی کے ماتحت شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوالات اس پر وارد نہیں ہیں بلکہ دیگر فرقوں کے علماء پر وارد ہوتے ہیں چنانچہ عنوان یوں لکھا ہے:

غیر احمدی علماء سے سولہ سوال

نوٹ: اس صحبت میں تو ہم ان سوالوں کے متعلق مرزائی اخبار (فاروق) کی چالاکی کا اظہار کرتے ہیں اس کا جواب آنے کے بعد ہم اصل سوالوں کا جواب دیں گے انشاء اللہ۔ چند سوالوں کا نمونہ درج ذیل ہے:

سوال نمبر ا۔ مسیح کی پیدائش کا ذکر قرآن شریف میں بطور بشارت کے موجود ہے اور یہ بشارت اس فرشتے کے ذریعہ مریم کے پاس بھیجی گئی جس کے ذریعے تمام انبیاء کے پاس خدا کا پیغام وحی پہنچا کرتا ہے (یعنی جبریلؑ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ کر بشارت دی اور مریم حاملہ ہوئیں دیکھو سورہ مریم ۔) اس کے مقابل محمد ﷺ کی پیدائش کا ذکر نہ بطور بشارت ہے نہ خرق عادت آپ کی پیدائش دیکھو قرآن از اول تا آخر روایات ضعیفہ قابل اعتبار نہیں ۔ پس مسیح افضل ہے محمد ﷺ ۔ (اخبار فاروق قادیان ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء)

مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں: بتائیے یہ سوال آپ پر وارد نہیں ہوتا۔اس میں کون سا جملہ ہے جو اسے غیر احمدی علماء سے مخصوص ٹھہراتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ مسیح کی والدہ ماجدہ مریم کی فضیلت علی نساء العالمین قرآن نے بیان کی ہے اور اس کو صدیقہ کا لقب جو انبیاء کو قرآن شریف نے دیا ہے، عطا کیا۔ دیکھو آل عمران رکوع ۵ و مائدہ رکوع ۱۰۔

برخلاف اس کے محمد ﷺ کی والدہ کا نام تک قرآن شریف نے نہیں لیا فضیلت علی نساء العالمین ولقب صدیقہ تو درکنا ۔بعض مسلمان توان کے ایمان دار ہونے کے بھی قائل نہیں ۔ اس لحاظ سے بھی ابن مریم افضل ہے ابن آمنہ سے ۔ (حوالہ مذکور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس کا جواب بھی خود کیوں نہیں دیتے ۔ اس میں غیر احمدی علماء کی کیا خصوصیت ہے۔

سوال نمبر۳۔ بوقت پیدائش مسیح خارق عادت امور واقعہ ہونا مثلاً نخل ثمر دار، اجرائے چشمہ، نزول ملائکہ برائے تسکین وغیرہ (دیکھو سورہ مریم رکوع ۴) بمقابل اس کے محمد ﷺ کی پیدائش کے وقت کوئی خارق عادت امر ظاہر نہیں ہوا۔ اور یہ جو مولود خوان پڑھا کرتے ہیں قابل تسلیم نہیں کیونکہ وہ بر بنا روایات موضوعہ ضعیفہ بیان کرتے ہیں جو بروئے قواعد محدثین روایتاً ودرایتاً قابل پذیرائی نہیں ۔لہذا اس سے بھی مولود (ابن مریم) کی فضیلت مولود (ابن آمنہ) پر ثابت ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: غیر احمدی علماء کی کیا خصوصیت ہے کہ خاص ان سے یہ سوال کیا گیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال نمبر۴ ۔ مسیح کا تکلم فی المہد وایتاء کتاب ونبوت بزبان شیر خوارگی دلیل ہے اس کی فضیلت برجمیع انبیاء پر دیکھو سورہ مریم رکوع ۲

برخلاف اس کے آنخضرتﷺ کو نبوت وکتاب کے ایسے زمانے میں ملنے کا دعوی ہے جو بلوغ نہیں بلکہ پیرانہ سالی کے قریب ہے جب کہ انسان خوب تجربہ کار ہو چکتا ہے اور ایتاء کتاب ونبوت اور تکلم فی المہد بعالم طفلی تو مسیح کے لئے ہی خاص ہے اس لئے بھی مسیح افضل ہے محمدﷺ سے ۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: اس سوال کو بھی غیر احمدی علماء سے کیا خصوصیت ہے۔قرآن مجید کے الفاظ پر سوال ہے جن کو آپ بھی مانتے ہیں۔

سوال نمبر۵ ۔ مسیح کا تکلم فی الکہولت یعنی آسمان سے نازل ہوکر بہ سن کہولت کلام کرنا اور بالنبوت نازل ہونا، کیونکہ کہولت کا ا یکساں تکلم بیان ہوا ہے جس سے ظاہر ہے کہ کہولت میں بھی تکلم فی النبوت ہوگا ۔اس کے مقابلہ میں آنخضرتﷺ کے لئے نہ تکلم فی المھد کا ذکر ہے نہ تکلم فی الکھولت کی بشارت ۔اس لئے بھی مسیح افضل ہے محمدﷺ ۔

(فاروق قادیان ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: یہ اعتراض بھی قرآنی الفاظ پر ہے۔ پھر کیوں خاص غیر احمدی علماء کو مخاطب کیا گیا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ پہلے غیر احمدی علمائے اسلام کے ساتھ ان سوالوں کی تخصیص بتایئے یا اعتراف کیجئے کہ ہم نے غیر احمدی علماء سے اس لئے پوچھا ہے کہ ہمیں جواب نہیں آتا۔ جو صورت بھی ہو اس کو صاف الفاظ میں بیان کیجئے تاکہ ہم اس کے مطابق جواب دیں۔ ورنہ سمجھیں گے کہ جس طرح قادیانی مسیح موعود علم منطق نہیں جانتے تھے اسی لئے وہ منطقی مسائل حکیم نورالدین صاحب سے پوچھا کرتے تھے (ملاحظہ ہو خطوط امام)اسی طرح قادیانی اخبارات بھی علمائے اسلام سے جواب سیکھنا چاہتے ہیں دگر ہیچ

نوٹ : جوابات بتانے میں ہمیں بخل نہیں لیکن ہم مسائل کی حیثیت کو ممتاز کرنا چاہتے ہیں اور بس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۴ ۔اگست ۱۹۳۹ء ص ۶)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیان کی عظمت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی جماعت بھی عجیب دل و دماغ کی مخلوق ہے۔ اپنے حلقہ کو قابو رکھنا ان کو ایسا آتا ہے کہ یورپ کے مسولینی کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ ایک دفعہ اخبار الفضل قادیان نے اپنے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی کرامت یوں لکھی تھی کہ کشمیر کی سیر کو گئے تو ریل سے اترتے ہی سواری مل گئی۔

اب اس سے زیادہ معجزہ لکھا ہے:

قادیان کی عظمت روز افزوں ہے۔ خدا کے فضل اور رحم سے اس میں ریل گاڑی بھی آ گئی۔ (الفضل قادیان ۲۶ جولائی ۱۹۳۹ء ص ۴)

کیا اچھا فضل ہوا کہ بقول اعلی حضرت مسیح قادیان (مرزا)، دجال کا گدھا مدینۃ المسیح میں جا پہنچا۔ ہمارا خیال تھا کہ قادیانی جماعت مقدور بھر اس دجالی گدھے کو روکنے کی کوشش کرے گی مگر تقدیر غالب ہے، آخر وہ کم بخت قادیان میں پہنچ ہی گیا۔ نہ صرف پہنچ ہی گیا، بلکہ ہزاروں حواریان مسیح کو مع خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کے، اپنے سینہ پر سوار کر کے پہنچاتا ہے۔ جس پر اہل مذاق کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے

یہ کیسا خر دجال ہے کہ امت مسیح
بصد منت بصد خواہش کرایہ دے کے چڑھتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان پاک لوگوں کا مقام ہے

اخبار الفضل قادیان بڑے فخر سے لکھتا ہے:

قادیان جسے اللہ تعالی نے اس زمانہ میں ہدایت اور نور کا سر چشمہ بنایا ہے اور اسے اپنے رسول کا تخت گاہ قرار دیا ہے، اس میں بھی ناقص الایمان رہ نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی فرماتے ہیں:

جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا، ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات و انوار الٰہی کا مرکز ہے، کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں لا یجاورونک فیھا الا قلیلاً (بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)۔

(الفضل قادیان۔ ۲۳ جولائی ۱۹۳۹ء ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ اعلان پڑھ کر ہماری توجہ اس طرف گئی کہ قادیان میں سکھ لوگ بڑی تعداد میں ہیں۔ آریہ بھی ہیں، ہندو بھی ہیں۔ ہاں ہاں! احرار بھی جھنڈا گاڑے بیٹھے ہیں۔ سب سے بڑھ کر مصری پاشا اور ان کے ہمراہی بھی دندناتے ہیں۔ پھر کیا یہ سارے لوگ کامل الایمان، مہبط انوار و برکات ہیں۔ دیکھیں الفضل کیا جواب دیتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ ص ۶)

مرزا صاحب کی عمر کا الہام

اور انکے اتباع کیلئے باعث ندامت وطغیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کہتے ہیں کہ کسی نے جناب جمل (اونٹ) سے کہا آپ کی گردن بڑی ٹیڑھی ہے۔ ممدوح نے جواب دیا کہ یاروں کی کون سی کل سیدھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی کیفیت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی اور الہاموں کی ہے۔
اور الہامات تو وقتاً فوقتاً ناظرین سنتے رہے ہیں آج ان کی عمر کا الہام اور ان کے اتباع کی پریشانی کا ذکر ناظرین کو سناتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام تھا کہ خدا نے مجھے کہا ہے تیری عمر اسّی (۸۰) سال یا کچھ کم یا زیادہ ہوگی۔ اس کی تعیین انہوں نے بہ تفہیم الٰہی ۷۵ سے ۸۵ تک لکھی ہے۔ ((براہین احمدیہ جلد پنجم)

نوٹ ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے کہ خدا تعالی کا حساب قمری مہینوں کا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی) یعنی شمسی اور موسمی حساب انسانوں کی بدعت ہے (دیکھو ریویو آف ریلی جنز قادیان۔ جنوری ۱۹۰۲ء)

پس ضروری ہے کہ ہم اس الہام خداوندی کی بزبان مرزا تحقیق اور تشریح صرف قمری حساب ہی سے کریں۔ بلکہ ہر ایک معیاد زمانی کو جو مرزا صاحب قادیانی کے الہام میں درج ہو، قمری حساب ہی سے شمار کیا کریں۔ چاہے مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی کی میعاد ہو، یا ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی۔

پس سنئے اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق مئی ۱۹۰۸ء ہوا۔ اس سے ان کی انتہائی عمر کا تو صاف پتہ چل گیا۔

ابتدائے عمر کا اس سے پتہ چلتا ہے جو آپ نے محل استدلال میں بتایا ہے۔ ناظرین جانتے ہیں کہ محل استدلال میں ظن اور تخمین سے کام نہیں لیا جاتا بلکہ یقینیات سے استدلال ہوتا ہے۔

مرزا غلام احمد چونکہ متکلم تھے اور ان کی جماعت متکلمین (مناظرین) کی جماعت ہے اس لئے ان کو بھی یقینیات سے کام لینا چاہیے، تخمینی اور ظنی باتوں سے نہیں۔ پس سنئیے:
مرزا غلام احمد قادیانی اپنی مسیحیت کے ثبوت میں دلائل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لطیفہ:

چندروز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المأتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے ہی سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی ہے اور وہ نام یہ ہے۔ غلام احمد قادیانی۔

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں، بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۱۸۵۔۱۸۶ طبع اول)

اس عبارت سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کا سن معلوم ہوگیا۔ اس کے ساتھ یہ فقرہ بھی ملا لیجئے:

یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا تب خدا تعالی نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبہ فتنوں کا چارہ گر ہے اور یہ اس طرف اشارہ تھا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔ پھر اسی زمانہ میں خدا نے میرا نام عیسی بھی رکھا۔

(تریاق القلوب۔ص ۶۸)

یہ دونوں عبارتیں مل کر اپنا مطلب صاف بتا رہی ہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کی ولادت ۱۲۶۱ھ کو ہوئی اور انتقال ۱۳۲۶ھ کو ہوا۔ حسب قانون شمار دونوں طرف سے سالوں میں سے ایک لیں، تو ۶۵ سال اور اگر دونوں بھی لے لیں تو سن ہجری کے حساب سے ۶۶ سال کی عمر ہوتی ہے۔ یہ حساب ایسا صاف ہے حسب قاعدہ علم کلام محل استدلال میں آیا ہے اور اس کی بنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کشف پر ہے جو کسی طرح قابل تاویل و تحریف نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اگست ۱۹۳۹ء مطابق ۲ رجب ۱۳۵۸ھ ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائیت اور قادیانیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسرت انگیز پیش گوئی تھی کہ عیسائیت میری وجہ سے دنیا سے مٹ جائے گی اور اس کی جگہ اسلام قائم ہو جائے گا۔

اس پر بارہا پوچھا گیا کہ عیسائیت دن بدن ترقی کر رہی ہے یہاں تک کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانے میں عیسائیوں کا شمار ہندوستان میں پانچ لاکھ لکھا تھا، مگر گزشتہ مردم شماری (بابت ۱۹۳۱ء) میں ہندوستان کی مسیحی آبادی ۶۳ لاکھ ہے۔

بایں ہمہ ہمارے جواب میں پیغام صلح میں ایک طویل مضمون نکلا جس میں کہا ہے:

ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ حضرت ایدہ اللہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ بالکل صحیح ہے۔ اسلام دنیا کے ہر ایک حصہ میں غالب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے غلبہ اسلام کی جو پیش گوئی فرمائی تھی وہ حرف بحرف پوری ہو رہی ہے ۔۔۔ اگر مولوی صاحب کمزوری ایمان یا فقدان بصیرت کی وجہ سے اسلام کو غالب آتے نہ دیکھ سکیں تو اس میں کس کا قصور ہے۔ اندھے کو آفتاب کس طرح نظر آ سکتا ہے؟

اسلام کچھ مقدس واعلیٰ اصولوں اور پاکیزہ عقاید وتعلیمات کے مجموعہ کا نام ہے کسی خاص قوم جماعت یا جتھے کا نام نہیں ہے۔ اگر یہ اصول اور تعلیمات اور عقائد مقبول ہو رہے ہیں اور دشمنوں اور مخالفوں کا نقطہ نظر اور طرز عمل ان کے متعلق خوش گوار طور پر تبدیل ہو رہا ہے تو پھر ہر ایک انصاف پسند اور حق گو آدمی کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام غالب آرہا ہے خواہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان جیسے دوسرے لاکھ انکار کرتے رہیں۔

واقعات وحقائق کی روشنی میں جو کوئی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھے گا اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاف نظر آ جائے گا اسلام روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس کے اصول مقبول ہو رہے ہیں۔ اسلام کا سب سے بڑا دشمن یورپ اور عیسائیت تھی۔ یورپ پر سے عیسائیت کی گرفت بہت بڑی حد تک ڈھیلی ہو چکی ہے اس کے برعکس وہ اسلام کے بہت سے اصولوں کو قبول کر چکا ہے۔ اسلام نے یورپ کی ذہنیت، رجحانات، معاشرت ضابطہ قوانین وغیرہ ہر ایک چیز پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ اسلام قرآن اور حضرت نبی کریم ﷺ کے متعلق اہل یورپ کا نقطہ نظر حیرت انگیز طور پر تبدیل ہو رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود کے علم کلام کی بدولت ہوا ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۴۴ ص ۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جواب میں ہم اپنی طرف سے کچھ پیش نہیں کرتے بلکہ اسی اخبار پیغام صلح لاہور سے ایک معزز بزرگ (امیر شکیب ارسلان) کے ایک مضمون کو نقل کرتے ہیں جس کو پیغام صلح نے عربی اخبارات سے ترجمہ کر کے نقل کیا ہے۔ لکھا ہے:

اسلام پر مسیحی مبلغوں کی خطرناک یورش

عربی اخبارات نے حال ہی میں امیر شکیب ارسلان کا ایک اہم مضمون شائع کیا ہے جو عیسائیت اور اسلام کی آویزش اور اس کے نتائج سے تعلق رکھتا ہے

مصر اور دوسرے اسلامی ممالک میں اسلام پر یلغار کرنے والے مسیحی مبلغوں کے خلاف ایک شور مچا ہوا ہے اور ہر زبان ان کی ناروا کارروائیوں اور سازشوں کی شکایت میں مصروف ہے لیکن میں اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے اپنی عمر میں آج تک کبھی اتنا تعجب نہیں ہوا جتنا پادریوں کے خلاف مسلمانوں کا جوش وخروش دیکھ کر ہو رہا ہے۔

آج سے ۴۰، ۴۵ سال پہلے جب کہ ہم نوعمر تھے اس وقت بھی ہمارے ملکوں میں یہ پادری موجود تھے، اور اپنے تمام موجودہ ناجائز طریقے ہی استعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہتے تھے۔ہم برابر سنا کرتے تھے کہ اتنے مسلمان یہاں عیسائی بنا لئے گئے۔مگر ہمیں پہلے کبھی جوش نہیں آیا۔کیا اب پہلی مرتبہ ان پادریوں کی حرکتیں منظر عام پر آئی ہیں کہ ہم اس طرح دفعتاً مشتعل ہو گئے ہیں۔

صرف ایک اکیلے ملک جاوا میں اب تک ایک لاکھ مسلمان عیسائی بن چکے ہیں اس ملک پر ہالینڈ کا قبضہ ہے اور ہالینڈی پادری غریب مسلمانوں کو پوری آزادی سے شکار کرتے رہے ہیں۔

اسی مغرب کے جزائر میں کارڈینل لافیگرے کے ہاتھ پر ہزار ہا مسلمان عیسائیت قبول کر چکے ہیں۔اسی قدر نہیں بلکہ ملک الجزائر میں پورا ایک بربری قبیلہ اور کئی بربری گاؤں اسلام سے نکل کر عیسائیت میں داخل ہو چکے ہیں

ہندوستان میں ہزار ہا مسلمان عیسائی بن چکے ہیں اور ان سابق مسلمانوں میں سے پورے دوسو آدمی عیسائیت کے مبلغ بن کر اپنے نئے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔

عیسائی مبلغ مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں کتنے کامیاب ہو چکے ہیں اور ہماری غفلتیں کس حد تک پہنچ چکی ہیں اس کی تحقیق کے لئے ہمیں کسی محنت و جستجو کی ضرورت نہیں۔خود پادریوں کی سالانہ رپورٹیں یہ تمام جگر خراش واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے پیش کرتی رہتی ہیں۔

خدا کی قسم مجھے اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ جاوا،الجزائر،ہند،چین،فلپائن وغیرہ میں عیسائی پادری لاکھوں مسلمانوں کو اپنے مذہب میں داخل کر چکے ہیں، بلکہ اصلی تعجب اس بات پر ہے کہ وہ اب تک کروڑوں مسلمانوں کو مرتد کر دینے میں کیوں کامیاب نہیں ہو گئے حالانکہ وہ اپنی تبلیغی انجمنوں اور اداروں پر سالانہ تیس کروڑ پونڈ تقریباً ساڑھے چار ارب روپئہ صرف کیا کرتے ہیں۔

مسلمان بے حد غریب ہیں اور اپنی غربت کی وجہ سے طرح طرح کے جسمانی امراض کا شکار رہتے ہیں۔پادریوں کے پاس دولت کے کبھی نہ ختم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے والے خزانے ہیں اور عظیم الشان شفا خانے موجود ہیں پھر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اتنی کم کامیابی کیوں حاصل کر سکے۔

لا ریب اگر محمد رسول اللہ ﷺ کا روحانی قلعہ سب قلعوں سے زیادہ مستحکم نہ ہوتا تو پادری اب تک اسلام کا صفایا کر چکے ہوتے کیونکہ انکے پاس کامیابی کے جملہ وسائل موجود ہیں اور اسلام گہری نیند میں خراٹے لے رہا ہے اور اپنی حفاظت پر کوئی ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر رہا ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری امت کی طرف سے پورا پورا جہاد کیا لیکن اس امت نے اپنے ہادی برحق کے احسان کا بدلہ یہ دیا کہ اس کے دین حنیف سے غافل ہوگئی بزدلی اور غفلت کی راہ اختیار کی۔ ہمت کو پیٹھ دکھائی ۔میدان سے بھاگ نکلی اور طے کر لیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا جی چاہے تو اپنے پروردگار کے ذریعہ اپنے دین کی حفاظت مدافعت اشاعت کریں اور نہ جی چاہے تو چھوڑ دیں ہمیں بھی کوئی پرواہ نہیں۔

لیکن عیسائیوں نے یہ نہیں کیا انہوں نے حضرت مسیح کو اپنے دین کے ساتھ تنہا نہیں چھوڑ دیا بلکہ عیسائی نے اپنا فرض سمجھا کہ دامے درمے سخنے ہر طرح اپنے دین کو ترقی دیتا رہے۔

عیسائی پادری اگر پانچ سو بودھوں کو عیسائی بنا لیں ایک ہزار ہندؤوں کو عیسائیت میں داخل کر لیں تو اتنے خوش نہیں ہوتے جتنے ایک مسلمان کو عیسائی بنا کر خوش ہوتے ہیں اور یہ اس لئے کہ عیسائیت کا اصل حریف صرف اسلام ہی ہے اور یہی سبب ہے کہ عیسائی مبلغوں کی سب سے زیادہ قوتیں اسلام ہی کے خلاف صرف ہو رہی ہیں ہر سال ان کی عام کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں اور ان میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی نئی نئی اسکیمیں بنائی جاتی ہیں مسلمان یہ سب دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے تمام دنیا کے مسلمانوں کی حالت اس بارے میں دو سبب سے افسوس ناک ہو رہی ہے۔ایک سبب یہ ہے کہ عام طور پر مسلمان نہایت بزدل ہو گئے ہیں خصوصاً یورپین اقوام کے مقابلہ میں۔ یورپین اقوام کی مسلمانوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ایسی ہیبت طاری ہوگئی ہے کہ سخت حیرت ہوتی ہے اور اس کا کوئی سبب سمجھ میں نہیں آتا۔

دوسرا سبب مسلمانوں کا بخل ہے۔ وہ اپنی جماعتی ضرورتوں پر ایک پیسہ بھی صرف کرنے کے عادی نہیں رہے ہیں۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے تمام کام سخت ابتری میں پڑ گئے ہیں۔ غرضیکہ اس وقت عیسائی مبلغوں کی طرف سے اسلام پر ہر طرف سے جو یلغار ہو رہی ہے اس کی تمام تر ذمہ داری خود مسلمانوں ہی کے سر ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے آپ ہی کو ملامت کریں

و من رعی غنما فی ارض مسبعة
و نام عنها تولی رعیها الاسد

(پیغام صلح لاہور ۲۳۔ اگست ۱۹۳۳ء)

(یہ مضمون ۱۳، اگست ۱۹۳۳ء کے انقلاب میں بھی شائع ہوا ہے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں

بتایئے ۱۹۳۳ء تک جو حملات عیسائیوں کی طرف سے ہوئے اور ان کا جو اثر اسلام اور اہل اسلام پر ہوا جس کا اعتراف امیر شکیب ارسلان اور آپ کو بھی ہے، کیا یہی آپ کے اور آپ کے مسیح موعود کی برکت ہے۔

علاوہ اس کے آپ لوگ یہ بھی نہیں سمجھتے یا سمجھ کر مخلوق خدا کو دھوکا دیتے ہیں کہ یورپ کے عیسائی کیوں اپنے مذہب عیسویت کو چھوڑتے جاتے ہیں؟

اس کا باعث یہ ہے کہ یہ فعل ان کی الحاد پسندی کا نتیجہ ہے، نہ اسلام پسندی کا۔ جس کا بہت سا اثر ہندوستان کی مذہبی دنیا پر بھی ہم دیکھتے ہیں اور آئندہ مزید دیکھنے کا خطرہ ہے چاروں طرف سے یہی آواز آرہی ہے اور آئندہ بھی آتی رہے گی religion is nothing مذہب کوئی چیز نہیں

کیا یہ بھی آپ کے مسیح موعود کی برکت ہے۔ دنیا میں عام طور پر مذہب کی مخالفت ہو رہی ہے اگر کوئی کسی بات کو قبول کرتا ہے تو کسی مذہب کی ہدایت کے ماتحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا بلکہ وہ ریشنلزم rationalism, کے ماتحت اپنی قوت فیصلہ سے عقلی طور پر کرتا ہے ....(اہل حدیث کے اصل شمارے میں یہاں دوتین سطور دیمک خوردہ ہیں، عبارت پڑھی نہیں جاسکی۔ بہاء)

اور مرزا غلام احمد کی تحریر وتقریر کی تعریف کرے۔ مگر ان کے دعویٰ کو صحیح نہ سمجھے اور نہ ان کی تصدیق کرے تو کیا آپ اس کو بھی احمدی قرار دیں گے۔ اس سوال کا جو جواب ہے واقعات کی رو سے آپ کی مزعومہ ترقی اسلام کا وہی جواب ہے۔

واقعات صحیحہ ہمیں رہنمائی کرتے ہیں کہ مذہب کی پابندی اور عزت دنیا سے اٹھتی جارہی ہے آپ کے مسیح موعود کو پیدا ہوئے آج سو سال ہوتے ہیں جو حالت دوسرے مذاہب کی عموماً اور اسلام کی خصوصاً اس وقت تھی آج اس سے بدرجہا کمزور ہے اور دن بدن کمزور ہوتی جارہی ہے۔

مزے کی بات تو یہ ہے کہ قادیانی مجدد نے دعویٰ تو بہت بڑا کیا تھا مگر واقعہ یہ ہوا کہ خود ان کی امت میں سے ۹۰ فی صد لوگ بقول پیغام صلح اسلام سے دور جا پڑے ہیں۔ پس آپ تعصب اور حمایت باطل چھوڑ کر واقعات پر نظر کریں تو آپ کو صاف معلوم ہو جائے گا کہ آپ کے مسیح موعود مجدد اعظم (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کی پیش گوئی متعلقہ ترقی اسلام بالکل غلط ثابت ہوئی۔ جس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔ اگست ۱۹۳۹ء مطابق ۹ رجب ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۷)

خلافت راشدہ قادیان میں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہور کے بعض اسلامی اخباروں میں اس بات کا ذکر ہوا ہے کہ مسلمانوں میں خلافت راشدہ جیسا نظام قائم ہونا چاہیے۔ ادھر قادیان سے آواز آئی کہ ہیں! خلافت راشدہ تو ہمارے ہاں موجود ہے پھر اس کو قائم کرنے کے کیا معنی؟ اخبار الفضل قادیان کے الفاظ اس بارے میں قابل دید وشنید ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس طرح نظام خلافت راشدہ خدا تعالی نے قائم کیا تھا اسی طرح اب بھی خدا تعالی ہی ایسا نظام قائم کرسکتا ہے چنانچہ خدا تعالی نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو مبعوث فرمایا اور آپ کے بعد جماعت احمدیہ میں نظام خلافت راشدہ قائم کر دیا ہے۔ اور اس وقت صفحہ عالم پر سوائے اس نظام خلافت کے کوئی اور ایسا نظام نہیں ہے۔ اسی سے وابستگی مسلمانوں کو دین و دنیا میں کامیاب کرسکتی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ خدا تعالی نے نظام خلافت راشدہ کا احیاء فرمایا ہے۔ (الفضل قادیان ۲۳۔ اگست ۱۹۳۹ء ص ۱)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

خلافت راشدہ کے مقابلے میں قادیانی خلافت کو پیش کرنا ایسا ہی ہے جیسے خدائے برحق کے سامنے کسی مصنوعی خدا (عاجز بندے) کو پیش کرنا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کے مباحثہ میں ایسا واقع ہو چکا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے مضمون میں کہا تھا خدا نے زمین و آسمان وغیرہ سب کچھ بنایا، مسیح بھی اگر خدا ہے تو اس نے کیا بنایا؟

اس پر ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) نے جواب دیا تھا کہ جو کچھ نظر آتا ہے یہ تو مسیح کا بنایا ہوا ہے، خدا کا بنایا ہوا پیش کرو کہ کیا ہے؟

مسیحی مناظر عبداللہ آتھم پادری کے اس جواب پر حاضرین و ناظرین نے ایک فرمائشی قہقہہ لگایا تھا۔

یہی کیفیت اخبار الفضل قادیان کے اس جواب کی ہے کہ خلافت راشدہ قادیان میں قائم ہے اس کی طرف رجوع کرو۔

اخبار الفضل قادیان نے غالباً خلافت راشدہ کے معنی سمجھے نہیں اور سمجھنا چاہتے بھی نہیں۔ سنیئے! خلافت راشدہ کے معنی ہیں، حکومت با سیاست شرعیہ۔

جس کا ثبوت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ میں ملتا ہے کہ ہر قسم کی سزائیں مجرموں کو دی جاتیں۔ عدالت اپنا کام کرتی اور فوج اپنا کام کرتی۔ کفار معاندین سے جہاد کیا جاتا اور دور دور تک اسلام کا جھنڈا لہراتا جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برخلاف اس کے قادیان کی خلافت کیا ہے؟ ایک ادنی درجے کے مجسٹریٹ کی طرف سے خلیفہ (مرزامحمود احمد) کے نام سمن آتا ہے، تو آپ کچہری میں پہنچتے ہیں اور گھنٹوں تک کھڑے رہ کر بیان دیتے ہیں۔

(خلیفہ صاحب) انگریزی حکومت کی جنگی خدمت کرتے ہیں۔ آدمی دیتے ہیں روپیہ دیتے ہیں۔ پھر اشارۃً حکومت سے معاوضہ بھی مانگتے ہیں۔ آپ کی سیاست میں اتنا زور ہے کہ آپ کے مدرسے کا ایک ماسٹر آپ پر سنگین الزامات لگاتا ہے اور قادیان ہی میں دندناتا پھرتا ہے۔ جب آپ کا آدمی کسی پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو سزا پاتا ہے۔ آپ اس کی حمایت میں مقدمہ لڑتے ہیں۔ ہائیکورٹ سے گزر کر پریوی کونسل لندن تک پہنچتے ہیں، مگر ناکام واپس آتے ہیں۔ آپ کے آدمی کو پھانسی پر لٹکا دیا جاتا ہے مگر آپ اس کو نہیں چھڑا سکتے۔ آپ کے خلاف کوئی جج فیصلہ کرے، تو اس کی اپیل ہائیکورٹ تک لے جاتے ہیں اور اپنی زمین کا مالیہ رعایا کے عام افراد کی طرح سرکار انگریزی کو دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر آپ کی چٹھی پر ٹکٹ نہ ہو، تو وہ بھی رعایا کی عام چٹھیوں کی طرح بیرنگ ہو جاتی ہے۔ بلکہ آپ کے مسیح موعود (جن کی خلافت کا فخر آپ کو حاصل ہے) کئی کئی گھنٹے بمقدمہ مولوی کرم الدین عدالت میں کھڑے رہتے مگر پانی پینے کی بھی اجازت نہیں ملتی۔ کیا یہ خلافت راشدہ ہے یا غلامانہ حیثیت۔

یہ بھی خوب کہی کہ قادیانی خلافت جیسا کوئی نظام دنیا میں نہیں ہے؟ ایسا کہنے والا یا تو دنیا کے حالات سے واقف نہیں، یا اپنے ناظرین کو دھوکہ دیتا ہے۔

ہم ساری دنیا کا ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ ہندوستان کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ سب سے بڑا نظام سر آغا خان کا ہے جس کے حکم سے کوئی ماتحت سرتابی نہیں کرسکتا۔ بلکہ جان و مال تک قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں۔

دوسرے درجہ پر بوہروں کا نظام ہے جس کے سرگروہ ملا طاہر الدین بمبئی میں رہتے ہیں

تیسرے درجے پر آپ کے سامنے خاکساری نظام بھی پیدا ہو گیا ہے جو اپنی تعداد آپ کی تعداد سے متجاوز بتاتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہر گدی نشین پیر اپنے مریدوں پر حاکمانہ اقتدار رکھتا ہے۔

ہر والی ریاست اپنی رعایا پر مکمل طور پر حکومت کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب کو چھوڑ کر قادیانی گدی کو خلافت راشدہ کی مثال سمجھا جائے۔

اخبار الفضل کا قادیانی خلافت کو خلافت راشدہ کہنا غالباً شاعرانہ تخیل ہے جس میں معشوق کو سورج سے تشبیہ نہیں بلکہ استعارہ کے رنگ میں ہو بہو سورج بنا دیا جاتا ہے جس کی مثال اس شعر میں ملتی ہے

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۵۸ھ ص ۷۔۸)

مرزا کی تکذیب اس کے پوتے کے قلم سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے اخبار الفضل میں کبھی معجزانہ شکل میں مرزا غلام احمد صاحب کی تردید کافی نکل جاتی ہے و ھم لا یشعرو ن۔ انہیں خبر نہیں ہوتی کہ ہم کیا لکھتے ہیں اور کیا اس کا نتیجہ ہے کیونکہ یہ تصرف قدرت ہے۔

ایک مضمون مرزا ظفر احمد بیرسٹر نبیرہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی کا اخبار الفضل ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء میں نکلا ہے جو بظاہر مرزا صاحب کی تائید کی ہے مگر در حقیقت ان کی سخت تردید ہے۔ مضمون چونکہ قابل دید و شنید ہے اس لئے ہم ضروری حصہ انہی کیا لفاظ میں نقل کرتے ہیں اور بین القوسین حواشی میں اپنا مافی الضمیر بتاتے ہیں۔

مضمون مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے لوگوں میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً بہت بڑی خرابی اور کمزوری آ گئی ہے۔ نیز دجال کا بڑا زور ہے اس لئے خدا نے اس زمانے میں ایک ایسا نبی مبعوث کیا جو سوائے نبی اسلام ﷺ کے سب انبیاء سے افضل ہے۔ اس نے آ کر دنیا میں بہت بڑی اصلاح کی۔ یہ ذکر نامہ نگار ہی کے الفاظ میں (مع ہمارے حواشی) سنیئے۔ وھو ہذا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت

حضرت نبی کریم ﷺ نے اس زمانہ کی بابت فرمایا ہے کہ اس وقت اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہ جائے گا۔لوگ قرآن کریم پڑھیں گے مگر ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔اور یہ زمانہ روحانیت کے لحاظ سے تاریک ترین زمانہ ہوگا۔اس وقت علماء جو عام طور پر راہ دکھانے والے ہوتے ہیں سب مخلوق میں سے ذلیل ترین ہوں گے۔اور خطرناک طور پر فتنہ پرور۔

مگر جب نبی کریم ﷺ یہ بات بیان فرما رہے تھے، صحابہ کرام بہت غم گین ہوئے۔ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ فکر نہ کرو کیونکہ ایسے تیرہ وتار زمانہ میں ایک فارسی النسل کی بعثت مقدر ہے (آج تک یہ مسئلہ بھی علمائے قادیان سے حل نہ ہوسکا کہ مرزا غلام احمد صاحب کس قوم سے ہیں۔چینی الاصل ہیں یا فارسی الاصل۔

نامہ نگار نے فارسی الاصل لکھا ہے اور مرزا صاحب قادیانی نے خود حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸ میں اپنے آپ کو چینی الاصل لکھا ہے۔ان دونوں دعووں میں کون سا دعوی سچا ہے۔ہماری رائے یہ کہ مرزا صاحب قادیانی کے دونوں دعوی شیخ عطار کے کلام کے مصداق ہیں جو یہ ہے:

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پرّد بر ہوا
چوں پر گوئیش گوید اشترم
در نہی بارش بگوید طائرم)

ایسا پہلوان کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو اسے زمین پر واپس لے آئے گا۔سو ایسا ہی ہوا۔

دنیا اس قدر تاریک ہوئی کہ اس کی مثال پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔علماء واقعی بدترین مخلوق بن گئے (قادیان کے یا لاہور کے ؟) اسلام کا نام و نشان نہ رہا۔اس کی بجائے دنیا پرستی آگئی۔اور مسلمانوں کی وہ حالت ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی مات کر گئے۔
غرض مغضوب علیھم بھی بنے اور ضال بھی حتی کہ ہر جگہ ذلیل ہوئے۔ اور انجام کار اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب میں شامل ہونے لگے۔ صرف ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں۔ اور پھر مغربیت کی کچھ ایسی رو آئی کہ رہا سہا اسلام بھی رخصت ہوا۔ اور شرم و حیا کے تمام پردے چاک ہو گئے۔ اب یہ حالت ہے کہ شراب اور سور کھائے بغیر ان میں سے بہتوں کے خیال میں انسان ماڈرن نہیں کہلا سکتا۔ اور جب تک کھلے منہ بے پردہ غیر مردوں سے ان کی عورتیں نہ ملیں وہ تعلیم یافتہ نہیں سمجھے جا سکتے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن کریم، اللہ تعالی، نیز اس کے رسول کی بابت جب تک برے الفاظ نہ استعمال کریں، تب تک یہ لوگ فیشن ایبل نہیں ہو سکتے۔ ان لوگوں کی حالت اس قدر گر گئی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایسے لوگوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں شراب پیتے دیکھا ہے جن کو نجیب الطرفین ہونے کا فخر ہے جب ان لوگوں کی یہ حالت ہے تو عوام کا تو کہنا ہی کیا (جب یہ حالت ہے تو مرزا صاحب نے آ کر کیا اصلاح کی)
قصہ مختصر یہ کہ مسلمانوں کی حالت بد ہی نہیں، بلکہ بدتر ہے۔ زبانیں بہت چلتی ہیں مگر عمل کچھ نہیں (اس کے مقابلے میں مرزا صاحب کا دعوی دیکھئے کہ: میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو اصلی معنوں میں متقی بنا دوں الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰۔ بقول مرزا ظفر احمد، مسیح موعود کے آنے کے بعد بھی مسلمان بدتر ہیں۔ کیا ان پر یہ مثل صادق نہ آئے گی کہ: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا)

ظلمت میں روشنی کی کرن

یہ سب کچھ ازل سے مقدر تھا۔ اور آنحضرت ﷺ نے ان فتنوں کی خبر دے رکھی تھی۔ اس لئے ان فتنوں کا ظہور ضروری تھا۔ مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اس قسم کے حالات کے ساتھ ہی ساتھ نبی کریم ﷺ نے جو بشارت دی تھی کہ مسیح موعود آئے گا وہ بھی پوری ہوئی۔ اور آج حضرت مسیح موعود (قادیانی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو مبعوث ہوئے ۵۰ سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا مگر ناعاقبت اندیش لوگ ابھی تک سوئے پڑے ہیں ۔

(یہ نقشہ بالکل صحیح ہے اور واقعی رونے کا مقام ہے کہ مسیح موعود آ ءے اور چلے گئے مگر مسلمان اسی حالت میں رہے بلکہ اس سے بدتر حالت میں مبتلا ہوگئے ،تو کون کہے گا کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے دعاوی میں پاس ہوگئے۔اس لئے اگر ہم مرزا صاحب کو ایک بہت بڑی شخصیت کے بادشاہ سے تشبیہ دیں تو بے جا نہ ہوگا۔

اقوام یورپ کو گیارھویں صدی میں جب بیت المقدس فتح کرنے کا جنون ہوا تھا تو ان کی افواج کا کماندار شیر دل رچرڈ شاہ انگلستان بنا تھا جو اس دعوی کے ساتھ گیا تھا کہ ہم صلاح الدین سے بیت المقدس چھین لیں گے مگر تکبر کا برا ہوا،۔نتیجہ یہ ہوا کہ رچرڈ شکست کھا کر واپس آیا تو اپنی ڈھال سے بیت المقدس کو نظروں سے چھپا کر چلتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مارے شرم کے ادھر منہ نہیں کرسکتا۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ بھی ایک بہادرانہ کام ہے کہ اپنی شکست تسلیم کر لی لیکن مرزا صاحب اور ان کے اتباع اس وصف سے بھی محروم ہیں کہ وہ اپنی کمزوری کا اعتراف کریں دعوی اتنا بڑا کہ میں کل دنیا میں ایک مذہب اسلام قائم کرونگا۔(چشمہ معرفت ص ۸۲)۔مسلمانوں کو کامل متقی بنادونگا۔مگر ثبوت یہ ہے کہ آج ان کے نبیرہ صاحب کو اعتراف کرنا پڑا کہ :

آج مسلمانوں کی حالت بد سے بدتر ہوگئی ہے اور ابھی تک سوئے پڑے ہیں ۔احمدی دوستو! کیا ہمارا یہ کہنا بے جا ہے کہ :

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا۔ نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا)....

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو قرآن کریم کے ذریعہ وہ روحانی معارف دیئے گئے جو پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے ۔سوائے حضرت نبی کریم ﷺ کے ۔اورحضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے علماء زمانہ کو کھلا چیلنج دیا کہ وہ قرآن کریم کی تفسیر نویسی میں مقابلہ کرلیں مگر کیا کوئی مقابلہ کرسکا (غالبًا

صاحبزادہ صاحب ان دنوں ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے کہ جب مرزا غلام احمد صاحب کی دعوت پر مقابلے میں تفسیر نویسی کے لئے پیر مہر علی صاحب گولڑوی مرحوم اور یہ خاکسار مع دیگر علمائے اہل حدیث واحناف کے لاہور پہنچے تھے،مگر مرزا صاحب قادیانی باوجود دعوت دینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اطلاع پانے کے مقابلے پر نہ آئے۔ جس پر لوگوں نے یہ شعر پڑھا تھا:

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان۔ کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت)

غرض آپ نے ہر ایک کو مقابلہ میں بلایا مگر کوئی نہ آیا اور آپ نے خدمت اسلام اور خدمت قرآن کے لئے ۷۰ سے زیادہ کتابیں عربی اردو اور فارسی میں لکھیں (ستر سے زیادہ کتابیں تو اسلام کی تائید میں لکھیں اور جو پچاس الماریاں بھرنے والی کتابیں انگریزی حکومت کی تائید میں لکھیں ان کا شمار کیا ہے۔ یا پچاس الماریاں بھرنے والی یہی کتابیں ہیں ذرا ان دونوں مضامین کے متعلق تصانیف مرزا کی فہرست الگ الگ شائع کر دیجئے۔ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب کی ایک کتاب بھی خالص اسلام کی تائید میں نہیں ہے ہر ایک میں ان کا اپنا حصہ انگریزوں کی خوش آمد اور علماء کو گالیاں بھری پڑی ہیں بڑی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ ہے اس کو بھی اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو جو کچھ ادھورا بھدورا مضمون ہے اس میں بھی اپنی ہی بڑائی ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے ہمارا رسالہ علم کلام مرزا)

اور دوبارہ قرآن کو زندگی بخشی۔ ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ عیسائی اور آریہ بڑی دیدہ دلیری سے اسلام پر اعتراض کرتے تھے مگر آج وہ دن ہے کہ کسی کو اسلام کے خلاف کچھ کہنے کی جرأت نہیں (اللہ اکبر! کس قدر تعلّٰی یا زمانے کے حالات سے بے خبری ہے کیا قادیانیوں کی نظر سے مخالفین کی تحریریں نہیں گزریں۔ شائد اسلئے کہ وہ انکے جواب دہ نہیں ہیں، خاموش رہتے ہیں۔ آریوں کی طرف سے تاہنوز کتاب رنگیلا رسول قادیان میں نہیں پہنچی؟ عیسائیوں کی طرف سے تازہ کتاب اثبات التثلیث نہیں پہنچی؟ جس میں خود قادیان کے ایک مصنف کی تردید بھی ہے اسکے علاوہ مسیحی اور آریہ اخباروں میں برابر تردیدی مضامین نکل رہے ہیں مگر قادیانی اخباروں کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی)

خلاصہ کلام جتنے الہامات پیش کئے گئے ہیں اگر ان پر علیحدہ علیحدہ بحث کی جائے تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا اسلئے ان کی ان کی تشریح و توضیح قارئین کے ذوق سلیم پر چھوڑ دی گئی ہے۔ خلاصہ یہ کہ ان سب الہامات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا درجہ حضرت رسول مقبول ﷺ کے سوا باقی تمام انبیاء سے بالا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(رسول مقبول ﷺ سے کم درجہ بتانا بھی ایک چال ہے تاکہ مسلمان بہت زیادہ بھڑک نہ جائیں ورنہ مرزا صاحب کا قول تو یہ ہے کہ ان کو وہ درجہ حاصل ہوا تھا جو نہ کسی سابق نبی کو حاصل ہوا نہ رسول کریم ﷺ کو حاصل ہوا۔ اس کا ثبوت قادیانی اور لاہوری مرزائیو کان کھول کر سنو۔ تم لوگ تو مرزا صاحب کے ادعائے نبوت پر جنگ زرگری کی طرح بحث کرتے ہو ہم سے پوچھو مرزا صاحب کے دعوی کے مقابلے پر دعوی نبوت کوئی چیز نہیں۔ کیا تم نے پڑھا نہیں یا سمجھا نہیں کہ مرزا صاحب اپنی شان رفیع کن لفظوں میں بتاتے ہیں۔

۱۔ میرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۸۹)۔،

۲ . انّ قد مى على منارة ختم عليها كل رفعة ۔(خطبہ الہامیہ ص ۳۵۔)

یہ دوحوالے تو آپ کی شان رفیع بشکل رسالت بتانے کو کافی ہیں ایک اور حوالہ سنیئے جو ان سے بھی بڑھ کر ہے۔

۳ . انّما امر ك ا ذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكو ن .(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)۔

اے مرزا، تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے تو وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

اہل قادیان کو طائفہ غالیہ کہنے والے لاہوریوں! ان غالیوں سے تو ہم نہیں پوچھتے آپ لوگوں سے پوچھتے ہیں جو کچھ اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے، کسی نبی نے ایسا دعوی کیا تھا؟ بہاء اللہ ایرانی کو خدائی کا مدعی بتانے والے لاہوری ممبرو! اس قسم کی نص صریح بہاء اللہ نے بھی اپنی نسبت کہی تھی جو مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حق میں کہی ہے؟ قرآن مجید دیکھنے سے یہ پتہ ضرور چلتا ہے کہ ایسے دعوے کا مدعی مصر میں ایک شخص ہوا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا تمہارے ہاتھ میں ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعووں کی حیثیت سے کیا رتبہ رکھتے تھے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم یہ کہیں گے

نہ شعلہ میں یہ کرشمہ نہ برق میں یہ ادا۔ کوئی بتائے کہ وہ شوخ تندخو کیا ہے)

اور ہونا بھی چاہیے کیونکہ جس فتنہ کے دور کرنے کے لئے آپکو بھیجا گیا ہے، اس سے بڑا فتنہ پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی خبر پہلے تمام انبیاء دیتے آئے

(یہاں آپ کا اشارہ دجال کی طرف ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہر نبی نے دجال سے ڈرایا، مگر بقول مرزا غلام احمد صاحب وہ دجال موعود پادری اور انگریز ہیں اور ان کا گدھا ریل گاڑی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس مطلع صاف ہے کہ ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا مسیح موعود مرزا نے اپنے مزعومہ دجال موعود کو قتل کر کے فنا کر دیا اور اس کے گدھے کو کم سے کم کسی طویلے میں محبوس کر دیا؟ جہاں تک واقعات کی شہادت ہے کچھ نہیں کیا۔ ہاں کیا تو یہ کہ خود اس پر سوار ہوتے رہے اور ان کے جانشین اب بھی ہوتے ہیں جس پر کسی اہل دل نے کیا خوب کہا ہے

یہ کیسا خر دجال ہے کہ عیسی بہ جمع خود۔ بصد منت بصد خواہش کرایہ دے کے چڑھتا ہے

مختصر یہ ہے کہ جن خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مسیح موعود کو آنا تھا وہ خرابیاں پہلے کی نسبت زیادہ ہیں اور مسیح موعود کو گئے ہوئے تیس سال سے زیادہ گزر گئے جس پر یہ آواز آرہی ہے:

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے)۔(الفضل قادیان ۲ستمبر ۱۹۳۹ء)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۳۰ رجب ۱۳۵۸ھ ص ۶۔۸)

امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جماعت احمدیہ سے ہماری مراد اتباع مرزا قادیانی ہیں اور وہ دو حصوں میں منقسم ہیں ۔ ایک بڑی جماعت (نوے فی صد) قادیانی جماعت ہے، دوسری جماعت (قریباً دس فی صد) لاہوری جماعت ہے ۔

پہلی جماعت تو صاف لفظوں میں کہتی ہے کہ عام مسلمانوں سے ہمارا اختلاف اصولی ہے۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اپنی کتاب انوار خلافت میں صاف لکھتے ہیں کہ باقی مسلمانوں سے ہمارا اختلاف اصولی رنگ میں ہے۔ وہ اصول یہ ہے کہ ہم ایک نبی (مرزا قادیانی) کے قائل ہیں اور دوسرے مسلمان اس سے منکر ہیں اس لئے کافر ہیں ۔ ہم اس صاف گوئی کی داد دینے کے بعد خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) اور ان کے اتباع سے سوال کرتے ہیں کہ صادق نبی کا انکار اگر کفر ہے تو یہ کفر بلحاظ سلب رسالت ہے یا بلحاظ سلب صلاحیت؟ یعنی کوئی شخص کسی سچے نبی کی نبوت کا انکار کر کے کافر ہو جاتا ہے یا کافر ہونے کے لئے اس کی صلاحیت کا انکار بھی ضروری ہے ۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی مثال یہ ہے کہ کوئی یہودی حضرت عیسیٰ کو ایک صالح اور پرہیز گار شخص سمجھتا ہے مگر رسول نہیں مانتا، ایسا شخص کافر ہے یا نہیں؟

منطقی اصطلاح میں یوں سمجھئے کہ نبی قضیہ مشروط عامہ کا موضوع ہے ضروریہ کا نہیں ہے۔ مشروط عامہ میں موضوع سے سلبِ وصف کرنا حکم کا ابطال ہے۔

پس اب سوال یہ ہے کہ آپ کے لاہوری برادران جو مرزا غلام احمد صاحب سے اس نبوت کو مسلوب کرتے ہیں جس کو صلب کرنے سے آپ نے عام مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے وہ بھی کافر ہیں یا نہیں؟

صاف فتویٰ دیجئے اور بحکم خداوندی اذا قلتم فاعدلوا و لو کان ذا قربی۔ عدل وانصاف سے بات کیجئے۔

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اصل بات جس کیلئے ہم نے یہ سرخی قائم کی ہے وہ آگے آتی ہے۔

مولوی محمد علی لاہوری نے اپنی ایک تحریر میں اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے کہ ہمارا اختلاف عام مسلمانوں سے اصولی نہیں بلکہ فروعی ہے۔ اس ساری تحریر سے مقصود اپنے حق میں مسلمانوں کے تشدد کو نرم کرنا ہے۔ مولوی صاحب کے اس مقصد کو ہم مبارک سمجھتے ہیں مگر ساتھ ہی تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھا کر مطلع کو روشن کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں جو یہ ہیں:

گروہ اول یعنی عام مسلمانوں سے خطاب۔

گروہ اول کو تو میں کہتا ہوں کہ اگر ایک کافر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار سے مسلمان ہوسکتا ہے اور آپ لوگ بھی قادیانی جماعت کی طرح کلمہ کے عملاً منسوخ ہونے کے قائل نہیں تو ہم دن رات اس کلمہ کا اقرار کرتے اور اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور اگر صحیح حدیث کی رو سے جو شخص قبلہ کی طرف منہ کر کے مسلمانوں کی نماز پڑھے اس کے مسلمان ہونے کا عہد اللہ اور رسول نے دیا ہے تو ہماری مسجدیں قبلہ رخ بھی ہیں اور ہماری نماز بھی مسلمانوں کی نماز ہے۔ یہ مشاہدہ کی بات ہے جو چاہے دیکھ لے اور اگر آنحضرت ﷺ پر نبوت کو ختم ماننا مسلمان کے لئے ضروری ہے تو ہم آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد نہ قادیانیوں کی طرح نئے نبی کے قائل ہیں اور نہ آپ کی طرح پرانے نبی کے آنے کے قائل ہیں اور صحیح معنی میں نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم یقین کرتے ہیں۔ (پیغام صلح لاہور ۳۰۔اگست ۱۹۳۹ء ص ۲)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: اگر آپ کا یہ بیان صحیح ہے تو پھر آپ جمہور اہل اسلام (منکرین مرزا قادیانی) کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اگر یہ عذر کیا جائے کہ وہ لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کافر کہتے ہیں جو درحقیقت کافر نہیں ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کافر کہے تو کفر خود اسی پر لوٹ آتا ہے اسی لئے جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کی تکفیر کے قائل ہیں مولوی محمد علی لاہوری ان کو قابل امامت نہیں سمجھتے۔

اس کا تحقیقی جواب اہل حدیث میں بارہا دیا گیا ہے۔ آج ہم پھر وہی جواب بالاختصار پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اور انکے اتباع اگر دلی توجہ سے سنیں گے تو فائدہ اٹھالیں گے ورنہ خدا کے ہاں جواب دہ ٹھہریں گے۔

حضرت حاطبؓ (جنہوں نے مکہ شریف کی طرف آنحضرت ﷺ کی تیاری کی خبر اہل مکہ کو دی تھی) کا معاملہ جب دربار رسالت میں پیش ہوا، اور حضرت حاطبؓ نے اپنے فعل کا اعتراف بھی کرلیا تو حضرت عمر فاروقؓ نے اس کے قتل کردینے کی اجازت چاہی۔ آپ کی اجازت طلبی کے الفاظ بڑے سخت ہیں جو قابل دید وشنید ہیں۔ آپؓ نے فرمایا

دعنی اضرب عنق ھذا المنافق فانہ خان اللہ و رسولہ

(حضور ﷺ! مجھے اس منافق کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے کیونکہ اس نے اللہ ورسول کی خیانت کی ہے)

اس درخواست میں حضرت عمر فاروقؓ نے اس پر منافقت کا حکم لگایا اور منافق اور کافر ایک ہی حیثیت میں ہیں۔ ملاحظہ ہو آیت و ما ھم بمؤمنین۔ جو منافقوں کے حق میں نازل ہوئی۔ دربار رسالت سے درخواست عمری کا جواب ملا:

دعہ فانہ بدریّ اطلع اللہ علی اھل بدر و قال اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم (اس کو چھوڑ دے یہ بدری ہے۔ خدا نے اہل بدر کے سب گناہ معاف کردیئے ہیں)

فیصلہ رسالت، حضرت حاطبؓ کو مومن کامل ثابت کرتا ہے مگر حضرت عمرؓ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اسکو منافق کہا۔ باوجود اس تضاد کے رسول خدا ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ پر کفر کا حکم نہیں لگایا اور نہ توبہ کرنے کا ارشاد فرمایا کیوں؟ اس لئے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت حاطبؓ کو عناد اور ضد کی وجہ سے کافر نہیں کہا تھا بلکہ از روئے دلیل کہا تھا، گو وہ دلیل دربار رسالت میں مسترد ہوگئی۔

پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کسی شخص یا گروہ کے حق میں از روئے دلیل کفر کا فتویٰ دینا (چاہے وہ دلیل واقع میں کمزور بلکہ غلط ہو) حدیث اول کے ماتحت نہیں لا سکتا۔ ان دونوں حدیثوں کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کو کافر کہتے ہیں چونکہ وہ دلیل کے ساتھ کہتے ہیں (خواہ وہ دلیل امت مرزائیہ کے نزدیک کمزور یا مردود ہو) اس لئے حدیث موصوف کے ماتحت کفران پر نہیں لوٹ سکتا۔

فیصلہ: قادیانی لاہوری جماعتوں میں گو اختلاف شدید اور بون بعید ہے مگر خلیفہ نورالدین کی خلافت پر دونوں متفق ہیں اس لئے ہم اس مسئلہ میں جماعت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں اختلاف اصولی ہے یا فروعی، قول فیصل پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ دونوں فریق اس کی تسلیم یا عدم تسلیم سے بذریعہ اپنے جرائد (اخبارات) اطلاع دیں گے۔ حکیم نورالدین بھیروی کا قول ہے:

احمدی غیر احمدی میں ناقص کامل کا فرق نہیں بلکہ بقول مسیح موعود (مرزا) کفر و اسلام کا فرق تھا (نورالدین)۔ (الفضل قادیان ۱۱ مارچ ۱۹۱۴ء ص ۳)

یہ قول جماعت قادیانی کی تائید کرتا ہے وہ تو اسے تسلیم کریں گے اور لاہوری جماعت کی بابت انتظار ہے کہ وہ اس کا جواب کیا دے گی۔

نوٹ۔ واضح رہے کہ اصول حدیث کے ماتحت یہ قول فیصلہ نہیں رہا بلکہ بوجہ روایت بقول مرزا کے مرزائیوں کے حق میں مرفوع حکم میں ہوگیا ہے۔

پس مولوی محمد علی لاہوری آئندہ مسلمانوں کے اختلاف کو معمولی فروعی سمجھتے ہوئے اس فیصلہ خلافت کو بھی سامنے رکھ لیا کریں کیوں ان دونوں کا عقیدہ مرزا صاحب قادیانی اور حکیم نورالدین صاحب کے حق میں یہ ہے

بے چارہ خسرو خستہ را خون ریختن فرمودہ اند
عالم بمنت یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی صاحب آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی حمایت میں ہمیشہ یہ کہتے آئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ مومن ہیں اس لئے ان کے مکفرین حدیث مذکور کے ماتحت کفر کے نیچے آتے ہیں۔ پس آئندہ کو آپ ایسا کہنے سے پرہیز کیا کریں یا شیعان لکھنو کی طرح امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حق میں بھی تبرا خوانی شروع کر دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۵۸ھ ص ۶۔۷)

جماعت احمدیہ میدان جنگ میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد صاحب) نے اعلان کیا ہے کہ میں اور میری جماعت موجودہ جنگ یورپ کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کے حضور میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں

ہم اس پیش کش پر خلیفہ کو شاباش کہنے کو تھے کہ اخبار احسان نے فوراً اس پر اعتراض جڑ دیا جس کا مضمون یہ ہے کہ مرزائی جماعت حسب تعلیم مرزا متوفی جہاد بالسیف کو منسوخ سمجھتی ہے پھر وہ اس جنگ میں شریک ہو کر جہاد بالسیف کرنے پر کیوں تیار ہو بیٹھی ہے۔

ہم اس اعتراض کا جواب دینے والے تھے کہ قادیان کے اخبار الفضل نے اس کا جواب دیا اور بہت صحیح دیا۔

قادیانی جواب کا مضمون یہ ہے کہ جہاد اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں احد الفریقین مسلمان ہوں اس لڑائی میں تو فریقین غیر مسلم ہیں اس لئے اس جنگ کو جہاد کہنا احسان کی غلطی ہے۔

ہمارے خیال میں یہ جواب صحیح ہونے کے باوجود منفی پہلو رکھتا ہے۔ یعنی الفضل کے نزدیک یہ جنگ جہاد نہیں مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس جنگ کا نام کیا ہے؟

اس سوال کا جواب الفضل نے غالباً اہل حدیث پر چھوڑ دیا ہے اسی لئے اس کو جواب دینے کی جرأت نہیں ہوئی۔ پس سنئیے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج کہا کرتے تھے (حمامۃ البشری عربی۔ ص ۱۸)۔

پس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مزعومہ یاجوج ماجوج کی لڑائی میں کسی فریق کے مددگار کی حیثیت مرزا صاحب کے اصول پر ظاہر ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے قادیانیہ (قادیانی ولاہور) اس مسئلہ میں کہ:

یاجوج ماجوج کے مددگار پر کیا فتویٰ صادر ہوسکتا ہے۔

بینوا توجروا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۵۸ھ ص ۷)

قادیانی اور بہائی: دو اسپہ گاڑی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اسلام کے اندر پرانے زمانے میں بہت سے فرقے پیدا ہوئے جنہوں نے مسائل فرعیہ میں بہت کچھ اختلافات کئے ان میں سے کچھ زندہ رہے اور کچھ مٹ گئے، ایک زمانہ تھا کہ فرقہ معتزلہ نے بڑا عروج حاصل کر کے حکومت اور خلافت پر قبضہ کرلیا اور اپنے مخالف رائے علماء (محدثین وفقہاء) پر بڑے بڑے مظالم توڑے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود بھی ٹوٹ گئے اور ایسے ٹوٹے کہ ان کی شان میں کہا جاسکتا ہے هل ترى لهم من باقية ۔

اسی طرح روافض اور خوارج پیدا ہوئے جنہوں نے بہت کچھ غلو کیا۔ متاخرین میں سے اس وقت ایسے دو گروہ ہمارے سامنے ہیں جنہوں نے ان امور میں اختلاف کیا جن میں پہلوں نے نہیں کیا تھا۔ ان گروہوں سے ہماری مراد قادیانی اور بہائی فرقے ہیں۔ ان کا اصولی اختلاف جمہور اہل اسلام سے مسئلہ نبوت میں ہے۔ پھر ان دونوں میں بھی تھوڑا سا اختلاف ہے۔

بہائی لوگ شیخ بہاء اللہ کو پیغمبر صاحب شریعت مستقلہ کہتے ہیں، قادیانی لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کو امتی نبی (بے شریعت نبی) مانتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ یہ دونوں فرقے چونکہ قرآن مجید کے بھی قائل ہیں اس لئے جو وصف (خاتم النبیین) آنحضرت ﷺ کے حق میں قرآن میں آیا ہے اسے دونوں فریق مانتے ہیں مگر مان کر اس کی تاویل جدا جدا کرتے ہیں۔ قادیانی اس کے معنی جو کچھ کرتے ہیں اس کے متعلق انہوں نے اپنا مافی الضمیر اس شعر میں بتایا ہے جو آنحضرت ﷺ کے حق میں لکھا ہے

جو آئے ابتداء میں رونق غار حرا ہو کر
گئے آخر نبی گر اور ختم الانبیاء ہو کر

یعنی بقول ان کے آنحضرت ﷺ کے وصف خاتم النبیین کے معنی ہیں نبی بنانے والا۔ یعنی آپ کے کامل اتباع سے مسلمان امتی نبی بن جایا کریں گے۔ چنانچہ بقول ان کے ایسے انبیاء میں سے ایک نبی مرزا صاحب قادیانی بھی ہیں ایسے نبی کے لئے ان کا اصطلاحی لفظ بروزی نبی یا امتی نبی ہے۔

بہائی گروہ خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں کرتا۔ وہ اصلی معنی میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر ایک سلسلہ نبوت ایک خاص وقت تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد جو پیغمبر آتا ہے وہ پہلے سلسلے کو ختم کر کے نئی شریعت جاری کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ انہی معنی سے شیخ بہاء اللہ کو ایک مستقل پیغمبر مانتے ہیں۔ اس کے متعلق بہائی میگزین میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کی سرخی یہ ہے:

نئی شریعت اور نئے پیغمبر کی ضرورت۔

نوٹ: عرصہ دراز تک تو بہائی جماعت شیخ بہاء اللہ کے نبی اور رسول ہونے سے انکار کرتی رہی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آخر انکا منصب کیا ہے، تو جواب ملتا رہا کہ پیغمبر اور خدا کے درمیان ایک غیر مدرک درجہ ہے جو خدائی سے نیچے ہے اور پیغمبری سے اوپر۔ لیکن جب ہم نے اپنی کتاب (بہاء اللہ اور مرزا) میں اس امر پر کافی روشنی ڈال کر ثابت کر دیا کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کا دعوی نبوت و رسالت کا تھا، تو اس کے بعد کئی ایک بہائی تحریروں میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کو پیغمبر کے لقب سے یاد کیا گیا۔ چنانچہ زیر نظر مضمون میں بھی یہ لفظ صراحۃً ملتا ہے۔ امید ہے کہ بہائی گروہ آئندہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کے حق میں یہ لفظ استعمال کرنے میں جھجکیں گے نہیں۔ بہرحال مضمون انہی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ میں درج ذیل ہے:

خدا کا دین دو حصوں میں منقسم ہے: ۱۔اصول ۲۔فروع۔

اصول روح ہیں فروع جسم۔ روح کبھی نہیں بدلتی جسم تغیر و تبدل حاصل کرتا رہتا ہے۔ دین الٰہی ہمیشہ سے ایک ہی رہا ہے اور ایک ہی رہے گا شریعت کے احکام ہمیشہ بدلتے رہے اور بدلتے رہیں گے۔ حقیقت میں دین ایک ہی ہے دین کے پیمانے مختلف ہیں اقتضائے وقت کے مطابق دین ایک خاص شکل میں نمودار ہوتا ہے پیمانے خواہ کتنے ہی متعدد ہوں لیکن اصل چیز ایک ہی ہے دین ایک انسان کی مانند ہے جو بچپن شباب جوانی اور بڑھاپے کی منزلیں طے کرتا ہے۔ وہ ایک ہی انسان ہوتا ہے روح ایک ہی رہتی ہے جسم تغیرات حاصل کرتا رہتا ہے۔

دین الٰہی ایک علاج ہے۔ نوع انسان کی صحت اور بیماری کبھی کسی درجہ پر ہوتی ہے کبھی کسی درجہ پر۔ علاج کا مقصد صحت و شفا ہے مرض کی حالت کے مطابق علاج و دوا میں تبدیلی لازم و ضروری ہے۔ دین خداوندی کے وہ اصول جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتے اور کبھی منسوخ و موقوف نہیں ہو سکتے، ان میں سے ایک یہ قانون بھی ہے کہ شریعت ہمیشہ وقت و ضرورت کے مطابق منسوخ ہوتی رہے۔ ایک حکم کے بجائے دوسرا حکم دیا جائے۔

اگر احکام منسوخ نہ ہوں تو انسان ترقی کے قدم آگے نہ بڑھا سکے دین خداوندی ایک زندہ چیز ہے اور ہر زندہ چیز حرکت کرتی ہے۔ دین الٰہی اگر آج سے ہزار یا دس ہزار سال پہلے کی حالت میں ہی رہے تو وہ ایک مردہ لاش سے زیادہ نہیں انسان ایسی لاش کو زیادہ عرصہ تک کندھے پر لادے ہوئے نہیں پھر سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ فطرت انسانی مجبور ہو کر پرانے دین و مذہب سے منہ پھیر رہی ہے۔ اب اگر قدرت ایک نیا دین انسان کو نہ دے تو نوع انسانی لامذہب ہو کر رہ جائے گی۔ پرانے مذاہب کے پرزور حامی بھی اپنے مذہب پر عمل کرنے میں پورے نہیں اترتے کیونکہ ان مذاہب کی روح پرواز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر گئی ہے اور ایک بے جان قالب پڑا ہے۔ قدامت پرست مذہبی لوگوں کی عقل پر حیرت ہے کہ وہ عالم ہستی کی ہر چیز میں نشو و ارتقاء دیکھتے اور مانتے ہیں اور دین کے بارے میں نشو و ارتقا کا انکار کرتے ہیں۔

پرانے مذہب کے ماننے والے دوستوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیے کہ اب ان کا وقت ختم ہو چکا ہے قدرت کی جانب سے ہر روز ایسی ہوا چل رہی ہے کہ پرانے مذہب کے باغ سوکھتے جاتے ہیں۔ ان کی عمارت بوسیدہ ہو کر گرتی جاتی ہیں۔ اب آنکھ کھول کر دیکھنا چاہیے کہ خدا نے اپنے زندہ اور پائندہ دین کی نئی عمارت کیسے اور کہاں تیار کی ہے۔ پرانے مذہب کے چمن اجڑنے پر دست قدرت نیاب کہاں وہ باغ لگا یا ہے جو حقیقت پرستوں کے لئے جنت رضوان ہو۔

کیا رب العالمین ہم سے غافل ہو گیا؟ کیا وہ ہمیں بھول گیا۔ کیا ہم اس کی مخلوق نہیں۔ کیا ہمیں اس کی مدد و رہنمائی کی ضرورت نہیں؟ مصر و فلسطین میں گمراہی کے وقت حضرت موسیٰ اور پھر حضرت مسیح کو مبعوث فرمایا۔

کیا آج دنیا کی حالت اس وقت کے فلسطین سے ہزاروں لاکھوں درجہ گمراہی میں بدتر نہیں (پھر آج کل کون پیغمبر صاحب شریعت جدیدہ ہے۔ ثناء اللہ) عرب میں جب عرب باہم لڑتے تھے اور کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے گئے تھے اس وقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا آج دنیا کروڑوں گنا بڑھ کر لڑائی میں مبتلا ہو رہی ہے۔ ہزاروں لاکھوں بت خانے آباد ہیں بلکہ ہر جماعت کے بڑے بڑے لوگ شاندار بت بنے ہوئے ہیں۔ کیا ایسے وقت میں ہادی و رہنما پیغمبر کی ضرورت نہیں۔

آج تمام قومیں اختلافات اور افتراقات میں دست و گریبان ہیں۔ کیا کسی ملانے والے کی حاجت نہیں ہے (پھر وہ کہاں ہے۔ ثناء اللہ امرتسری) تمام جماعتیں ہزاروں قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں جن میں ان کی رہنمائی کے لئے کوئی روشنی ان کے پاس نہیں۔ کیا ایسے وقت میں خدائی روشنی کی ضرورت نہیں۔ سابقہ الہامی کتابیں اپنی تاثیر میں بہت مدھم ہو گئی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرانی شریعتیں آج کی ضروریات کیلئے کافی نہیں رہیں کیا ان حالات میں نئی کتاب اور نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔

تمام مذاہب واقوام کی کتابیں بشارت دیتی ہیں کہ تاریکی وضلالت کے وقت روشنی وہدایت کا ظہور ہوگا۔ کیا ابھی تک یہ ظہور نہیں ہوا۔ سب پیغمبروں نے وعدے دیئے تھے کہ ان حالات اور وقتوں میں موعود ظاہر ہوگا (یہی دعوی مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے اتباع کا ہے۔ کیا اچھا ہو دونوں یک جا بیٹھ کر باہم فیصلہ کرلیں۔ثناء اللہ) اور نئے سرے سے انسان کو دینی وروحانی تعلیم دے گا۔ کیا یہ وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ اے تمام سونے والو! بستر غفلت سے سر اٹھاؤ دیکھو آفتاب نکل آیا ہے خدا کی رحمت تمہیں پکار رہی ہے۔ اٹھو اٹھو نئے طلوع کی تجلی دیکھو۔ (بہائی میگزین۔ستمبر ۱۹۳۹ء ص۱۰۔۱۱)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کی ظلمت رفع کرنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور وہ روشنی شیخ بہاء اللہ کی رسالت ہے۔

اسی طرح قادیان سے ہر روز آواز اٹھتی ہے

آؤ لوگو یہاں تم نور خدا پاؤ گے

اور یہ آواز بھی کھلے لفظوں میں آتی ہے:

خدا نے موجودہ زمانے میں ایک رسول بھیجا اور وہ وہی ہے جو آج سے بہت عرصہ قبل نہایت خوفناک عذابوں کی خبر دیتا رہا۔(الفضل ۲۷ستمبر ۱۹۳۹ء ص ۷)

ہم ان دونوں آوازوں کی قدر کرتے اگر ان میں واقعی روشنی ہوتی۔لیکن افسوس ہے کہ یہ دونوں تحریکیں نظر تحقیق میں اس جگنو کی مثل ثابت ہوئیں جس کا ذکر مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں یوں کیا ہے:

مثال ان کی کوشش کی ہے صاف ایسی
کہ کھائی کہیں بندروں نے جو سردی
ادھر اور ادھر دیر تک آگ ڈھونڈی
نظر روشنی ان کو آئی نہ اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اسے آگ کا سب نے سمجھا
لیا جا کے تھام اور سب نے اسی دم
کیا گھانس پھونس اس پہ لا کر فراہم
لگے اس کو سلگانے سب مل کے پیہم
نہ کچھ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم
یوں ہی رات ساری انہوں نے گنوائی
مگر اپنی محنت کی راحت نہ پائی

شیخ بہاء اللہ ایرانی کو دنیا سے رخصت ہوئے آج ۴۷ سال ہو گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی انتقال کئے آج اکتیس سال گزر گئے ۔ نہ شیخ بہاء اللہ کی روشنی سے دنیا منور ہوئی اور نہ مرزا غلام احمد صاحب کی روشنی سے روشن ہوئی ۔ یہاں تک کہ یہ دونوں گروہ بتصرف قدرت تسلیم کرتے ہیں کہ آج دنیا میں ظلمت ضلالت اختلاف و افتراق وغیرہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں تحریکیں دنیا کیلئے نور ثابت نہیں ہوئیں اس لئے اب کوئی اور صاحب نور آنا چاہیے ۔

نوٹ:

بہائی گروہ سے ہم بارہا پوچھ چکے ہیں کہ اسلام کا کوئی ایسا صریح حکم دکھاؤ جو موجودہ زمانہ سے موافق نہ ہو اور اس کے مقابلہ میں شیخ بہاء اللہ کی تعلیم پیش کرو، تاکہ مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔

اسی طرح قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ وہ حسب دعوی اپنے نور کی اشاعت کا نتیجہ بتائیں کہ اس نور نے دنیا کو کہاں تک منور کیا ؟ کیا قصبہ قادیان بھی اس نور سے منور ہوا یا نہیں ؟ ہم ان کے اس دعوی کو کہ ہماری تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے رامائن کی کتھا سے زیادہ وقعت نہیں دیتے کیونکہ اس کی حقیقت ہم سے مخفی نہیں ۔ خدا بھلا کرے خلیفہ محمود قادیانی کا جس نے ہمیں یہ سنا کر ہماری تسلی کر دی کہ:

مرزا صاحب کے مزعومہ کام کا اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الفضل قادیان ۱۶۔اکتوبر ۱۹۳۷ء)

جس پر اہل نظر کو یہ کہنے کا موقع حاصل ہے:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۵۱ ص ۳۔۵)

موجودہ جنگ ہندوستان میں بھی ہوگی

خلیفہ قادیان کا خواب اور اس کی سچی تعبیر

خلیفہ قادیان کا پاگل پن (انگریز کی رائے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا ایک خواب شائع ہوا ہے جو قابل دید وشنید اور پر لطف ولذیذ ہے۔ ناظرین پہلے اس کا خلاصہ سن لیں۔ پھر تفصیل اسی کے الفاظ میں پڑھیں۔

خلیفہ قادیان نے خواب میں ایک بہت بڑا اژدہا دیکھا جو ایک احمدی کو پکڑنے کے لئے قادیان میں پہنچا مگر وہ احمدی بھاگ کر درخت پر چڑھ گیا۔ پھر وہ اژدھا خلیفہ قادیان کی طرف لپکا اور خلیفہ صاحب ایک ان بنی چارپائی پر چڑھ گئے۔ اس کے بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے جس میں میں کھڑا ہوں۔ اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ عظیم الشان بلا جو ایک بہت بڑے اژدہا کی شکل میں ہے دور سے چلی آرہی ہے۔ وہ اژدہا دس بیس گز لمبا ہے اور ایسا موٹا ہے جیسے کوئی بہت بڑا درخت ہو۔ وہ اژدھا بڑھتا چلا آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ دنیا کے ایک کنارے سے چلا ہے اور درمیان میں جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدر چیزیں تھیں ان سب کو کھاتا چلا آ رہا ہے یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے وہ اژدہا اس جگہ پر پہنچ گیا جہاں ہم ہیں اور میں نے دیکھا کہ باقی لوگوں کو کھاتے کھاتے وہ ایک احمدی کے پیچھے بھی دوڑا۔ اس احمدی کا نام مجھے معلوم ہے مگر میں بتاتا نہیں وہ احمدی آگے آگے ہے اور اژدھا پیچھے پیچھے۔ میں نے جب دیکھا کہ اژدہا ایک احمدی کو کھانے کے لئے دوڑ پڑا ہے تو میں بھی ہاتھ میں سونٹا لے کر اس کے پیچھے بھاگا لیکن خواب میں میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اتنی تیزی سے سے دوڑ نہیں سکتا جتنی تیزی سے سانپ دوڑتا ہے چنانچہ وہ اتنی تیزی سے دوڑتا ہے کہ میں اگر ایک قدم چلتا ہوں تو سانپ دس قدم کے فاصلے پر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن بہر حال میں دوڑتا چلا گیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا وہ احمدی ایک درخت کے قریب پہنچا اور تیزی سے اس درخت پر چڑھ گیا۔ اس نے خیال کیا کہ اگر میں اس درخت پر چڑھ گیا تو میں اس اژدہا کے حملہ سے بچ جاؤں گا۔ مگر ابھی وہ اس درخت کے نصف میں ہی تھا کہ اژدہا اس کے پاس پہنچ گیا اور سر اٹھا کر اسے نگل گیا۔ اس کے بعد وہ پھر واپس لوٹا اور اس غصہ میں کہ میں اس احمدی کو بچانے کے لئے کیوں اس کے پیچھے دوڑا تھا اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ مگر جب وہ مجھ پر حملہ کرتا ہے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے قریب ہی ایک چار پائی پڑی ہوئی ہے مگر وہ بنی ہوئی نہیں صرف باہیاں وغیرہ ہیں۔ درمیان میں سوت سے اسے بنا نہیں گیا۔ پس جس وقت اژدہا میرے پاس پہنچا میں کود کر اس چار پائی پر کھڑا ہو گیا اور میں نے ایک پیر ایک سرے پر اور دوسرا پیر دوسرے سرے پر رکھ لیا۔ جب اژدھا چار پائی کے قریب پہنچا تو لوگ مجھے کہنے لگے کہ آپ اس اژدھا کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں...

اتنے میں وہ اژدھا میری چار پائی کے قریب پہنچ گیا اور میں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی شروع کر دی... میں نے دیکھا کہ دعا کرنے کے نتیجہ میں اس اژدہا کے جوش میں کمی آنی شروع ہو گئی اور آہستہ آہستہ اس کی تیزی کم ہو گئی چنانچہ وہ پہلے تو میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار پائی کے نیچے گھسا پھر اس کے جوش میں کمی آنی شروع ہوئی پھر وہ خاموشی سے لیٹ گیا۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی چیز بن گیا ہے جیسے جیلی ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ اژدہا پانی ہوکر بہہ گیا اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھا دعا کا کیسا اثر ہوا...

اس رؤیا کے ماتحت میں سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے یہ جنگ ہندوستان کے اندر بھی آجائے خوابیں چونکہ تعبیر طلب ہوتی ہیں اس لئے یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی یہی تعبیر ہو۔ اور اگر ایسا ہی ہوا تو یہ امر کوئی بعید نہیں کہ جنگ کے شعلے ہندوستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں۔

(الفضل قادیان ٦۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء ص ۵۔ ٦)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس خواب کا مضمون صاف ہے مگر تعبیر غلط ہے۔ اس کی صحیح تعبیر بتانے سے پہلے ہم ان انگریزوں کی تردید کرتے ہیں جو خلیفہ کو پاگل کہیں گے۔ ہم ہرگز خلیفہ صاحب کو پاگل نہیں کہہ سکتے اگرچہ خلیفہ صاحب اپنے آپ کو قضیہ مطلقہ عامہ کے ماتحت مراقی کہتے رہے ہیں (ریویو آف ریلی جنز بابت اگست ۱۹۲۶ء) چونکہ خلیفہ قادیان نے اپنے مذکورہ خواب کی نسبت خود لکھا ہے کہ ممکن ہے اس کی کوئی اور تعبیر ہو اس لئے اس خواب کی صحیح تعبیر ہم بتاتے ہیں۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کی تعبیر اس لئے غلط ہے کہ مذکورہ اژدھا سے مراد اگر جنگ ہوتی تو قادیان اور خلیفہ قادیان اور احمدی سے اس کو کوئی خاص تعلق نہ ہوتا کہ ان کے پیچھے بھاگا پھرتا۔

اس لئے صحیح تعبیر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس اژدھا سے مراد مولوی محمد علی لاہوری ہیں جنہوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ قصبہ قادیان میں اپنا مرکز تبلیغ قائم کر کے محمودی جماعت کے عقائد کی اصلاح کریں گے اسی لئے وہ اژدھا احمدی جماعت کی تلاش میں پھرتا رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ممبرو!

افتو نی فی تعبیری ان کنتم بالتعبیر عالمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء۔ ۶ رمضان ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۵۱ ص ۵۔۶)

جنگ یورپ دنیا کے لئے عذاب ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان کے تحت الفضل قادیان میں ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا گیا ہے جس میں لائق اڈیٹر نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ دنیا میں عذاب چونکہ نبی کی آمد کے بعد آتا ہے اس لئے لازم ہے کہ پہلے کوئی نبی آیا ہو۔ پھر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ نبی، مرزا غلام احمد صاحب متوفی ہیں اس دعوی پر دو آیتیں لکھی ہیں:

و ما کان ربّك مهلك القری حتّی یبعث فی امّها رسولا (القصص:۵۹)

(یعنی خدا کسی قوم کو ہلاک نہیں کرتا جب تک کسی مرکزی مقام میں اپنا رسول نہ بھیج دے)

لائق اڈیٹر نے اس آیت کو پیش کرتے ہوئے اس کے الفاظ مبارکہ پر غور نہیں کیا بلکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی محبت اور اخلاص کی رو میں اپنی تردید کو تائید سمجھ بیٹھے۔ قرآن کی یہ آیت اگر مرزا قادیانی کی نبوت سے تعلق رکھتی ہو تو ماننا پڑا کہ موضع قادیان پولینڈ کا مرکزی مقام (دارالحکومت) ہے، اسی لئے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت کا اثر پولینڈ پر بھی پہنچ گیا۔

ہاں ہاں اس کا یہ نتیجہ بھی ماننا پڑے گا کہ قادیان، جرمنی کی توپوں سے برباد بھی ہو گیا۔

اب ایک سوال باقی رہ گیا جس کا جواب دینا (اڈیٹر صاحب) الفضل پر فرض ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ بتائیں کہ پولینڈ کی جو تقسیم روس اور جرمنی کے درمیان ہوئی ہے اس کے بعد قادیان کس کے حصے میں آیا۔ غالباً روس کے حصے میں آیا ہو گا کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کو الہام ہوا تھا کہ زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا۔

اس کی تعبیر یہ ہو سکتی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرکز روسیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حوالہ کیا جائے گا کیونکہ مرزا صاحب کے الہاموں اور خوابوں کے معنی ایسے ہی ہوا کرتے تھے۔ مثلاً یہ کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ مگر مرے لاہور میں جس پر مرزا غالب مرحوم نے مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی طرف سے یہ شعر لکھا تھا

مارا دیار غیر میں مجھ کو وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۵۸ھ ص ۵)

طاعون سے قادیان خصوصاً دار مرزا کی حفاظت کا الہام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

طاعون کے زمانہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تین الہام شائع کئے تھے۔ ایک یہ کہ قصبہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ دوسرا یہ کہ میرا گھر طاعون سے محفوظ رہے گا۔ تیسرا یہ کہ میرے مرید طاعون سے بچائے جائیں گے۔

خدا کی شان یہ تینوں الہام ایسے غلط ثابت ہوئے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی ان کا غلط ہونا تسلیم کرنا پڑا۔ قادیان میں طاعون آنے کا اعتراف خود مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں کیا ہے۔ خدا بھلا کرے خلیفہ قادیان (محمود احمد) کا اور اس راست گوئی کے صلہ میں ان کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب کرے جنہوں نے صاف کہہ دیا کہ: قادیان میں بھی زور کے ساتھ طاعون پڑی۔ (خطبہ مرزا محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء۔ ص ۳)

باقی رہا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دار کی حفاظت والا الہام، جس کے متعلق خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بڑی تدلیس و تلبیس سے کام لیا ہے، کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کے الہام میں لفظ دار ہے۔ الہام کے الفاظ یہ ہیں:

انی احافظ کل من فی الدار۔

یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں دار مرزا میں رہنے والے سب افراد کی جانیں بچاؤں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دار کے معنی کی تشریح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب کشتی نوح میں خود کی ہوئی ہے کہ اس دار سے مراد اینٹ اور چونے کا گھر نہیں ہے، بلکہ اس سے حلقہ ارادت مراد ہے۔ یعنی ہر وہ شخص جو دار مرزا سے عقیدت رکھتا ہے یعنی ان کا مرید ہے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔

نتیجہ صاف ہے کہ دار سے مراد مرزا غلام احمد صاحب کا سکونتی مکان نہیں ہے۔ باوجود اس تشریح و تفصیل کے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) اس کی تلبیس کرتے ہوئے گویا ہوئے ہیں کہ:

> جب طاعون قادیان میں آئی اور شدت سے آئی اور اس محلّہ میں آئی جس میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا سکونتی مکان تھا اور آپ کے اردگرد کے مکانوں میں بہت سی اموات ہوئیں تو آپ کے مکان میں ایک چوہا بھی نہ مرا۔ (خطبہ مذکور)۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں: خلیفہ قادیان نے اس بیان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہام کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ وہ بتشریح مرزا صاحب قادیانی افراد احمدیہ کی موت بالطاعون سے مرزا صاحب کی زندگی ہی میں غلط ثابت ہو چکا ہے۔ مگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کوشش کرتے ہیں کہ اس مردہ الہام میں جان پڑ جائے شائد انہوں نے حکیمانہ مقولہ لن یصلح العطار ما افسد الدھر نہیں سنا، اسی لئے ایسی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۶)

علمائے قادیانیہ سے ایک مذہبی سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی جماعت چاہے مرزا صاحب قادیانی کو نبی مانتی، نبی بھی اس درجہ کا کہ اس کے انکار کو دخول جہنم کا موجب قرار دیتی ہے (انوار خلافت) لیکن باوجود ادعائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت مرزا کے اس امر کی بھی قائل ہے کہ احکام شریعت محمدیہ میں مرزا صاحب قادیانی نے کوئی تغیر وتبدل نہیں کیا۔ اس لئے ہم علمائے قادیانیہ سے عموماً، ان کے اکبر العلماء مولوی سرور شاہ سے خصوصاً استفسار کرتے ہیں کہ امانت اور قرض میں کیا فرق ہے۔ اور کوئی رقم امانت کے نام سے لے کر اس میں تصرف کرنا خیانت یا غصب ہے یا نہیں؟

بنائے استفسار یہ کہ اخبار الفضل میں کئی دفعہ امانت فنڈ کے عنوان سے مضامین نکلے ہیں۔ چنانچہ ۲۹، اکتوبر ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں بھی ایک لیڈر مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جماعت مرزائیہ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا زائد روپیہ جو بغرض حفاظت بنکوں یا ڈاک خانوں میں جمع کراتے ہیں، وہ قادیان کے امانت فنڈ میں جمع کرائیں۔ مرکز اس روپیہ کو کاروبار میں لگائے گا۔ مرکز کو اس سے سہولت ہوگی اور سانس لینے کا موقع مل جائے گا۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرکز اس امانتی روپیہ کو بجائے محفوظ رکھنے کے کاروبار پر خرچ کرے گا۔ اس لئے:

ہمارا مذہبی سوال ہے کہ امانت کے نام سے روپیہ طلب کرنا اور پھر اس کو اپنے تصرف میں لانا کیا شرع اسلام کی رو سے جائز ہے، یا دین قادیانی کی رو سے؟

مہربانی کرکے اس مسئلے کا جواب بدلائل شرعیہ دے کر مشکور فرمائیں۔ ایسا نہ ہو کہ پیغام صلح لاہور اس پر کچھ اور اضافہ کردے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۴ شوال ۱۳۵۸ھ جلد ۳۷ نمبر ۳ ص ۴)

مرزا کی بعثت کے بعد دنیا میں ذہنی انقلاب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں کوئی بھی واقعہ ہو، جاپان وچین میں جنگ ہو، کوئٹہ یا بہار میں زلزلہ آئے، پولینڈ میں آفت نازل ہو، یہ سب واقعات رسول قادیان کی تکذیب کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اخبار الفضل کا فرض ہے کہ وہ ان واقعات کو نبوت مرزا قادیانی کے دلائل کی صورت میں پیش کرتا رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں کیا غرض کہ کسی کو اس کی ڈیوٹی سے روکیں ۔ چنانچہ الفضل ۲۰، اکتوبر ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون خاص اس دعوی کے ثبوت میں لکھا گیا ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت کے بعد دنیا میں ایک ذہنی انقلاب یہ ہوا کہ آج کل لوگ اپنے دعوی کو دلیل سے منوانا چاہتے ہیں ۔

اس دعوی کے ثبوت میں جرمنی اور برطانیہ وفرانس کی جنگ کا ذکر کیا ہے ۔مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ الفضل اور اس کے اعوان وانصار دنیا کے واقعات سے اتنی چشم پوشی کیوں کرتے ہیں ۔ دلیل کا مطالبہ کرنا اور دلیل سے فیصلہ چاہنا تو دنیا میں بہت عرصے سے جاری ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے فرعون سے کہا تھا کہ وہ دلیل کیساتھ فیصلہ کرلے اور فرعون نے اس تجویز کو منظور کرلیا تھا۔ ملاحظہ ہو آیات ذیل:

قا ل او لو جئتك بشيء مبين ۔ قال فأت به ان كنت من الصادقين .(الشعراء : ۳۰. ۳۱)(موسیٰ نے) کہا اگر چہ میں تیرے پاس کوئی کھلی چیز لے آؤں؟ (فرعون نے کہا) گر تو سچوں میں سے ہے تو اسے پیش کر)

آج جس دلیل سے فیصلہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے وہ ہمارے سامنے نظر آ رہی ہے جس کو انگریزی میں مائٹ از رائٹ Might is Right میں بیان کیا جاتا ہے یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس ۔ اگر دلیل سے فیصلہ کرانے پر انسانی طبیعت کا میلان ہوتا تو آج ہمارا امت مرزائیہ سے کوئی جھگڑا ہی نہ رہتا ۔ مباحثہ لدھیانہ میں دلیلیں پیش ہوچکیں اور بذریعہ ثالث فیصلہ بھی ہو چکا ۔مگر امت مرزا نے نہ ماننا تھا، نہ مانا ۔

اچھا اگر آپ اپنے دعوی میں سچے ہیں کہ دنیا کا ذہنی انقلاب دلیل طلبی کی صورت میں ہوا ہے تو آپ بنیابت خلیفہ قادیان ہمارے ساتھ مرزا غلام احمد کے آخری فیصلہ کے متعلق مکرر فیصلہ کرلیں ۔ دیکھیں آپ اس تجویز کا کیا جواب دیتے ہیں ۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا کی بعثت کے بعد عجیب ذہنی انقلاب ہوا ہے ۔ نہ بزرگوں کا ادب ہے نہ حیا وشرم نہ امانت و دیانت ۔ ڈاکہ زنی چوری خیانت مجرمانہ وغیرہ افعال قبیحہ اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ مولانا الطاف حسین حالی کی یہ رباعی بالکل سچی معلوم ہوتی ہے

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی نہ رہے گا کوئی انسان میں عیب
ہو جائیں گے چھل چھلا کے سب سے عیب ہنر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۴ شوال ۱۳۵۸ھ جلد ۳۷ نمبر ۳ ص ۴)

مرزا قادیانی جیسا ناکام کوئی مدعی نہیں رہا

(بجواب الفضل قادیان ۴ نومبر ۱۹۳۹ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بارہا اس امر کو واضح کر چکے ہیں اور بدلائل قاہرہ ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی اپنے دعویٰ میں بالکل ناکام رہے۔ ایسے ناکام رہے کہ کوئی پرائمری کا لڑکا جو دس دفعہ فیل ہو، وہ بھی اتنا ناکام نہیں سمجھا جائے گا۔

مگر امت مرزائیہ واقعات سے چشم پوشی کر کے اور مرزا صاحب کے دعاوی کو زاویہ خمول میں ڈال کران کی کامیابی کے گیت گاتی چلی جارہی ہے۔ اخبار الفضل کے پرچہ مذکور میں ہمارے اعتراض کے جواب میں بڑے فخر سے لکھا ہے کہ:

اہل حدیث کے فرسودہ اعتراض کا جواب ہم نے بارہا ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ دیا، بلکہ اس سے زیادہ مرتبہ جتنی مرتبہ کہ عیسائیوں نے تثلیث کے متعلق، اور آریوں نے نیوگ کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کو دیا۔

جوابات کی کمیت (تعداد) سے کیفیت صحیحہ ثابت نہیں ہوسکتی۔ الفضل قادیان ۴ نومبر ۱۹۳۹ء کے پرچے میں بھی تو جواب دیا ہے جو گنتی میں تو آجائے گا۔ لیکن اہل نظر کے نزدیک وہ جواب لاجواب ہے۔ آج ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ناکامی کو ایک تاریخی مثال سے تشبیہ دیتے ہیں۔

رچرڈ شیر دل شاہ انگلستان جب افواج قاہرہ لے کر سلطان صلاح الدین کے مقابلہ میں چلا تھا تو کیا دعویٰ لے کر چلا تھا۔ یہی نا کہ میں بیت المقدس کو فتح کر کے آؤں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑائی میں یقیناً اس نے چند مقامات کو اپنے گھوڑوں سے پامال کیا ہوگا مگر نتیجہ کیا ہوا کہ شکست خوردہ واپسی کے وقت وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نہیں دیکھتا تھا۔

یہ اس کی شرافت کا تقاضا تھا۔ اگر وہ قادیانی لٹریچر سے واقف ہوتا، انگلستان جا کر بہت بڑا جلسہ کرتا اس میں کئی ایک لاؤڈ سپیکر (اگر مہیا ہوتے) لگا کر پرزور تقریر کرتا کہ میں نے بندرگاہ پر اترتے ہی اتنے مربع میل فصل کو روند ڈالا۔ میری فوج نے اتنے باغات اجاڑ دیئے، کھیتوں کو برباد کیا۔ اتنے مویشی ذبح کر دیئے۔ مسلمانوں کے ہزاروں آدمی ہم نے قتل کر دیئے۔

اگر کوئی پوچھتا کہ صاحب! اصل مطلب (بیت المقدس کی فتح) میں آپ کامیاب آئے یا ناکام، تو بڑی سنجیدگی سے کہہ دیتا

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

اب ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ سناتے ہیں جس میں ان کو ناکام پاتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں جو اپنی وضاحت میں بے مثال ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

> چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں، اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اس زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسکا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔ اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ۔ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اسلئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔ (چشمہ معرفت۔ص۸۲۔۸۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: یہ ہے دعوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جس کا یہ آخری فقرہ ناظرین سامنے رکھ لیں:

عالم گیر غلبہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔

ناظرین یہ بھی یاد رکھیں کہ مسیح موعود (مرزا) تک کے زمانہ تک یہ عالمگیر غلبہ کیوں موقوف رکھا گیا۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا الفاظ ملاحظہ ہوں کہ اس لئے کہ شبہ نہ ہو کہ زمانہ نبوت محمدیہ، مسیح موعود سے پہلے ختم ہو گیا۔

بہت خوب! اس ساری عبارت پر یک جا نظر ڈالنے سے ہر ایک درجے کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی اپنے وقت میں عالمگیر غلبہ اور دنیا بھر میں وحدت قومی اسلامی پیدا کرنا تھا۔

سوال یہ ہے کہ ایسا ہو گیا؟ ہو گیا، تو چشم ما روشن دل ما شاد۔

اگر ہو گیا ہوتا، تو آج یورپ میں جنگ بھی نہ ہوتی، روس وغیرہ ممالک میں الحاد اور زندقہ بھی نہ پھیلا ہوتا۔ ہندوستان میں قبر پرستی کا نام و نشان نہ ہوتا، بلکہ قادیان میں آریہ سماج بھی نہ ہوتی۔

اس کے جواب میں کیا ہی بچوں کی سی باتیں کہی جاتی ہیں کہ انبیاء کرام کے زمانے میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔

ہم مانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوا کیونکہ انہوں نے کبھی ایسا دعوی بھی نہیں کیا کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہم دنیا میں وحدت قومی پیدا کر کے جائیں گے۔ وہ تو صرف تبلیغ کرنے آئے تھے اور اعلان فرماتے رہے من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر

مرزا قادیانی کی امت کے ممبرو! کسی نبی کی تعلیم میں ایسے الفاظ دکھا ؤ جیسے مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ ہم نے پیش کئے ہیں پھر یہ جواب دو۔ ورنہ اس عبارت کو جو ہم نے پیش کی ہے اس کتاب سے محو کردو اور اعلان کردو کہ یہ عبارت مرزا صاحب نے کسی حالت میں لکھی تھی جو بطور سکران پر وارد ہوئی تھی۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ہم بھی تمہارا پیچھا چھوڑ دیں گے اور بقول حضرت مجدد الف ثانی یہ کہیں گے:

کلمات شطحیہ آں را پیروی نہ باید کرد

اور مرزا صاحب متوفی کی طرف سے بھی ہم یہ معذرت شائع کردیں گے

بک گیا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ نومبر ص ۱۹۳۹ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ جلد ۳۷ نمبر ۴ ص ۶۔۷)

(عیسائیوں نے مولانا امرتسری کی درج بالاقسم کی تحریروں کی تحسین کی تو قادیانیوں کو ناگوار گذرا چنانچہ لکھا:

نور افشاں کی ظلمت فشانی

جس دن سے نور افشان کی زمام ادارت پادری سلطان محمد پال کے ہاتھ میں آئی ہے، اس کا شائد ہی کوئی پرچہ ہوگا جس میں حضرت مسیح موعود پر ناواجب طعن وتشنیع اور تمسخر واستہزاء سے کام نہ لیا جاتا ہو۔ جہاں تک مسائل کا تعلق ہے اس بات کا تو کوئی حرج نہیں کہ پادری صاحب مہذبانہ طریق سے دلائل کے ساتھ ان پر نکتہ چینی کریں لیکن ایک غلط خیال کو سامنے رکھ کر مخالفین کی غلط بیانیوں سے فائدہ اٹھا کر تمسخرانہ پیرائے میں ہرزہ سرائی کرنا اور مولوی ثناء اللہ اور دوسرے مخالفین کی تحریریں نقل کرتے چلے جانا کسی سنجیدہ اور معقول انسان کا کام نہیں..

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بے شک یہ لکھا ہے کہ میں کسر صلیب اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوا ہوں، اور ان دونوں کاموں کو اپنی زندگی ہی میں تکمیل تک پہنچانے کی بھی پیش گوئی کی ہے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کے فوت ہوجانے سے پہلے عیسائیت کو دنیا سے نیست و نابود ہوجانا چاہیے تھا، یا تمام مسلمان فرشتہ خصلت بن جانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہییں تھے، اور کوئی بری بات ان میں باقی نہ رہنی چاہیے تھی بلکہ جیسا کہ بارہا مرتبہ پیغام صلح کے صفحات میں اس بات کو واضح کیا جا چکا ہے کہ آپ کا کام محض اتنا ہی تھا کہ کسر صلیب کے لئے ایسے بہترین اصول ہمارے ہاتھ میں دے دیتے، جن سے کام لے کر آپ کے پیرو ہر میدان میں فتح یاب ہوتے جیسا کہ آج دیکھنے میں آ رہا ہے۔ ایسا ہی مسلمانوں کی اصلاح سے مقصد صرف اس قدر ہے کہ انہیں وہ راہیں بتا دیتے جن پر چل کر وہ کامیابی کے مدارج کو پہنچ سکتے ہیں، ایک مامور من اللہ کا کام صرف اسی قدر ہوتا ہے کہ وہ چند راہیں دنیا کو بتا دیتا ہے جو اصل مقصد کی طرف لے جانے والی ہیں اور ایک ایسی جماعت وہ بنا دیتا ہے جو اس کے منشا کے موافق کام کرے اور ان راہوں پر دنیا کو چلانے کی کوشش کرے۔ مسیح موعود نے کسر صلیب کے جو اصول ہمیں سمجھائے، وہ ایسے زبردست ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا مسیحی بھی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ ...خاکسار بشیر احمد لاہور۔ (پیغام صلح ۲۸ جون ۱۹۲۹ء ص ۵)

مرزا صاحب قادیانی کو گذرے ہوئے ایک صدی سے زائد ہوگئی ہے۔ اور ان کی جماعت کو بھی ان کے دیئے ہوئے اصولوں کے مطابق کام کرتے ہوئے اتنا عرصہ ہوگیا، لیکن عیسائیت تا حال اسی طرح دنیا میں پھیلی ہوئی ہے، صلیب کی پرستش بھی ہو رہی ہے۔ ادھر مرزا صاحب اور ان کی جماعت ایک صدی قبل کی طرح آج بھی مسلمانوں میں مبغوض ہے۔

قادیانی تحریف

مولانا ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہرویؒ لکھتے ہیں:

اب تک تو مجھے قادیانیت سے نفرت تھی، مگر شوق مطالعہ کی خیر ہو جس نے آج ہمیں قادیانیت سے نفرت اور بغض کے معاملہ میں حقیقت آشنا بنا دیا۔

قادیانی (ہر دو صنف) قرآن فہمی کے گویا الہامی مدعی ہیں اور اس سلسلہ میں مرزا محمود احمد صاحب تو گویا خلیفہ موعود، بھی ہیں۔ سنا گیا ہے کہ قادیان میں آج کل بھی ایک نبی موجود ہے جس کا نام احمد نور ہے۔

مقصود قادیانی قرآن فہمی کا نمونہ دکھانا تھا، جس میں یہ دونوں طائفے (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اورلاہوری) حضرت جبریل امین سے فیض یاب ہونے کے دعویدار ہیں۔قادیانی اخبار الفضل قادیان ۲ مارچ ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون قرآن مجید کی بعض ظاہری خصوصیات، کے عنوان سے چھپا ہے۔اس میں قرآن مجید کی ۱۸ خصوصیت دکھائی گئی ہیں۔اور یہ دنیا میں قرآن مجید کی پہلی ریسرچ (تحقیقات) ہے جو الفضل قادیان نے بےنقاب کی ہے۔یعنی

۱۔سب سے بڑی آیت قرآن مجید کی یا ایها الذین آ منوا ا ذا تدا ینتم بد ین سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۳ ہے۔میرے قرآن میں سترہ سطروں کی ہے۔

بتائیے۔یہ آج تک کس نے دریافت کیا تھا؟

دوسری ریسرچ سنئے۔فرماتے ہیں۔

۲۔سب سے چھوٹی آیت مقطعات کو چھوڑ کر و العصر ہے یا و الحا قه اور و القارعه ہے۔یہ آیتیں دو الفاظ سے مرکب ہیں۔

خوب! یہ نیا مطالعہ ہے۔اب تک قرآن مجید کی چھوٹی آیت کسی کو معلوم نہ تھی۔

مگر اس سلسلہ کی سب سے مضبوط کڑی نمبر ۱۴ ہے جس سے قرآن مجید کے متعلق قادیانی مفسر کا یہ جدید انکشاف قابل داد ہے کہ قرآن مجید نے اپنے متعلق، قرآن عربی، ہونے کا جو دعوی کیا تھا وہ بھی مزید ریسرچ کا محتاج تھا۔ملاحظہ ہو۔

۱۴۔یہ کتاب حکیم ب کے حرف سے شروع ہوتی ہے اور س کے حرف پر ختم ہوتی ہے مطلب یہ کہ بس ہے کہ کافی ہے ہمارے لئے اور بس ہے کہ آخری کتاب ہے۔(الفضل ۲ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۵)

غور طلب ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے لے کر اب تک کسی نے یہ ریسرچ نہ کی کہ، بس، عربی لفظ ہے، اور کافی کے معنوں میں آتا ہے۔

اگر میری یہ عرض داشت جناب استاد سید سلیمان ندوی کے سمع عالی تک پہنچ سکے تو زہے نصیب۔کہ جناب اپنی تالیف لغات جدیدہ میں لفظ بس بمعنی کافی کا اضافہ فرمالیں اور اس کے مولد یا دخیل ہونے کی تحقیق قادیان شعبہ تالیف وتصنیف سے فرمالیں

برائے کرم اس ریسرچ سے مستشرقین یورپ کو بھی بشارت دیجئے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب المنجد کو بھی مطلع فرما دیجئے۔

کاش یہ تمام لوگ باقاعدہ قادیان شعبہ تالیف وتصنیف سے معاملہ رکھیں تاکہ اس قسم کی نئی تحقیقیں ان کے کام آسکیں

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے نوٹ لکھا ہے:

قابل مضمون نگار کو شائد معلوم نہیں کہ ایسے محقق پہلے بھی گزرے ہیں جن کے حق میں کہا گیا ہے:

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بخاقانی

کہ بورانیست باذنجان و باذنجان بورانی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ نومبر ص ۱۹۳۹ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ جلد ۳۷ نمبر ۴ ص ۷)

کیا بہاء اللہ ایرانی نبی تھے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج تک تو بہائی تحریرات میں بہاء اللہ ایرانی کی نبوت سے انکار ہوتا رہا۔ یہی سننے میں آتا تھا کہ آپ نبی نہیں بلکہ صاحبِ کتاب ہیں۔ ادھر قادیان سے بھی آواز آتی کہ شیخ بہاء اللہ نے نبوت کا نہیں بلکہ الوہیت کا دعویٰ کیا ہے۔ ایسا کہنے میں ان کی ایک خاص غرض پنہاں ہے۔ اس کے جواب میں بہائی جماعت کی طرف سے کہا جاتا تھا کہ شیخ بہاء اللہ نے نہ الوہیت کا دعویٰ کیا اور نہ نبوت کا بلکہ الوہیت اور نبوت کے درمیان ایک درجہ مجہول الکیفیت ہے جس پر آپ فائز تھے۔

ہم نے اپنے رسالہ بہاء اللہ اور میرزا میں اس مضمون پر مفصل بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی نبوت و رسالت تھے۔ اسکے بعد جتنی تحریرات اہل قلم بہائیوں کی طرف سے نظر سے گزریں ان سب میں شیخ بہاء اللہ کی نسبت نبی یا نبوت کا لفظ صاف پایا جاتا ہے جس سے ہمیں دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک بہائیوں کے مقابلہ میں دوسرا قادیانیوں کے مقابلہ میں۔ اس کی تفصیل پہلے بھی گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ ہو چکی ہے اور آئندہ بھی حسب ضرورت ہوتی رہے گی۔

آج کے مضمون میں ہمارا روئے سخن بہائی میگزین بابت نومبر ۱۹۳۹ء کی طرف ہے۔اس میں ایک مضمون اس عنوان سے درج ہوا ہے:

نئی کتاب اور نئے پیغمبر کی آمد

اس عنوان کے ماتحت اڈیٹر صاحب بہائی میگزین نے قرآن شریف کی کئی ایک آیات سے نبوت کا اجراء ثابت کرتے ہوئے شیخ بہاء اللہ کو قرآنی شہادت سے نبی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ۔ یہ کوشش اسی قسم کی ہے جو قادیانی گروہ کے افراد اپنے نبی (مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم کے ماتحت کیا کرتے ہیں۔اسی لئے ہم علی وجہ البصیرت کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب متوفی اپنے دعاوی میں شیخ بہاء اللہ سے مستفیض ہیں۔

ڈاکٹر اقبال مرحوم کا یہ قول رہ رہ کر ہمیں یاد آیا کرتا ہے کہ امام حسین کی شہادت کے بعد ان کے برابر بلکہ ان سے زیادہ مظلوم قرآن شریف ہے جو کوئی چاہتا ہے اس کو اپنے ظلم وستم کا تختہ مشق بنالیتا ہے یعنی متکلم کے خلاف منشاء اس سے کام لیتا ہے حقیقت میں ایسے لوگ اس آیت کے مصداق ہوتے ہیں

و لما جاء ھم رسو ل من عند اللہ مصدق لما معھم نبذ فر یق من الذین او توا الکتاب کتا ب اللہ وراء ظھو ر ھم(البقرۃ: ۱۰۱) جب کبھی ان کے پاس اللہ کا کوئی رسول ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والا آیا، ان اہل کتاب کے ایک فرقہ نے اللہ کی کتاب کو اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دیا گویا جانتے ہی نہ تھے)

اڈیٹر صاحب بہائی نے شیخ بہاء اللہ ایرانی کے دعوی کے اثبات میں قابل توجہ مندرجہ ذیل آیات لکھی ہیں

۱۔و ما یأ تیھم من ذکر من الر حمن محدثٍ ا لا کانوا عنہ معرضین (الشعراء:۵)(اوران کے پاس رحمان کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آئی یہ اس سے روگردانی کرنے والے بن گئے

۲۔ اشرقت الا ر ض بنور ر بھا و و ضع الکتا ب و جِایٓ بالنبیین و الشھداء و قضی بینھم بالحق و ھم لا یظلمو ن ۔ (الز مر: ٦٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی ۔نامہ اعمال حاضر کئے جائیں گے۔نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا۔اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کر دیئے جائیں گے اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے)

پہلی آیت آپ نے یہ بتانے کو پیش کی ہے کہ ذکر سے مراد کلام الٰہی ہے جو مختلف اوقات میں نازل ہوتا رہا ہے۔ دوسری آیت اس غرض سے پیش کی ہے کہ نورِ رب سے مراد شیخ بہاء اللہ ایرانی ہیں ۔اس بارے میں آپ کے الفاظ جو قابل دید و شنید ہیں، درج ذیل ہیں:

ما یا تیهم من ذکر من ر بهم محد ث الا استمعوه و هم یلعبون ۔ لا هية قلو بهم (سورہ انبیاء:۲۔۳)(کبھی کوئی نیا ذکر پروردگار کی طرف سے لوگوں کے پاس نہیں آتا مگر لوگ اسے سن کر کھیل بناتے ہیں ان کی دل متوجہ نہیں ہوتے)

اس آیت مبارکہ میں صیغہ مضارع میں صاف صاف فرمایا ہے کہ ما یا تیهم من ذکر جس کا ترجمہ قاعدے کے مطابق حال واستقبال دونوں کو حاوی ہے جب کبھی خدا کی جانب سے نیا ذکر آتا ہے اور آئے گا لوگ توجہ سے نہیں سنتے اور نہیں سنیں گے ۔اس میں مستقبل کے پہلو سے عیاں ہو گیا کہ قرآن کے بعد بھی ذکر آئے گا اور لوگ منکر اور غافل رہیں،

(بہائی میگزین بمبئی۔ص ۷نومبر ۱۹۳۹ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اقتباس میں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ راقم مضمون نے غور نہیں کیا کہ فعل مضارع زمانہ حال اور استقبال کے معنی میں لفظ مشترک یا حقیقت ومجاز ہے؟ حقیقت ومجاز کا تو قائل کوئی بھی نہیں ۔اگر ہو بھی تو ہمیں مضر نہیں ۔رہا مشترک ہونا تو اس کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ ایک ہی کلام کے متعدد معنی ایک ہی دفعہ مراد نہیں لئے جاسکتے بلکہ ایک موقع پر ایک ہی معنی مراد ہوتے ہیں مثلاً لفظ عین سے نہر چشمہ آنکھ اور جاسوس وغیرہ سب معانی اکھٹے مراد نہیں لے سکتے ۔اب دیکھنا یہ ہے کہ اس مضارع (ما یاتیهم) میں کون سے معنی مراد ہیں۔ بشہادت قرینہ یہاں حال کے معنی مراد ہیں کیونکہ الا کا نوا عنه کا صیغہ ماضی ہونا بتا رہا ہے کہ یہاں مستقبل کے معنی مراد نہیں ہوسکتے مگر ہم تو یہ بھی کہنے کو تیار ہیں کہ مستقبل کے معنی بھی ہمیں مضر نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ بمعنی حال:

نہیں آتی ہے انکے پاس خدا کی طرف سے کوئی نصیحت مگر وہ اس سے منہ پھیر جاتے ہیں

ترجمہ بمعنی مستقبل:

نہیں آئے گی ان کے پاس خدا کی طرف سے کوئی نئی نصیحت مگر وہ اس سے منہ پھیر جائیں گے

اڈیٹر بہائی میگزین نے ان ہر دو معانی کو پیش کر کے کہا ہے کہ قرآن مجید سے اجرائے نبوت ثابت ہوتا ہے جس کو دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ بقول ان کے قرآن مجید اشارہ کرتا ہے کہ آنحضرتﷺ کے بعد بھی سلسلہ نبوت جاری رہے گا

ہم کہتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں دو معانی مراد لینا خلاف قاعدہ ہے اسکے علاوہ مستقبل کے معنی لے کر بھی یہ مضمون ثابت نہیں ہوتا کیونکہ معنی استقبال کی صحت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد تا انتقال ذات رسالت جو زمانہ ہے اس میں ان کی روگردانی ثابت ہو۔ اس سے یہ کیونکر مانا جائے کہ دوام استقبال مراد ہے ملاحظہ ہو آیت ذیل:

سیقول السّفهاء من النّاس ما ولا هم

بوجہ دخول س کے یقول یقیناً فعل مستقبل کا صیغہ ہے جس کی صحت کے لئے ایک دفعہ کا قول بھی کافی ہے نہ کہ علی الدوام الی یوم القیامۃ۔

مذکورہ استدلال دراصل بہائی متکلم کے دعوی کیلئے بمنزل صغری کے ہے اس شکل کا کبری آپ نے آیت کریمہ اشرقت الا ر ض بنور ر بها و وضع الکتاب سے لیا ہے اس سلسلہ میں آپ کے الفاظ بہت ہی لطف انگیز ہیں۔ آپ اس آیت کا ترجمہ مع تشریح یوں کرتے ہیں:

زمین پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی (نور رب اور بہاء اللہ ایک معنی ہیں) اور کتاب لاکر رکھی جائے گی۔ سورہ انبیاء اور سورہ شعراء کی آیات مذکورہ میں صاف لفظ محدث فرمایا ہے یعنی یعنی جدید کتاب و پیغمبر کی آمد ہو گی اور شروع مضمون میں جو آیت ہم نے لکھی ہے وہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے بعد کوئی باطل کتاب ہرگز نہیں آئے گی اس طرح خدا نے ہمیں بتا دیا کہ حضرت بہاء اللہ کے ذریعے جوئی کتاب آئی ہے وہ حقیقت میں خدا کی ہی کتاب ہے اور حضرت بہاء اللہ یقیناً منجانب اللہ مرسل برحق ہیں۔

(بہائی میگزین۔ص ۸۔بابت نومبر ۱۹۳۹ء)

ناظرین کرام: غور فرمایئے کہ کسی مدعی نبوت کے دعوے کا اثبات اس طریق سے ہو سکتا ہے جس میں نہ کسی قانون یا ضابطہ ءزبان کی پابندی ہو نہ سیاق عبارت کا لحاظ نہ تحریف کلام سے خوف، ہم ناظرین کی آگاہی کیلئے یہ آیات پیش کئے دیتے ہیں

اشرقت الار ض بنو رر بها و و ضع الكتاب و جأ ئ ء بالنبيين و الشهداء و قضى بينهم بالحق و هم لا يظلمو ن۔ و وفّيت كلّ نفس ما عملت و هو اعلم بما يفعلو ن ۔ و سيق الّذين كفروا الى جهنّم زمرا ۔ حتّى اذا جا ء و ها و فتحت ابوا بها و قا ل لهم خز نتها الم يأتكم رسل مّنكم يتلو ن عليكم ء ايا ت ربّكم و ينذ رو نكم لقا ء يو مكم هذا ، قا لوا بلى و لكن حقّت كلمة العذا ب على الكا فر ين ۔ قيل اد خلوا ابوا ب جهنّم خالدين فيها فبئس مثوى المتكبّر ين ۔ و سيق الّذين اتقوا ربّهم الى الجنّة زمرا۔ حتّى اذا جا ء و ها و فتحت ابوا بها و قال لهم خز نتها سلا م عليكم طبتم فا دخلو ها خا لد ين ۔ و قالوا الحمد للّه الذى صد قنا وعده و او ر ثنا ا لا ر ض نتبوّأ من الجنّة حيث نشا ء فنعم اجر العا ملين ۔ و تر ى الملا ئكة حا فّين من حو ل العر ش يسبّحو ن بحمد ر بّهم و قضى بينهم بالحق و قيل الحمد لله ربّ العا لمين (الزمر: ٦٩۔٧٥)

ان آیات میں مختلف مصادر سے پانچ فعل آئے ہیں جو ایک دوسرے سے عطف کا تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے معنی بتانے میں ہمیں بڑی آسانی ہے کیونکہ اڈیٹر صاحب بہائی نے دو فعلوں اشرقت اور و ضع کو مستقبل کے معنی میں لیا ہے پس ساری آیات کا مستقبل کے معنی میں لے کر مفہوم یوں ہوگا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی اور اعمال نامہ کی کتاب
سب کے سامنے رکھ دی جائے گی اور نبی اور شہید روبرو لائے جائیں گے
جس کے بعد الحمدلله رب العالمین کہا جائے گا۔

حضرات! ہر ایک صاحب خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر بتائے کہ کیا یہ سب واقعات ظہور میں آ چکے ہیں۔ مضمون نگار صاحب نے نور اور بہاء اللہ ہم کو ہم معنی کہہ لیا اور کتاب سے مراد بہاء اللہ کی کتاب اقدس لے لی مگر نبیوں اور شہیدوں کا آنا اور بندوں کے درمیان فیصلہ کلی ہونا اور منادی کا الحمدللہ کہنا، یہ کام کب ہوئے؟

سب سے بڑی بات جملہ قضی بینھم بالحق قابل غور ہے کیونکہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے دن قضائے بالحق کے بعد جزا و سزا کا دور شروع ہو جائے گا، اعمال کا نہیں۔

غور سے پڑھیئے آیات کریمہ جن کے الفاظ یہ ہیں:

و قال الشیطان لما قضی الامر انّ الله وعدکم وعدالحق و وعدّ تکم فا خلفتکم و ما کان لی علیکم من سلطان ا لّا ان دعو تکم فاستجبتم لی، فلا تلو مو نی ولو موا انفسکم، ماانا بمصرخکم وما انتم بمصر خی انّی کفرت بما اشرکتمو ن منقبل انّ الظا لمین لھم عذا ب الیم۔ و ا دخل الذین آ منوا و عملوا الصالحات جنّا ت تجری من تحتھا ا لا نھار خالدین فیھا با ذن ر بھم تحیتھم فیھا سلا م (ابراھیم: ۲۲۔۲۳)

ان آیات کا ترجمہ ہی اپنا مطلب بتانے کو کافی ہے جو درج ذیل ہے:

جب امر مذہبی کا فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان یہ فیصلہ دیکھ کر بنی نوع انسان کو کہے گا کہ اللہ تعالی نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے غلط وعدے کئے تھے اور میرا تم پر کچھ زور بھی نہ تھا سوائے اس کے کہ میں نے تم کو برے کاموں کی طرف لگایا اور تم نے قبول کیا۔ پس تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے نفسوں کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہیں چھڑا سکتا ہوں نہ تم مجھے چھڑا سکتے ہو اور میں تمہارے شرکیہ کاموں سے منکر ہوں۔ ظالموں کے لئے سخت عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا اور ایمان دار اچھے کام کرنے والے باغات میں داخل کئے جائیں
گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں اپنے رب کے حکم
سے ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کا تحفہ باہمی سلام ہوگا۔

یہ آیات صاف بتا رہی ہیں کہ اس فیصلہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نیکوکار جنت میں اور بدکار جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ کیا یہ سب کام پورے ہو چکے ہیں۔ کیا اہل جنت بحکم آیت کریمہ لا یسمعو ن فیھا لغوا و لا تا ثیما دنیا میں گناہ کی آواز نہیں سنتے۔ کیا ایسی آواز کہیں سے آتی بھی نہیں۔

بھائی دوستو! آپ کے اور آپ کے ہم نوا قادیانیوں کے ایسے دلائل کے جواب میں مسلمان مجبوراً یہ دعا کرتے ہیں

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ شوال ۱۳۵۸ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۹ء جلد ۳۷ نمبر ۵ ص ۳،۵)

مرزا صاحب کا نکاح آسمانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان نے آسمانی نکاح کا قصہ پارینہ پھر چھیڑا ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ امت مرزائیہ اس نکاح کا تصور کرکے بھی شرمندہ ہوتی ہوگی۔ نہ اس لئے کہ یہ نکاح دنیا میں ظہور پذیر نہیں ہوا بلکہ اس اس لئے کہ اس کی تشریحات اعیان احمدیہ نے اتنی مختلف کی ہیں کہ یہ مصرع ان پر صادق آتا ہے

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

سب سے پہلے قادیانی حکیم الامت (خلیفہ نورالدین) نے اس بیمار (مرزا صاحب) کے لئے یہ نسخہ تجویز کیا کہ مرزا صاحب کے آسمانی خسر مرزا احمد بیگ کی بیٹی (محترمہ محمدی بیگم جس سے مرزا صاحب کا آسمان پر نکاح ہوا تھا) سے خاص محمدی بیگم مراد نہیں تھی بلکہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے محترمہ محمدی کی بیٹی یا لڑکی کی لڑکی یا اسکی نواسی یا نواسی کی نواسی قیامت تک مراد ہے ...(دیکھئے تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۳۲)۔ آئندہ زمانے میں قیامت تک دونوں طرف سے جس لڑکی اور لڑکے کا باہم رشتہ ہو جائے تو آسمانی نکاح ثابت ہو جائے گا۔

حکیم نورالدین صاحب بھیروی نے نسخہ تو عجیب تجویز کیا تھا مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کے خلاف ہونے کی وجہ سے استاد ذوق نے اس پر اظہار ناپسندیدگی کرنے کو یہ شعر لکھا

بیمار عشق کا جو نہ تجھ سے ہوا علاج
کہہ اے طبیب تو ہی کہ پھر تیرا علاج کیا

اس کا دوسرا جواب مفتی محمد صادق صاحب قادیانی نے یہ دیا کہ یہ نکاح مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں فسخ ہو چکا تھا۔ اب اعتراض کیا؟

یہ دو جواب تو قادیانی جماعت کی طرف سے دیئے گئے۔ لاہوری جماعت مرزائیہ نے اپنا جواب ان کے علاوہ دیا ہے۔ ان کے امیر جماعت مولوی محمد علی صاحب تو صاف تسلیم کر لیا کہ نکاح کی بابت پیش گوئی تھی مگر حق یہ ہے کہ نکاح نہیں ہوا۔ لاہوری جماعت میں ایک صاحب بہت بڑے محقق ہی نہیں بلکہ مدقق ہیں۔ انہوں کافی سوچ سمجھ کر از خود ایک ایسا جواب دیا ہے جو واقعی ایک مدقق کے شایان شان ہے۔ یہ صاحب چونکہ ڈاکٹر ہیں اور آج کل ڈاکٹری میں تشخیص مرض کا ایک نیا طریقہ جاری ہوا ہے جس کو ایکس رے کہتے ہیں۔ اس عمل سے بیمار کے اندرونی اعضا کی تصویر لے لیتے ہیں۔ یہ طریقہ عموماً سل اور دق کے امراض میں زیادہ مستعمل ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نکاح مرزا کی اندرونی تصویر یہ دکھائی ہے کہ اس پیشگوئی سے مراد گویا عرفی شرعی نکاح نہیں ہے بلکہ ہماری جماعت جو یورپ میں جا کر تبلیغ اسلام کے ذریعے سے انگریزوں کو محمدی کلمہ گو بناتی ہے اس سے یہی مراد ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جتنے لوگ مسلمان ہوئے ہیں وہ گویا محمدی جماعت میں داخل ہو کر محمدی بیگم بن گئے ہیں۔ احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم سے مرزا کا جو نکاح آسمان پر ہوا تھا اور دنیا میں ظاہر ہونے والا تھا اس سے مراد یہی ہے کہ انگریز مرزائیوں کی تبلیغ سے مسلمان ہو رہے ہیں۔ ہمارے ناظرین یہ توجیہ سن کر جلدی میں یہ نہ کہہ دیں کہ یہ توجیہ تو اس شعر کی مصداق ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چہ خوش گفت سعدی در زرادی
الا یا ایها السّاقی ادر کاساً و ناولها

ایسے جلد باز معترضین کو پہلے قادیانی لغات اور اصطلاحات سے واقفیت حاصل کر لینی چاہیے۔ دمشق سے مراد قادیان، خنزیر سے مراد پادری، یاجوج ماجوج سے مراد اقوام یورپ، اور دجال سے مراد انگریز، اور خر دجال سے مراد ریل اور مریم سے مراد مرزا صاحب۔ غرض یہ ہے کہ قادیان ایسی بستی ہے جہاں سے یہ آواز آتی ہے

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

ان چار سابقہ جوابات کو الفضل نے کافی نہ جان کر ایک نیا جواب دیا ہے۔ جو پہلے چاروں سے لطیف تر ہے۔ اور طلبائے مدارس کیلئے تفریح کا سامان ہے۔ اس لئے ہم اس کو اسی کے الفاظ میں قریباً پورا نقل کرتے۔ الفضل کا قابل نامہ نگار لکھتا ہے:

'حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی صداقت کے انہیں لاکھوں نشان نظر آسکتے تھے۔ لیکن خداہی سنت کے ماتحت مخالفین نے اس پر عمل نہ کیا۔ احمدیت پر مخالفین کی طرف سے جو سب سے بڑا اعتراض پیش کیا جاتا ہے وہ محمدی بیگم والی پیش گوئی سے متعلق ہے۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے مخالفین اس پیش گوئی پر اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں تو یہ پیشگوئی بھی حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اس پیش گوئی پر جتنے بھی اعتراض کئے جاتے ہیں ہماری جماعت کی طرف سے ان کے دنداں شکن جواب دیئے جا چکے ہیں۔ لیکن میں اب ایک اور رنگ میں اس پیش گوئی کے متعلق بعض باتیں کہنی چاہتا ہوں۔

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے قبل مخالفین کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کیا کوئی جھوٹا انسان اس قسم کی پیش گوئی کر سکتا ہے۔ وہ اپنے جھوٹ سے دنیا کو تو دھوکہ دے سکتا ہے لیکن وہ اپنے آپ کو تو خوب جانتا ہے کہ میں دعوی نبوت میں جھوٹا ہوں۔ اور جھوٹا مدعی نبوت کبھی اس قسم کی پیش گوئی کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا جس کا پورا ہونا اس کے اپنے اختیار میں نہ ہو...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ کے انبیاء جن کو وہ دنیا کی ہدائت اور رہنمائی کیلئے مبعوث کرتا ہے وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ان کو جو کچھ خدا تعالیٰ کہے اس کو وہ دنیا تک پہنچا دیتے ہیں۔ وہ اس پیغام میں ایک شوشہ تک نہ گھٹا سکتے ہیں اور نہ بڑھا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جن مبشرات و منذرات کی ان کو خبر ملے وہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں خواہ ظاہری نگاہ میں وہ باتیں پوری ہونے والی ہوں یا نہ ہونے والی ہوں۔

پس اس مثال کو مدنظر رکھتے ہوئے عقلی طور ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت اپنے ہر قول اور فعل اور تحریر و تقریر میں اعتراض کے پہلو سے بچتا دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ اسکی ساری کاروائی میں اسکی اپنی عقل اور سکیم کا دخل ہوتا ہے۔ لیکن ایک سچا اور خدا کا مقرر کردہ نبی اس قسم کی ظاہری پابندیوں سے آزاد ہوتا ہے۔ وہ وہی کہتا ہے جس کا خدا اسے حکم دے اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر اس پیشگوئی پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ آپ نے وہی کچھ فرمایا جو ارشاد باری تھا۔ لوگوں کے ہنسی مذاق کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی۔ اگر کوئی جھوٹا مدعی نبوت ہوتا تو ایسی پیشگوئی ہر گز نہ کرتا جس کا پورا ہونا اس کے اختیار میں نہیں تھا۔ پس اس امر سے یقینی طور پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) راست باز انبیاء کے زمرہ میں شامل ہیں' (بدر سلطان مجاہد تحریک جدید)

(الفضل قادیان ۱۹۔ نومبر ۱۹۳۹ء ص ۵)

(مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) ہمارے ناظرین خواہ کسی مذہب و مشرب کے ہوں للہ ہمیں اطلاع دیں کہ اس سارے مضمون میں فاضل نامہ نگار نے جواب دیا ہے یا جواب سے جواب ہے۔ عرب کا ایک شاعر اپنے محبوب سے پوچھتا ہے کہ تو مجھے کس جرم پر ستاتا ہے۔ اس کا محبوب نہائت معقول جواب دیتا ہے

وجودك ذنب لا يقاس به ذنب

(یعنی تیری ہستی ہی گناہ ہے۔ اس کے برابر کوئی گناہ نہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس جواب کو معیار بنا کر دیکھا جائے تو مضمون نگار کا جواب صحیح ہو سکتا ہے لیکن اگر علم مناظرہ کی عینک لگا کر دیکھا جائے تو یہ جواب اس شعر کا مصداق ہے

غالب تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

کیوں صاحب! جماعت احمدیہ کی طرف سے جو دندان شکن جواب دیئے گئے وہ ایسے ہی دنداں شکن تھے؟ ہمارے خیال میں وہ جوابات اگر ایسے معقول نہ تھے تو اس سے کم بھی نہ تھے۔ سارے جواب کی روح رواں یہ فقرہ ہے کہ جھوٹے نبی ایسی پیشگوئی کرنے کا حوصلہ نہیں کر سکتے۔ اس کا نتیجہ اس کے دل میں یہ ہے کہ چونکہ مرزا صاحب نے ایسی پیشگوئی کی ہے جو جھوٹے نہیں کر سکتے لہذا آپ اپنے دعوی میں سچے ہیں۔ ہماری دریا دلی دیکھئے کہ ہم آپ کی دلیل کے کسی مقدمہ پر منع وارد نہیں کرتے بلکہ نقیض بھی نہیں کرتے۔ ہاں اتنا کہنے کی اجازت چاہتے ہیں (اگر آپ لوگ توجہ کریں) کہ ایسی پیشگوئی کر دینا ہی اگر سچائی کی دلیل ہے تو اس کے ظہور کے انتظار کی کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ مرزا صاحب متوفی نے گورداسپور کی عدالت ججی میں بضمن شہادت یہ کہا تھا کہ جس روز یہ پیش گوئی پوری ہوگی آج جو لوگ مجھ پر ہنستے ہیں اس روز اپنے حال پر روئیں گے۔ جو بات آج نامہ نگار نے کہی ہے کہ نفس پیشگوئی کر دینا ہی دلیل صداقت ہے۔ یہی کہہ دیتے، پھر کیوں کتاب شھادۃ القرآن میں مسلمانوں کو اس پیشگوئی کے انجام کا انتظار کرنے کا حکم دیا۔ حالانکہ بقول نامہ نگار مذکورہ خرق عادت پیشگوئی کر دینا ہی مدعی کی صداقت کا نشان ہے۔

قرآن مجید اصولاً نامہ نگار کے خیال کی تردید کرتا ہے جہاں ذکر ہے کہ کفار قرآن مجید کی خبروں کو غلط کہتے ہیں۔ اس کے جواب میں فرمایا

و لتعلمنّ نبا ء ہ بعد حین ۔(ص : ۸۸)

یعنی تم لوگ تھوڑے عرصے کے بعد اسکی خبروں کو صحیح پاؤ گے۔

نامہ نگار مذکور کی طرح یہ نہیں کہا کہ پیشگوئی کی انتہا دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ نفس پیشگوئی ہی کافی ہے۔

قادیانی جماعت اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتی کیونکہ اس پیش گوئی نے ان کے دماغوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پریشان کر رکھا ہے۔اس لئے ان کی مختلف حالتوں پر یہ آیت خوب چسپاں ہوتی ہے
انّکم لفی قول مختلف یوفك عنه من افك
ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت باتیں بنانے میں بڑی ہشیار ہے۔
مگر مرزا قادیانی کی محبت نے ان کو مرزا غالب کے اس شعر کا مصداق بنا دیا ہے۔

عشق نے غالب نکما کردیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۹ شوال ۱۳۵۸ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۹ء جلد ۳۷ نمبر ۵ ص ۵۔۶)

ہمارا سوال ہے یا ہمالہ پہاڑ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء میں قادیانی جماعت سے یہ سوال کیا تھا کہ آپ کے دونوں گروہ جب اس مسئلہ میں اختلاف رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں تھے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کی نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے (مقولہ خلیفہ قادیان) اور دوسری طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ خلیفہ دجال ہے (مقولہ محمد علی) اس بنا پر ہم نے سوال کیا تھا کہ حسب فتویٰ خلیفہ قادیان مولوی محمد علی جو نبوت مرزا کی نفی کرتے ہیں کافر ہے یا نہیں؟

قادیانی گروہ جو مرزا صاحب کی نبوت کا مدعی ہے حسب قول محمد علی صاحب دجاجلہ ہیں یا نہیں؟ اس کے جواب میں دونوں گروہوں کے آرگن الفضل اور پیغام تو خاموش رہے البتہ قادیانی فاروق میاں درمیان میں آ کودے جو خاص ایسے ہی مشکل وقت کے لئے رکھے ہوئے ہیں آپ نے اسکا جواب کیا ہی لطیف دیا ہے کہ مولوی محمد علی اور ان کے اتباع مرزا صاحب کی نبوت کا سلب کلی نہیں کرتے بلکہ تاویلاً انکار کرتے ہیں (کیا خوب) فریقین کے اخبارات شہادت دیتے ہیں کہ ان ہر دو فریق میں بنائے اختلاف نبوت مرزا ہی ہے کیا آپ لوگوں کو یاد نہیں کہ پچھلے دنوں جو مباحثے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا چیلنج دیا جاتا تھا اس کا مبحث اہل قادیان کی طرف سے یہی نبوت مرزا کو پیش کیا جاتا تھا آج اسے کیوں چھپایا جاتا ہے۔

قادیانی ممبرو! اس سوال کے بوجھ سے تم کسی طرح نہیں بچ سکتے کیونکہ یہ سوال اہل حدیث کا ہے جو اپنے حق میں کہہ سکتا ہے

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۹ شوال ۱۳۵۸ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۹ء جلد ۳۷ نمبر ۵ ص ۶۔۷)

(مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے انگریز اور روس وغیرہ کو بھی دجال قرار دیا ہے جیسا کہ آپ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۴ء کی ایک تقریر میں فرماتے ہیں:

یاجوج ماجوج کون ہیں؟...

یہ ایک عقدہ لاینحل تھا جس کو کوئی حل نہیں کر سکا یہاں تک کہ ایک شخص ہماری آنکھوں کے سامنے اٹھا۔ اس نے اس کا پتہ بتایا کہ یاجوج ماجون کون ہیں۔ تمام مسلمان توہمات میں پڑے ہوئے تھے اور ان کو عجیب الخلقت مخلوق سمجھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اٹھتے ہیں اور ۱۸۹۱ء میں ایک ایسا دعویٰ کرتے ہیں جس سے دنیا میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔ مگر اسی سال یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ ہمارے ایک عزیز نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ۱۸۹۱ء ہی وہ سال ہے جب ووکنگ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۸۹۱ء میں جب ہندوستان کے سارے لوگ آپکو مجدد مانتے تھے (کیا ہندو، سکھ، آغا خانی بوہرے، چینی دیوبندی، عیسائی، وغیرہ سبھی مرزا کو مجدد جانتے تھے؟ کیا یہ لوگ سارے ہندوستان میں شمار نہیں ہوتے تھے؟ حقیقت تو یہ ہے ۱۸۹۱ء تک مولوی محمد علی لاہوری خود بھی قادیانی نہیں ہوئے تھے۔ بہاء) آپ پر یہ انکشاف ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ جن کے متعلق مسلمانوں کا خیال ہے کہ وہ آسمان پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ فوت ہو چکے (یہ تو سرسید احمد خان نے پہلے ہی بتا رکھا تھا۔ مرزا صاحب قادیانی نے کون سا تیر مارا۔ بہاء) ہیں اور ان کی آمد کے متعلق جو پیشگوئی پائی جاتی ہے وہ مجھ میں یعنی چودھویں صدی کے مجدد میں پوری ہوگئی۔ ابن مریم کے نزول کے ساتھ اور بہت سی باتیں وابستہ تھیں یاجوج ماجوج کا غلبہ بھی اسی نزول مسیح کے ذکر سے وابستہ تھا۔ دجال کا ذکر بھی اسی ذیل میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔مغرب سے طلوع آفتاب بھی اسی کا نشان تھا...آپ ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں؛
اور یاجوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے جو یہ دنیا کی دو بلند اقبال قومیں ہیں جن میں سے ایک انگریز ہیں دوسرے روس ہیں۔ دونوں قومیں بلندی سے نیچے کی طرف حملہ کر رہی ہیں یعنی اپنی خداداد طاقتوں کے ساتھ فتح یاب ہوتی جارہی ہیں ..(ازالہ اوہام۔ص ۵۰۲)....

یہی حالت دجال کے متعلق بھی ہے۔سیاسی قوت کے لحاظ سے یورپ کی قوموں کا نام یاجوج اور ماجوج ہے اور مذہبی طور پر ان کا نام دجال ہے۔ دنیا کو گمراہی کی طرف لے جارہے ہیں اسلام کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں...

(پیغام صلح لاہور ۱۰ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۶۴ھ ج ۳۳ نمبر ۲ ص ۱-۲)

آخری فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اس آخری فیصلہ کو بارہا سن چکے ہوں گے کیونکہ یہ حقیقتاً آخری فیصلہ ہے، اسلئے کہ یہ اعلان بانی فرقہ مرزائیہ کی طرف سے ہے۔مگر قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کی طرف سے اس آخری فیصلے کو مٹانے کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ ریویو آف ریلی جنز قادیان نومبر ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون بسیط نکلا ہے جو ایک ذمہ دار قادیانی عہد یدار کی طرف سے ہے جس کے نام سے کے ساتھ ایم اے بھی لگا ہوا ہے یعنی چوہدری فتح محمد سیال..

آج ہم ان کے مضمون پر گہری نظر ڈالتے ہیں۔اس مضمون سے ہم نے یہ نتیجہ تو صاف نکالا ہے کہ یہ صاحب اس شعر کے پورے مصداق ہیں جو منشی قاسم علی نے قادیان کے جلسے میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے حق میں پڑھا تھا جس کا ایک مصرع یہ ہے:

یہی وہ ہیں، یہی وہ ہیں، یہی ہیں پکے مرزائی

مضمون نگار مذکور ایسے پکے مرزائی ہیں کہ ان کے نزدیک حق و باطل کا معیار صرف مرزا صاحب قادیانی کی موافقت یا عدم موافقت ہے۔ ہم اپنے دعویٰ کے ثبوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان کا مضمون ناظرین کے سامنے رکھ کر پوچھتے ہیں کہ کیا یہ کسی راست گو اور راست رو کا لکھا ہوا ہو سکتا ہے قبل اس کے کہ مضمون شروع ہو ہم مرزا صاحب کے اعلان (آخری فیصلہ) کا اصل مضمون ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

.. یستنبئونك احق هو۔ قل ای و ربّی انّه لحقّ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو میں خدا کی طرف سے نہیں ۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے ۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر ۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے ۔ آمین یا رب العالمین میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے ۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا ۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے ۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے ۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين ۔ آمین ۔
بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

ناظرین کرام ! عبارت مذکورہ بالا دو مطالب بتا رہی ہے۔ ایک مطلب سب سے پہلے یہ کہ ایسا اعلان کرنے کی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کیا ضرورت پیش آئی ؟ میری مخالفت اور مواخذات سے تنگ آ کر آپ نے یہ اعلان کیا ۔ اعلان کا مطلب صاف ہے۔ آپ نے دعا کی ہے کہ ہم دونوں میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے ۔ شروع میں چونکہ آپ نے آیت لکھی تھی يستنبؤنك ا حق هو قل اى و ربّى انّه لحق، اس لئے آپ کو اس دعا کی قبولیت کا الہام بھی ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں: ا جيب دعوة الدا ع میں خدا دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔
اس الہام کو مرزا صاحب نے میرے نام کے ساتھ بہ صریح الفاظ چسپاں کیا ہے ۔ دیکھو بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ اس چسپیدگی کی تصدیق میاں محمود احمد نے بڑے زبردست الفاظ میں کر کے اس دعا کو (جو جملہ انشائیہ ہے) پیش گوئی کی شکل میں بتا کر جملہ خبر یہ بتایا ہے جس کی وجہ سے اس کا تحقق بہت ضروری ہو گیا۔
ناظرین ان دونوں ثبوتوں کو ملحوظ رکھ کر مجیب کے اصل الفاظ سنیں اور ہمارے حواشی بین القوسین دیکھتے جائیے : سیال صاحب لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کی مخالفت حضور کے دعوی کے اوائل میں ہی شروع کر دی تھی کیونکہ اس زمانہ میں حضور کی مخالفت مسلمانوں میں فوری طور پر شہرت حاصل کرنے اور لوگوں کی توجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی طرف کھینچنے کا خاص ذریعہ مقرر ہو چکی تھی (اس لئے مرزا صاحب قادیانی نے آریوں اور عیسائیوں سے مقابلہ شروع کیا ہوگا۔ ثنا) اور کوئی مولوی اس زمانہ میں مولوی کہلانے کا مستحق ہی نہیں سمجھا جاتا تھا جب تک وہ اس مبارک امام (مرزا قادیانی) کی مخالفت میں اناپ شناپ نہ بکے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی مخالفت کی بنا پر علاوہ دیگر طرق فیصلہ کے ان کے سامنے بار بار اس بات کو پیش کیا گیا کہ وہ مباہلہ کر کے فیصلہ کر لیں۔ چنانچہ انہیں ۱۸۹۶ء اور ۱۹۰۷ء کے درمیان ۶ مختلف وقتوں اور مختلف ذریعوں سے مباہلہ کے لئے بلایا گیا لیکن مولوی صاحب ہمیشہ میدان مباہلہ میں آنے سے انکار کرتے رہے۔ (غلط کہتے ہو، میں نے مباہلہ میں آنے سے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ اس کا انجام پوچھتا رہا کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ مجھے کبھی کھانسی زکام بھی ہو گیا تو مرزا صاحب اس کو بھی اپنے مباہلے کا اثر بتائیں گے۔ ثناء اللہ امرتسری)

میں اس بات کو یہاں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کسی شخص کی زندگی یا موت اس کے صدق یا کذب کی دلیل نہیں ہے (بے شک موت و حیات دلیل صدق و کذب نہیں ہے۔ لیکن مدعی نبوت یا مدعی الہام اگر کسی کے مرنے کو اپنی صداقت کا نشان قرار دے تو اس کا مرنا یقیناً اسکے کذب کی دلیل ہوگا س۔ ثناء اللہ) حضرت رسول اکرم ﷺ ۶۳ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے حالانکہ حضور کے مخالف مشرکین اور یہود و نصاریٰ میں سے ابھی تک بقید حیات موجود تھے۔ ہاں جب قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق مباہلہ واقعہ ہو جائے تو پھر یہ امر یقینی ہے کہ فریقین میں سے جو جھوٹا ہو وہ صادق سے پہلے موت کا مزہ چکھایا جائے اور اس طرح سے کاذب اور مفتری اپنی موت سے صادق کی صداقت پر مہر کر دے

(اگر یہ قول صداقت اور ایمان سے کہتے ہو تو بتاؤ مولوی عبدالحق غزنوی امرتسری سے مرزا صاحب قادیانی نے امرتسر کی عیدگاہ میں جو مباہلہ کیا تھا اور مرزا صاحب جو مولوی صاحب سے پہلے مر گئے تھے تو بتاؤ مرزا صاحب قادیانی کیا ہوئے؟ دیکھنا سچ کہتے ہوئے جھجکنا نہیں کیونکہ قرآن کی تعلیم ہے و اذا قلتم فاعدلوا و لو کان ذا قربی، جب بولو تو سچ بولو چاہے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارا قریبی ہو۔ثناء اللہ امرتسری)
لیکن مولوی صاحب مباہلہ کے لئے مقابلہ پر نہ آئے۔مگر حضرت اقدس کی تکذیب اورتضحیک سے بھی باز نہ آئے۔بالآخر حضرت امام ہمام نے اس امرتسری مغرور پر اتمام حجت کے لئے اشتہار آخری فیصلہ میں خود ہی دعائے مباہلہ کردی (مباہلہ کہنے میں سچے ہوتو سارے اشتہار میں مباہلے کا لفظ ہی دکھا دو۔علاوہ اس کے سنو۔مباہلے کی دعا فریقین کی طرف سے جمع متکلم کے صیغے میں ہوتی ہے قرآن کی آیت مباہلہ ندع ابناء نا... ثم نبتھل ۔ غور سے پڑھو۔اگر قرآن کی آیت تم کو کافی نہ ہوتو مرزا صاحب کا کلام سنو جو لکھتے ہیں : مباہلہ میں فریقین کا باہم مل کر عذاب کیلئے دعا کرنا ضروری ہے۔اربعین جز دوم ۔ چونکہ اس اعلان مرزا میں صیغہ مفرد متکلم کا ہے اس لئے یہ دعا مباہلہ نہیں بلکہ حضرت نوح کی دعا کی طرح محض دعا ہے) اورمولوی صاحب کو اجازت دی کہ اس کے نیچے جو چاہیں لکھ دیں جس سے حضور کا منشاء یہ تھا کہ اب فیصلہ ضرور ہوکر رہے گا کیونکہ اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اب کوئی جائے فرار نہ تھی بہرحال حق وباطل میں فیصلہ مقصود تھا۔حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ میں کہ مولوی صاحب جو چاہیں اسکے نیچے لکھ دیں ،مولوی ثناء اللہ صاحب کو اختیار دیا گیا تھا کہ موت و حیات کے نشان میں سے جسے چاہیں پسند کرلیں (غلط کہتے ہو۔موت حیات نہیں بلکہ اعلان کے متعلق ہاں یا نہ مطلوب ہے ۔نتیجہ ان سب کا یہی تھا کہ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ثناء اللہ امرتسری)ان دونوں حالتوں میں حضرت مسیح موعود کی صداقت اور مولوی ثناء اللہ کے جھوٹے ہونے کا ثبوت مہیا ہو جاتا تھا جو اللہ تعالی نے خود مولوی ثناء اللہ کی قلم اور اختیار سے ان کی خواہش اور عقیدہ کے مطابق مہیا کروا دیا۔اور یہ سارا معاملہ اللہ تعالی کے عجیب وغریب تصرف کا ثبوت ہے جس سے مولوی ثناء اللہ اور دیگر دہریہ مزاج انکار کرتے رہتے ہیں جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں مولوی ثناء اللہ ۱۸۹۶ء اور ۱۹۰۷ء کے طویل عرصہ میں ۹ دفعہ مباہلہ سے انکار اور فرار کر چکے تھے اس لئے (غلط کہتے ہو،میرا مباہلے سے انکار اور فرار دعا مذکورہ کی وجہ نہیں ہے بلکہ میرے مواخذات سے مرزا صاحب تنگ آگئے تھے جس کے بعد انہوں نے یہ دعا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی۔ اشتہار کی عبارت مولوی سرور شاہ سے پڑھواؤ۔ ثناء اللہ) آخری فیصلہ میں حضور نے دعا فرمائی: میں تیری رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔

چونکہ آخری فیصلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو اختیار دیا گیا تھا اس لئے مولوی ثناء اللہ نے اس سے فائدہ اٹھا کر کہا (ناظرین اس راست گو کی اصل عبارت میں فعل، کہا، کو دیکھ کر غور فرمائیں کہ اس کا فاعل مجھے بتایا ہے۔ پھر کیا اس کے آگے کے فقرے میرا مقولہ ہو سکتے ہیں۔ ذرا عبارت کو غور سے پڑھ کر اس بھلے آدمی کی راست گوئی کی داد دیجئے۔ ثناء اللہ) کہ مجھے موت ومباہلہ کا طریق منظور نہیں بلکہ مجھے یہ طریق منظور ہے کہ میری زندگی لمبی ہو جائے اور اس میری طول حیات کے نشان کے ساتھ ساتھ یہ نشان بھی ہو کہ میں ثناء اللہ امرتسری آپ کی صداقت اور مامور من اللہ ہونے کے بہت سے نشانات آیات اور معجزات دیکھوں، جو میرے لئے عبرت کا موجب ہوں اور تائیدات الٰہیہ کی بار مجھے شرمندہ کردے... پس خدا تعالیٰ نے مولوی صاحب کے ان مطالبات کے مطابق آخری فیصلہ کر دیا۔ یعنی مولوی صاحب کی زندگی لمبی ہو رہی ہے اور ہر سال حضرت مسیح موعود کی درجنوں پیش گوئیاں (ایک درجن بھی نہیں، ایک ہی بتائے جو مرزا صاحب کے مرنے کے بعد سچی ہوئی ہو۔ آپ تو کیا بتائیں گے لیجئے ہم ہی بتائے دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کے لاہور میں مرنے اور قادیان میں دفن ہونے سے مرزا کی پیش گوئی پوری ہوئی کہ ہم مدینے میں مریں گے یا مکے میں۔ ان دونوں مقاموں کا نام مکہ مدینہ قادیانی لغات میں ہو تو ہو لیکن عرف اسلامی بلکہ محاورہ انسانی میں تو یہ نہیں ملتا۔ اس کے جواب میں غالباً آپ کہہ دیں گے: سرمستاں منطق الطیر است جامی لب بہ بند۔ ثناء اللہ) اور تائیدات الٰہیہ اور نصرت ربانیہ کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور مولوی (ثناء اللہ امرتسری) صاحب یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کاش وہ عبرت حاصل کریں۔

۱۹۰۷ء سے ۱۹۳۹ء تک ۳۲ سال گزرتے ہیں اس طویل عرصہ میں حضرت مسیح موعود کی زبردست انفرادی پیش گوئیاں پوری ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے فضل کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے الہامی وعدوں کے مطابق دن دونی رات چوگنی ترقی کی ہے (یہ ترقی ہمیں تو معلوم نہیں کس شہر میں ہوئی؟) اور مولوی صاحب کی دکان مدھم پڑتی گئی ہے (معلوم ہوتا ہے کہ اہل قادیان کو اپنے کاموں میں اپنی دکان کی ترقی پیش نظر رہتی ہے اسلیئے وہ دوسروں کو بھی اپنے پر قیاس کرتے ہیں) مولوی صاحب کا عدم اور وجود ہمارے لئے تو برابر ہے

(مولانا ثناءاللہ امرتسری حاشیہ میں لکھتے ہیں آپ کے نزدیک عدم و وجود برابر ہے تو آپ مرزا صاحب قادیانی سے کمالات میں بڑھ کر ہوئے کیونکہ ان کیلیئے میرا وجود مضر تھا اس لئے انہوں نے میری موت کیلیئے دعا مانگی تھی جو حسب ارشاد خداوندی لا يحيق المكر السيء الا باهله انہی پر وارد ہوئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ کسی استاد کا یہ شعر کیسا صحیح ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر کذب میں پکا تھا پہلے مرگیا)

مولوی صاحب اس حیات مستعار سے احمدیت کی ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کر سکے اور نہ ان کی مخالفت سے ہمارا کوئی نقصان ہے لیکن مولوی صاحب کا دیدہ عبرت اگر وا ہو اور انکے دل میں ذرہ برابر بھی خوف خدا یا اسلام کی محبت ہو تو انکی زندگی کا ہر ایک دن ان کیلیئے درس عبرت ہے کیونکہ ہر نیا سورج جو چڑھتا ہے حضرت مسیح موعود کی صداقت اور مولوی صاحب کے باطل ہونے پر نیا ثبوت لے کر چڑھتا ہے ان في ذلك لعبرة لاولي الابصار

میں اس مضمون کے ابتدا میں لکھ آیا ہوں کہ آیات ونشانات دیکھنے کیلیئے مولوی صاحب کی خواہش کے مطابق ان کی زندگی کا لمبا ہونا ضروری تھا

(آج کل امت مرزائیہ کو میری لمبی عمر کا بہت غم ہو رہا ہے گویا وہ اس غم میں گھلے جاتے ہیں اس کے جواب میں میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا ہاں استاد غالب کا یہ شعر نقل کرتا ہوں

نادان ہیں جو کہتے ہیں کہ کیوں جیتا ہے غالب
قسمت میں ہے اعداء کا جلانا کوئی دن اور)

کیونکہ آیات ونشانات ایک ترتیب اور سلسلہ میں اپنے وقت پر واقع ہوتے ہیں اور اس موضوع پر کئی آیات قرآن شریف میں موجود ہیں اور یہ موضوع

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس قدر واضح ہے کہ اس کے لئے شواہد کی ضرورت نہیں۔ تاہم میں مثال کے طور پر چند نشانات اور پیش گوئیوں کا ذکر کرتا ہوں۔
مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح (محمود احمد) کے متعلق دیگر الہامات کے علاوہ یہ بشارت تھی کہ آپ فضل عمر ہیں اس میں دو باتوں کی طرف اشارہ ہے اول یہ کہ آپ اس سلسلہ میں حضرت عمرؓ کی حیثیت رکھتے ہیں یعنی آپ حضرت عمرؓ کی طرح خلیفہ ثانی ہوں گے چنانچہ اس پیش گوئی کا اپنے وقت پر پورا ہونا حضرت مسیح موعود کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے اللہ تعالیٰ کو مولوی ثناء اللہ کو یہ نشان دکھانا مقصود تھا۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان نومبر ۱۹۳۹ء ص ۱۰۔

۱۴) (کوئی اس بھلے آدمی سے پوچھے کہ مرزا صاحب کے ساتھ میرے مقابلہ میں (مقابلہ بھی موت و حیات کا) ان کے بیٹے کا کیا دخل ان کی بات کرنا ہے تو شیخ عبدالرحمٰن مصری یا مولوی محمد علی یا ڈاکٹر بشارت احمد سے کیجئے تاکہ ہم وزن جواب سن سکیں۔ ہمارے نزدیک تو خلیفہ قادیان کو فضل عمر کہنا ایسا ہی ہے جیسے شیر قالین کو شیر نیستان کہنا۔ اللہ اکبر! کہاں خلیفہ عمر فاروق جن کے نام سے دنیا کے بادشاہ کانپتے تھے اور کہاں میاں محمود احمد جو ایک مجسٹریٹ کی طرف سے سمن پہنچنے پر سپیشل ٹرین لے کر دجالوں کی عدالت میں جائیں اور گھنٹوں کھڑے کھڑے شہادت دیں۔)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

حاصل کلام یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو لکھا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا، یہ جملہ خبریہ ہے۔ اگر پہلے مرنے والا جھوٹا ہے تو جملہ صحیح ہے اگر پہلے مرنے والا باوجود پہلے مرنے کے سچا ہے تو جملہ خبریہ جھوٹا ہے جس کا جھوٹ قائل کی طرف جائے گا۔ اس کا حل کرنا معمولی بات نہیں۔

طلبائے منطق کے لئے تمثیل: صاحب سلّم العلوم نے جملہ کلا می ھذا کاذب کو بطور اشکال پیش کیا ہے جس کے حل کرنے میں ملاحسن اور قاضی مبارک جیسے استادان منطق بہت حیران و پریشان ہوئے۔ آخر کار کامیاب ہو گئے۔

لیکن اس مشکل (آخری فیصلہ) میں قادیانی علماء ایسے پھنسے ہیں کہ کامیابی نصیب ہونا تو درکنار جتنا بولتے ہیں اتنا ہی پھنستے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کا انتقال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا تھا جسے آج قریباً ۳۲ سال ہوتے ہیں۔اس طویل مدت میں اس مبحث کے متعلق امت مرزائیہ سے جتنے جوابات نکلے ہیں وہ اس جماعت کی پریشانی ظاہر کرنے کو کافی ہیں خدا نے چاہا تو ہم دنیا کو دکھا دیں گے کہ فرمان خداوندی

انّکم لفی قول مختلفٍ یؤفك عنه من افك

کے مصداق یہی لوگ ہیں۔

مرزائی ممبرو! یاد رکھو اور مت بھولو کہ ایک وقت آنے والا ہے جب کہ یہ سب تحریریں تمہارے سامنے رکھ کر تم لوگوں کو کہا جائے گا

اقرأ کتا بك کفی بنفسك الیو م علیك حسیباً۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۶ شوال ۱۳۵۸ھ ص ۶، ۷، ۸، ۱۳) ...

قادیانی کا فیل ہونا خلیفہ قادیان نے تسلیم کرلیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں مسیح موعود کی دوبارہ تشریف آوری کا نتیجہ یہ بتایا تھا کہ دنیا کے تمام اطراف واکناف میں اسلام پھیل جائے گا۔

اس کے بعد جب آپ نے خود مسیح موعود کے عہدے کا چارج لیا تو اس کام کی تکمیل اپنے ذمہ لی، بلکہ اس کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا (چشمہ معرفت)

بلکہ آپ نے یہ بھی کہد یا کہ اگر میں عیسی پرستی کو نہ توڑوں تو میں جھوٹا ٹھہرونگا۔(اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

دنیا کے واقعات کسی سے مخفی نہیں کہ نہ عیسی پرستی ٹوٹی نہ تمام دنیا کے اطراف میں اسلام پھیلا یہاں تک کہ مدعی موصوف دنیا سے تشریف لے گئے جسے آج قریباً بتیس سال ہوتے ہیں جب واقعات زمانہ نے قادیانی جماعت کی آنکھیں کھولیں تو انہیں مجبوراً ماننا پڑا کہ مرزا صاحب کے فرائض میں سے اب تک کچھ کام نہیں ہوا یہاں تک کہ خلیفہ قادیان نے اپنی ایک تقریر میں صاف اعتراف کیا کہ اب تک مرزا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب کے کام کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔

ایسا کہنے کے بعد پھر خلیفہ قادیان کی آنکھوں میں روشنی آئی تو انہوں نے دیکھا کہ مرزا صاحب کے فرائض کے اربویں حصے کے اربویں حصے ... جتنا کام بھی نہیں ہوا۔ اس لئے انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ابھی ہمارا کام شروع نہیں ہوا جس کا صاف نتیجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے امتحان کا پرچہ بالکل کورے کاغذ کی شکل میں دے کر چلے گئے جس پر بصد افسوس یہ شعر ہماری زبان پر آتا ہے

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

ہمارے اس دعوی کا ثبوت خلیفہ صاحب کی جدید تقریر میں دیکھئے جو درج ذیل ہے خلیفہ صاحب نے چندہ وصول کرنے کے لئے ایک تحریک جاری کی ہوئی ہے جسکا نام ہے تحریک جدید جسکا مقصد و مدعا خود خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے الفاظ میں ناظرین کو ملے گا۔ آپ فرماتے ہیں:

تحریک جدید کی غرض و غایت یہی ہے کہ اللہ تعالی ہمیں توفیق دے تو ہم ساری دنیا میں اسلام کی طرف سے مقابلہ کرنے والے پہلوان کھڑے کر دیں۔ چاہے ایک کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے دو کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے تین کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے چار کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے پانچ کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ اور چاہے دس کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ بلکہ خواہ ساری دنیا ایک طرف ہو اور دوسری طرف وہ اکیلا کمزور اور ناتواں انسان ہو جس کے کپڑے پھٹے پرانے ہوں جسکو اپنے رہنے کیلئے مکان تک میسر نہ ہو اور جسے کھانے کیلئے پیٹ بھر کر روٹی نہ ملتی ہو، مگر وہ اپنی ناتواں اور کمزور آواز سے لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند کر رہا جس دن ہم یہ کام کر لیں گے جس دن ہم جاپان میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم چین میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم فلپائن میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم امریکہ اوراس کی ریاستوں میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم انگلستان میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم یورپ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم سوئزر لینڈ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم رومانیہ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم یوگوسلاویہ میں بھی اپنے مبلغ بھجوادیں گے
ہم یونان میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم ہنگری میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم جرمنی میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم ڈنمارک میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم بلجیئم میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم ہالینڈ میں بھی اپنے مبلغ بھجوادیں گے
ہم فن لینڈ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم سپین میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم پرتگال میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

اور اگر ہم زیادہ مبلغ نہ بھجوا سکیں تو کم سے کم ایک مبلغ ہر علاقہ میں بھجوا دیں گے۔اسی طرح ہم افریقن ممالک میں ایک ایک مبلغ بھجوا دیں گے تاکہ ان ممالک میں اسلام (قادیانی اسلام نہ کہ عربی اسلام۔اڈیٹر) کا جھنڈا لہراتا رہے اس دن ہم سمجھیں گے کہ ہمارے کام کا آغاز ہوا ہے۔

(الفضل قادیان ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء ص ۴)

ناظرین کرام! اس عبارت کو ملاحظہ کیجئے کہ ہمارے دعوے کا ثبوت آخری سطر میں کیسا واضح ہے بلاتکلف غور کیا جائے تو یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ مرزا صاحب کے دعویٰ تبلیغ کے لحاظ سے ابھی قادیانی تبلیغ کا کام شروع ہی نہیں ہوا،اس کی مزید تشریح ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ خلیفہ قادیان ہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں جو نہایت راستی سے کہتے ہیں کہ اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں ۶۵ ہزار عیسائی مبلغ کام کر رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان کے مقابلہ میں ہمارے پچیس تیس مبلغوں سے کیا بنے گا۔ (الفضل ۳۰ نومبر ص ۳)

یہ ہے وہ سچائی جو تصرف قدرت سے کبھی کبھار ان کے منہ اور قلم سے نکل جاتی ہے اس کے باوجود جب اتباع مرزا یہ کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں کہ ہماری تبلیغ تمام دنیا میں پھیل گئی ہے تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۵۸ھ نمبر ۸ جلد ۳۷ ص ۵)

پیغام صلح غور سے سنے

جناب منشی محمد عبداللہ ثالث، معمار، امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ بعید ہوا لاہور سے ایک ٹریکٹ کسی غیر معلوم شخص اور غیر معلوم انجمن کی طرف سے چھپ کر امرتسر میں بٹا تھا جس کا نام تھا: سردار کاہن۔

اس میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری پر بہت سے ناکردہ گناہ بطور الزام لگائے گئے تھے جن کی بابت عبدالرحمٰن بنگالی طالب علم نے مولانا صاحب سے انٹرویو کر کے چند سوالات کئے جن کے جوابات مولانا صاحب نے دیئے۔

پھر اس نے اپنے سوالات مع جوابات بصورت اشتہار شائع کر دیئے اس اشتہار کو رسالہ مذکور کے جواب میں کافی سمجھا گیا اسی لئے اہل حدیث کے سٹاف نے اخبار میں اس کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ رسالہ کسی غیر معلوم شخص کی طرف سے تھا جس کا پتہ کرہ کرم سنگھ امرت سر لکھا تھا میں بھی کٹرہ کرم سنگھ کا رہنے والا ہوں میں نے مشتہر کو ہر چند تلاش کیا مگر نہ اس شخص کا پتہ چلا، نہ انجمن کا۔

اخبار پیغام صلح کسی خاص نیت سے اس ٹریکٹ کا بار بار ذکر کر کے اخبار اہل حدیث سے اس کا جواب مانگتا ہے حالانکہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ اسکے جواب میں اشتہار نکل چکا ہے مگر اس بات پر زور دیتا ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب خود کیوں جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیتے۔اس لئے خاکسار اس کو بتا تا ہے کہ سردار کاہن کا جواب جو اشتہار کی شکل میں نکلا تھا وہ کافی تھا اگر آپ اس کو ناکافی سمجھتے ہیں تو اپنے اخبار میں اس کو شائع کریں اور جو کمی رہ گئی ہو وہ دریافت کرلیں ساتھ ہی اس کے یہ بھی بایئے کہ حافظ محمد الدین ساکن کلانور ضلع گورداسپور نے جو ٹریکٹ شائع کیا تھا جس کا نام تھا، عشق مجازی اور مرزا کی بوسہ بازی، مرزا صاحب قادیانی نے اس کا جواب دیا تھا یا نہیں؟

اور سنئے اخبار فاروق قادیان نے تمہارے ایک بڑے مولوی کا نام لے کر لکھا تھا: ...مولوی ...سالیوں سے رنگ رلیاں مناتے ہیں۔

تمہاری طرف سے اس کا بھی کوئی جواب نکلا تھا؟

اگر نکلا تھا تو وہ دونوں پرچے مجھے بھیج دیں تا کہ میں بھی دیکھ لوں کہ وہ دونوں جواب سردار کاہن کے جواب سے کچھ اچھے ہیں یا ناقص، اگر جواب نہیں دیا تو کیوں نہیں دیا؟

یا درکھئے کہ اس قسم کی باتوں سے آپ فتح یاب نہیں ہو سکتے اور آئندہ لکھتے ہوئے یہ بھی یا درکھیں کہ اپنا مکان شیشے کا بنا کر کسی دوسرے کے مکان پر پتھر پھینکو گے تو ساتھ اپنا مکان بھی تڑواؤ گے۔

مکرر آنکہ: مزید جواب لینے کے لئے اس اشتہار کو شائع کریں اور اس میں جو کمی ہو، وہ نیچے نوٹ کر دیں۔ اگر وہ اشتہار گم ہو گیا ہو، تو آپ مکرر مجھ سے طلب کر سکتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۵۸ھ نمبر ۸ جلد ۳۷ ص ۶)

قادیان میں جوبلی کا جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پچیس سالہ جوبلی خلافت کا جلسہ قادیان میں بڑے زور شور سے ہونے والا ہے۔ ہمیں بھی دعوت آتی تو ہم بھی صوری یا معنوی طور پر شریک ہوتے۔ گو ہم سے پوچھا نہیں گیا تاہم ایک نیک مشورہ دینے کو جی چاہتا ہے قادیانی خلیفہ نے نوجوانوں کی ایک جماعت بنائی ہے جن کو فوجی قواعد کرائی جاتی ہے، اس غرض سے کہ وہ موجودہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگ میں گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت کریں۔ ہم مشورہ دیتے ہیں کہ جلسے کے موقع پر ان نوجوانوں کو تیار کر کے فوراً گورنمنٹ کی نذر کر دیا جائے جیسے یہ پچیس سالہ جوبلی ہے ایسے ہی کم ازکم وہ بھی پچیس ہزار ہوں۔ ان کی روانگی کی اطلاع ہمیں مل جائے تو امرتسر ریلوے سٹیشن پر ہم بھی ان کی استقبالی زیارت کو پہنچ جائیں۔ انشاء اللہ

یہ ضروری مشورہ اس لئے ہے کہ دوسری طرف خاکساروں کے لیڈر نے بھی آواز اٹھائی ہوئی ہے کہ ہم پچاس ہزار والنٹئر گورنمنٹ کو دیں گے۔ ایسا نہ ہو وہ سبقت لے جائیں ان کی سبقت کسی طرح پسندیدہ نہ ہوگی کیونکہ قادیانی جماعت ان سے پہلے خدمت گذاری کی دعویدار ہے کیونکہ بقول مرزا صاحب (بانی تحریک قادیان) جماعت احمدیہ گورنمنٹ کا خود کاشتہ پودا ہے۔ (تبلیغ رسالت)

اس لئے اس نیک کام میں جلدی کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ خاکسار جماعت سبقت کر جائے یہ ہمارا نیک مشورہ دلی تپاک سے ہے ماننا خلیفہ کے اختیار میں ہے۔

مانو نہ مانو جان جہاں تمہیں اختیار ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۵۸ھ نمبر ۸ جلد ۳۷ ص ۱۶)

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین ۔٤ ۔ اپریل ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "